COURTESY SUMAIRA
NADEEM
عمران سیریز
جہنم سے فرار
WWW.URDUFANZ.COM
ظہیر احمد
ظہیر احمد
ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
WWW.URDUFANZ.COM

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی

---------- محمد علی قریشی

ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی

طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 150/-

محترم قارئین!

السلام علیکم:۔

میرا نیا ناول ''جہنم سے فرار'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول پہلے ''ٹاپ سیکرٹ فائل'' کے نام سے آنا تھا لیکن ایک تو کہانی لکھی جا رہی تھی اور پچھلے ماہ آنے والا ناول 'وکٹری گیم' پرنٹنگ کے لئے جاتا تھا جس میں اگلے ناول کا اشتہار ضروری ہوتا ہے تو ناول کا نام ''ٹاپ سیکرٹ فائل'' تجویز کر دیا گیا لیکن بعد میں علم ہوا کہ اس نام سے محترم صفدر شاہین کا ناول پہلے ہی ارسلان پبلی کیشنز سے شائع ہو چکا ہے۔ لہٰذا فوری طور پر تبدیلی کی گئی اور ناول کا نیا نام جو کہانی کے مزاج کے عین مطابق ہے تجویز کیا گیا۔

ناول کا نام 'جہنم سے فرار' کن معنوں میں رکھا گیا ہے یہ تو آپ کو ناول پڑھ کر معلوم ہو ہی جائے گا۔ اس ناول میں عمران اور جولیا نے ہی کام کیا ہے اور اسرائیل کے خلاف نبرد آزما ہونے کے لئے اپنی سر دھڑ کی بازی لگا کر مشن پورا کرنے کے لئے پہنچ گئے۔ اسرائیل میں ان کے خلاف نئی، انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی جو ڈینجر ایجنسی کے نام سے مشہور تھی سامنے آتی ہے۔ ڈینجر ایجنسی جو ڈی ایجنسی کے طور پر کام کرتی ہے اس کے ایجنٹ موت کے ہرکارے بن کر عمران اور جولیا کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور قدم قدم

پر انہیں ہلاک کرنے اور آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہیں۔

عمران اور جولیا کا اسرائیل میں داخل ہونا جہنم میں داخل ہونے کے مترادف تھا اور انہیں جگہ جگہ موت کے داروغوں سے ٹکرانا پڑا۔ ڈی ایجنسی عمران اور جولیا کے خلاف اپنی پوری قوت سے ٹکرا رہی تھی اور عمران اور جولیا کے لئے اسرائیل میں قدم جمانا بھی مشکل ہو رہا تھا اس کے باوجود اسرائیلی پرائم منسٹر نے خصوصی طور پر ڈی ایجنسی کو ان کے خلاف کام کرنے سے روک دیا۔ کیوں؟

پرائم منسٹر کے حکم پر ڈی ایجنسی اور اس کے دونوں سربراہ انڈر گراؤنڈ کر دیئے گئے اور ان کی جگہ جی پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کو عمران اور جولیا کے خلاف کام کرنے کا ٹاسک دے دیا گیا لیکن کرنل ڈیوڈ اس بار عمران اور جولیا کے خلاف خود ایکشن لینے کی بجائے اپنے ایک نئے سیکشن جو سیکرٹ سیکشن تھا کو ان کے مقابلے پر لے آیا اور پھر جی پی فائیو کے سیکرٹ سیکشن نے بھی عمران اور جولیا کے گرد دائرہ تنگ کر دیا۔ عمران اور جولیا جو اسرائیل میں مشن مکمل کر کے وہاں سے نکلنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے ان کے راستے میں موت کی دیواریں کھڑی کر دی گئیں اور ان کے لئے اسرائیل کے جہنم زار صحراؤں سے تن تنہا نکلنا ناممکن بنا دیا گیا۔ عمران اور جولیا اس جہنم سے فرار ہونے کے لئے ہر طرف بھاگتے پھر رہے تھے۔ قدم قدم پر انہیں موت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور وہ جہاں جاتے تھے موت بھیانک منہ کھولے ان کے سامنے پہنچ جاتی تھی۔ یہاں تک کہ عمران کے فلسطینی دوست بھی اس بار عمران اور جولیا کو اس جہنم سے فرار ہونے کے لئے کوئی مدد فراہم کرنے سے قاصر ہو گئے تھے۔

جولیا کی خواہش تھی کہ وہ ڈینجر ایجنسی کے دونوں چیفس کو تلاش کریں اور ان کے قبضے سے وہ فائل حاصل کریں جس کے لئے وہ دونوں اسرائیل آئے تھے لیکن عمران ایسا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے ایک فائل حاصل کی تھی لیکن وہ فائل ادھوری تھی۔ کیا عمران تنگ آ کر واقعی ادھوری فائل لے کر اسرائیل سے نکلنا چاہتا تھا۔ کیا وہ ڈی ایجنسی اور جی پی فائیو کے سیکرٹ سیکشن سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔ یا پھر..... اس یا پھر کا جواب آپ ناول پڑھ کر ہی معلوم کریں تو زیادہ دلچسپ ہو گا۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن، مزاح اور سسپنس کا حسین امتزاج لئے یہ حیرت انگیز ناول ایسی بلندیوں کو چھو رہا ہے جو آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا اور آپ اس ناول کے تحریر کرنے پر مجھے یقیناً داد تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

اس ناول کے بارے میں تو میں لکھ چکا۔ اب آپ کو پھر سے پچھترویں ناول جو ڈائمنڈ جوبلی نمبر ہے اور جس کا نام "ڈائمنڈ مشن" ہے کے بارے میں بتا دوں۔ ناول اپنے جوبن پر ہے اور تیزی سے تحریر کے تکمیلی مراحل طے کر رہا ہے۔ اب تک میں اس ناول کے تین سو سے زائد صفحات تحریر کر چکا ہوں۔ ناول کی

ضخامت کتنی ہو گی اور اس کی قیمت کیا ہو گی یہ تو ناول مکمل ہونے کے بعد ہی آپ کو بتا سکوں گا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ ''ڈائمنڈ مشن'' اپنی مثال آپ ہے اور اسے پڑھ کر آپ واقعی ششدر رہ جائیں گے۔ ایسا دلچسپ اور شاندار ناول شاید ہی آپ نے کبھی پڑھا ہو اس لئے بار بار آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اس ناول کو خریدنے کے لئے ابھی سے تیاری کر لیں ورنہ بعد میں ناول نہ ملا تو آپ ہاتھ ملتے رہ جائیں گے۔

مجھے ہر ناول پڑھ کر ایک عدد خط ضرور لکھ دیا کریں کیونکہ آپ کے خطوط میرے لئے مشعل راہ ہوتے ہیں۔

اب اجازت دیں۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی نوجوان مرد اور نوجوان لڑکی نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر وہ ٹیکسیوں کی طرف جانے کی بجائے اس زمین دوز راستے کی جانب بڑھے جو سڑک پار کرنے کے لئے استعمال ہوتا تھا۔

ان کے ہاتھوں میں بریف کیس تھے جبکہ شانوں پر بھاری تھیلے لٹکے ہوئے تھے۔ وہ چہروں سے ایشیائی دکھائی دے رہے تھے۔ دونوں زمین دوز راستہ طے کر کے سیڑھیاں چڑھ کر دوسری طرف موجود سڑک پر آئے اور فٹ پاتھ پر اسی طرح پیدل ہی آگے بڑھتے چلے گئے۔ ان کے ارد گرد موجود افراد انہیں بڑی حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ ایک فرلانگ چلنے کے بعد وہ ایک ہوٹل کے سامنے رک گئے۔ مسلسل پیدل چلنے سے ان کے سانس پھول چکے اور ان کی پیشانیوں پر پسینہ آ گیا تھا۔

''کیا خیال ہے''...... مرد نے بریف کیس زمین پر رکھتے ہوئے

لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''کس بارے میں پوچھ رہے ہو''...... لڑکی نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے۔ میں تم سے کیا پوچھ سکتا ہوں''۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کسی ٹیکسی پر سفر کرنے کے لئے یا پھر ہوٹل میں چلنے کے لئے''...... لڑکی نے سامنے موجود ہوٹل کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں''...... نوجوان نے کہا۔

''تو پھر''...... لڑکی نے کہا۔

''پیٹ پوجا کے لئے''...... نوجوان نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ صدیوں سے بھوکا ہو۔

''پیٹ پوجا ہوٹل میں ہی تو جا کر کی جاسکتی ہے''...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہوٹل میں پیٹ پوجا خاصی مہنگی پڑے گی اور تم جانتی ہو کہ میری جیبیں ہمیشہ خالی ہی رہتی ہیں''...... نوجوان نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

''ضروری تو نہیں کہ ہم کسی تھری یا فور سٹار ہوٹل میں رہائش اختیار کریں۔ ہم کسی سستے ہوٹل میں بھی تو رہ سکتے ہیں''...... لڑکی نے اسی طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم تو بات بات پر منہ بنانا اور جھگڑنا شروع کر دیتی ہو۔ دیار

غیر میں تو جھگڑا نہ کرو اور اگر کرنا ہی ہے تو پھر پہلے کچھ کھا پی لیتے ہیں جسم کے ساتھ زبان میں بھی طاقت آ جائے گی پھر جتنا مرضی جھگڑتی رہنا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور پھر جب لڑ لڑ کر تھک جائیں گے تو پھر اس بات پر غور کر لیں گے کہ رہائش کے لئے سستا ہوٹل ٹھیک رہے گا یا مہنگا''...... نوجوان نے کہا۔

''جیسے تمہاری مرضی''...... لڑکی نے شانے اچکا کر کہا۔

''تو آؤ پھر سامنے والے ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں۔ اس ریسٹورنٹ سے مجھے ایشیائی کھانوں کی مہک آتی محسوس ہو رہی ہے جس کی وجہ سے میرے پیٹ میں ہاتھی گھوڑوں کے ساتھ مگر مچھوں نے بھی رقص کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ سب میرا پیٹ پھاڑ کر باہر آ جائیں شکم سیری کر لی جائے''۔ نوجوان نے بریف کیس اٹھاتے ہوئے کہا تو لڑکی نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں سائیڈ پر موجود ایک جدید طرز کے نفیس ریسٹورنٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہ گلاس ڈور کھول کر ریسٹورنٹ کے وسیع و عریض ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں خاصی میزیں خالی نظر آ رہی تھیں وہ ایک میز کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اسی لمحے ایک ویٹر تیر کی طرح ان کی طرف بڑھا۔

''یس سر''...... ویٹر نے انتہائی خوش اخلاقی سے کہا۔

''مینو کارڈ دو''...... لڑکی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو ویٹر

نے سر ہلا کر جیب سے دو انتہائی نفیس مینو کارڈز نکال کر ایک نوجوان کی طرف جبکہ دوسرا لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔ نوجوان نے اس سے کارڈ لیا اور حیرت سے اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

"حیرت ہے۔ شادی کارڈ میں اتنے کھانے۔ یہ کس کی شادی ہو رہی ہے۔ کوئی نام بھی لکھا ہوا نہیں ہے"۔ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ شادی کارڈ نہیں ہے۔ مینو کارڈ ہے"...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

"مینو کارڈ۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ شادی کارڈ اور وزیٹنگ کارڈ کے بارے میں تو میں نے سنا ہے لیکن مینو کارڈ۔ بڑا عجیب سا نام ہے"...... نوجوان نے حماقت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس پر کھانوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ تمہیں کھانے کے لئے جو آرڈر دینا ہے۔ کارڈ پر دیکھو اور ویٹر کو آرڈر کر دو"...... لڑکی نے کہا۔

"کیوں۔ کارڈ پر دیکھے بغیر میں اسے کوئی آرڈر نہیں کر سکتا"۔ نوجوان نے کہا۔

"کر سکتے ہیں جناب۔ کیوں نہیں۔ آپ بتائیں آپ کیا کھانا پسند کریں گے"...... ویٹر نے کہا جو خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا۔

"ہڑ بڑ کا مربہ اور بینگن کا بھرتہ لے آؤ"۔ نوجوان نے بڑے

بارعب لہجے میں کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی ڈشز ہیں"...... ویٹر نے ہکلا کر حیرت سے کہا۔

"یہ ڈشز نہیں کھانے کا سامان ہے نانسنس۔ تم نے ہی کہا تھا کہ مینو کارڈ پر دیکھے بغیر میں کوئی بھی آرڈر دوں تم پورا کرو گے تو کرو اب میرا آرڈر پورا"...... عمران نے کہا۔

"یہ سب یہاں نہیں ہے"...... ویٹر نے منہ بنا کر کہا۔

"تو پھر دال مسور اور سادہ چاول لے آؤ۔ اگر ادرک کا آچار ہو تو وہ بھی لیتے آنا"...... عمران نے کہا۔

"یہ آپ کن ڈشز کے نام لے رہے ہیں۔ میں نے آج تک ان ڈشز کے نام بھی نہیں سنے"...... ویٹر نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کافی اور فش رول لے آؤ"...... اس سے پہلے کہ نوجوان کچھ کہتا لڑکی نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میم"...... ویٹر نے کہا اور لوٹ گیا۔

"فش رول کے علاوہ اور کچھ نہیں منگا سکتی تھی۔ اب رول شدہ فش میں چائے کے ساتھ کیسے نگلوں گا اگر ان فشز نے میرے پیٹ میں راک اینڈ رول ڈانس شروع کر دیا تو"...... نوجوان نے منہ بنا کر کہا۔

"فی الحال اسی پر قناعت کرو"...... لڑکی نے غرا کر کہا تو نوجوان

منہ بنا کر رہ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر فش رول کی ٹرے اور کافی کے ڈونگ لے کر آ گیا۔ فش رول کے علاوہ ٹرے میں سلاد کے نام پر ابلی سبزی کی کافی مقدار موجود تھی۔ وہ فش رول کھانے لگے۔

"کچھ اور چاہئے جناب"...... ویٹر نے کچھ دیر بعد دوبارہ ان کے پاس آتے ہوئے کہا۔

"گائیڈ بک ہے تمہارے پاس"...... نوجوان نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے کچھ ہی دیر میں نوجوان کو ایک گائیڈ بک لا کر دے دی۔ نوجوان کافی کے سپ لیتے ہوئے ہوٹل کی گائیڈ بک کا مطالعہ بھی کرتا جا رہا تھا پھر اس نے گائیڈ بک میں درج ہوٹلوں کے نام اور فون نمبر ایک پیپر پر نوٹ کرنے شروع کر دیئے۔ فش رول اور کافی ختم کر کے نوجوان نے گائیڈ بک میز پر رکھی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم یہیں رکو میں ایک فون کر کے آتا ہوں"...... نوجوان نے اپنی ساتھی لڑکی سے کہا۔

"کسے فون کرنے جا رہے ہو"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"ایک سستے سے ہوٹل کا نمبر ملا ہے۔ میں نے سوچا کہ فون کر کے کمروں کے بارے میں معلوم کر لوں تو اچھا ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"کیا مطلب"...... لڑکی نے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ اگر ہم ایسے ہی چلے گئے اور وہاں کمرے نہ ملے

تو خواہ مخواہ ٹیکسی کا کرایہ بھی ضائع ہو جائے گا"...... مرد نے کہا۔

"کفایت شعار ہوتے جا رہے ہو"...... لڑکی نے کہا۔

"شادی سے پہلے کفایت شعاری اچھی ہوتی ہے۔ بعد میں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا اور ویسے بھی ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم ادھر ادھر اڑاتے رہیں۔ ساری رقم فضول میں اڑا دی تو یہاں کوئی ہمیں ایک پیسہ بھی قرض دینے والا نہیں ملے گا"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ اور جلدی واپس آنا"...... لڑکی نے کہا۔

"ابھی آیا"...... نوجوان نے کہا اور کاؤنٹر کی جانب بڑھ گیا۔

لڑکی ہال کا جائزہ لینے لگی۔ وہاں بھانت بھانت کے لوگ نظر آ رہے تھے۔ رنگ برنگے فیشن زدہ برائے نام لباس پہنے نوجوان لڑکیاں ہنستی مسکراتی ہوئیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھی کھا پی رہی تھیں۔

وہ اس طرح ان کو دیکھ رہی تھی کہ جیسے یہ نظارے اس نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھے ہوں پھر وہ ایک جوڑے کو دیکھنے لگی جن کے لباس سے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ ابھی ابھی شادی کر کے آئے ہوں کیونکہ مرد اور عورت عروسی لباسوں میں تھے اور ایک میز پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے ان کے سامنے طرح طرح کے لوازمات رکھے ہوئے تھے۔ لڑکی کی ہال میں گھومتی ہوئی نظریں ایک آدمی سے ٹکرائیں اور دوسرے لمحے اسے ایسا لگا جیسے اس کے

جسم میں سنسنی سی دوڑتی چلی گئی ہوں۔ گو کہ اس سے نظریں ملتے ہی اس آدمی نے چہرہ گھما لیا تھا مگر اس کے باوجود لڑکی کے جسم میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔ اس نے مذکورہ آدمی کا اچھی طرح سے جائزہ لیا پھر دوسری جانب دیکھنے لگی چند لمحے بعد اس نے کن انکھیوں سے اس آدمی کی جانب دوبارہ دیکھا اور پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ آدمی ایک بار پھر اسی کی جانب متوجہ تھا۔ لڑکی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''مل گیا''...... اچانک اس کے ساتھی کی آواز آئی اور وہ چونک پڑی، مڑ کر دیکھا تو اس کا ساتھی اپنی کرسی پر بیٹھ رہا تھا۔

''کیا مل گیا''...... اس نے آہستہ سے پوچھا۔

''کمرہ''...... نوجوان نے دانت نکالتے ہوئے کہا تو لڑکی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

''تمہیں خوشی نہیں ہوئی ڈیئر''...... نوجوان نے حیرت سے پوچھا اور دیدے نچاتے ہوئے اسے گھورنے لگا۔

''ہم نے کون سا ساری زندگی ان کمروں میں رہنا ہے جو خوشی ہوگی''...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا تو مرد ہنس پڑا۔

''تفریح کے چند روز دکھ بھری طویل زندگی سے بہتر ہیں''۔ نوجوان نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تفریح۔ یہ تفریح میرے ایک جملے سے بہت بڑی ٹریجڈی میں تبدیل ہو سکتی ہے''...... لڑکی نے اچانک مسکراتے ہوئے کہا تو

نوجوان بری طرح سے چونک پڑا۔

''وہ کیسے ڈیئر۔ کہیں تم نے میرے رقیب روسفید کو تو نہیں دیکھ لیا۔ لیکن وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے اسے تو ہم یہاں سے بہت دور سمندر پار چھوڑ آئے ہیں''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہماری نگرانی ہو رہی ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''ن ن نگرانی۔ کیا مطلب''...... نوجوان نے ہکلا کر کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم انجان ہو اور تم نہیں جانتے کہ ہم پر نظر رکھی جا رہی ہے''...... لڑکی نے کہا۔

''نگرانی کرنے والا نیوی بلیو سوٹ میں ملبوس ہے کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں''...... نوجوان نے اسی طرح مسکراتے ہوئے مگر دبے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو تم جانتے تھے کہ نگرانی ہو رہی ہے''...... لڑکی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... نوجوان نے سر ہلا کر کہا۔

''تو مجھے بتایا کیوں نہیں۔ کوئی اشارہ بھی تو کر سکتے تھے''۔ لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''میرے اشارے کا تم کوئی اور مطلب سمجھ لیتی تو''۔ نوجوان نے کہا۔

''ہمیشہ الٹی ہی ہانکو گے''...... لڑکی منہ بنا کر رہ گئی۔

"ایئرپورٹ کے کسٹم لاؤنج ہی سے وہ ہمارے پیچھے ہے"۔ نوجوان نے کہا۔

"اوہ۔ اسی لئے تم ہمارے لئے خصوصی طور پر بھیجی گئی کار میں آنے کی بجائے خاص طور پر ٹیکسی سے آئے ہو"...... لڑکی نے کہا۔

"ہاں"...... نوجوان نے کہا۔

"پھر اب"...... لڑکی نے پوچھا۔

"اسی ستے سے ہوٹل میں چلیں گے جس میں کمرے بک کروائے ہیں۔ اس کے بعد سوچیں گے کہ کیا کرنا ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"مگر ہماری نگرانی کیوں ہو رہی ہے اور یہ نگرانی کرنے والا ہے کون۔ جانتے ہو اس کے بارے میں"...... لڑکی نے پوچھا۔

"کرنے دو اسے جو کرتا ہے ہم کون سا یہاں بنک میں ڈاکا ڈالنے آئے ہیں"...... نوجوان نے لاپرواہی سے کہا۔

"کیا ہماری کوئی حرکت مشکوک ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ اسے چھوڑو اور چلنے کی تیاری کرو ہمارے پاس وقت زیادہ نہیں ہے"...... نوجوان نے اسی انداز میں کہا۔

"چلو"...... لڑکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ نوجوان نے بل کی ادائیگی کی اور وہ دونوں بریف کیس سنبھالے ہوٹل سے باہر نکل آئے۔ فٹ پاتھ کے کنارے رک کر وہ سامنے سے آنے والی ٹیکسی کا انتظار کرنے لگے اور جیسے ہی ٹیکسی آگے آئی نوجوان ہاتھ سے

ٹیکسی کو رکنے کا اشارہ کرنے لگا۔ ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔ نوجوان ڈرائیور کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ لڑکی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ ان کے بیٹھتے ہی ٹیکسی حرکت میں آ گئی تھی۔

"رپورٹ"...... اچانک نوجوان نے ڈرائیور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیسی رپورٹ"...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

"تم سے نہیں کہا۔ ہاں تم بولو"...... نوجوان نے لڑکی کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

"آپ کی نگرانی کے لئے صرف ایک ہی آدمی ہے۔ وہی جو ہوٹل میں آپ کے ساتھ داخل ہوا تھا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"کیا وہ اب بھی ہمارے پیچھے ہے"...... نوجوان نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک کار میں وہ ہمارا تعاقب کر رہا ہے سبز رنگ کی کار ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"گویا دو آدمی ہوئے۔ جبکہ تم نے کہا ہے کہ نگرانی کرنے والا صرف ایک ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"جی ہاں۔ کار والا ایئر پورٹ سے کافی دور کھڑا تھا آپ کے ہوٹل سے نکلنے کے بعد وہ دوسری جانب سے گھوم کر اس طرف آیا تھا پھر اس کا ساتھی گاڑی میں بیٹھا ہے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ان مریضوں کا کیا علاج ہونا چاہئے"...... نوجوان نے پوچھا۔

"راستے میں ایک جگہ گاڑی کی خرابی کا بہانہ کر کے میں اسے

روک کر آپ کو اتار دوں گا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"پھر"...... نوجوان نے پوچھا۔

"جس جگہ میں آپ کو اتاروں گا وہاں ڈبل سڑک ہے آپ سیڑھیاں اتر کر نچلی سڑک پر چلے جانا وہاں دوسری ٹیکسی آپ کو مل جائے گی اس کا ڈرائیور کھڑکی سے سرخ رنگ کا رومال باہر نکال کر آپ کو دکھائے گا جو اس بات کا اشارہ ہو گا کہ وہ ہمارا آدمی ہے"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند منٹ بعد ٹیکسی ڈبل ہائی وے سے گزر کر اس پل پر جا پہنچی جو سڑکوں کو جدا کرتا تھا۔ پل پر پہنچتے ہی ٹیکسی ہچکولے کھانے لگی تھی پھر وہ ایک جگہ رک گئی۔ ڈرائیور نے دو چار بار سیلف لگایا اور جب انجن غرا کر رہ گیا اور گاڑی اسٹارٹ نہ ہوئی تو وہ نیچے اتر آئے۔

"آپ جائیں"...... ڈرائیور نے ان سے کہا۔

"ہمارا تعاقب کرنے والی گاڑی کا رنگ سبز ہے نا"...... نوجوان نے پوچھا۔

"جی ہاں"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اور جس ٹیکسی میں ہمیں جانا ہے"...... نوجوان نے پوچھا۔

"وہ زرد رنگ کی ٹیکسی ہے میری ٹیکسی جیسی۔ پل سے نیچے ہے اور ہاں ایک نوٹ مجھے دے جائیں تاکہ یہ پتہ لگ سکے کہ مجھے یہاں تک کا کرایہ آپ نے دیا ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ہونہہ"...... نوجوان نے سر ہلایا اور جیب سے پرس نکال کر مقامی کرنسی کا ایک نوٹ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ پھر وہ پل پر پیدل ہی آگے بڑھنے لگے تھے کن انکھیوں سے انہوں نے پل کے ڈھلوان کی جانب دیکھا۔ زرد رنگ کی ٹیکسی وہاں موجود تھی جس پر ٹیکسی کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ وہ پل سے نیچے جانے والی گول سیڑھیاں اترنے لگے۔ نیچے پہنچ کر جیسے ہی وہ سیڑھیوں سے آگے بڑھے چونک پڑے۔ ان کی مطلوبہ ٹیکسی صرف چند قدم کے فاصلے پر موجود تھی اور پل کے نیچے اس طرح کھڑی تھی کہ اوپر سے اس کا دیکھا جانا ممکن نہیں تھا وہ اس کی جانب بڑھنے لگے۔ ڈرائیور کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا ایک رومال تھا۔

"جلدی آئیں۔ کہیں وہ لوگ نیچے نہ آ جائیں"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ہونہہ"...... نوجوان نے ہنکارہ بھرا اور پھر وہ دونوں پھرتی سے ٹیکسی میں بیٹھ گئے ان کے بیٹھتے ہی ٹیکسی حرکت میں آ گئی تھی۔ پل سے آگے بڑھنے کے بعد نوجوان نے پلٹ کر پل کی جانب دیکھا مگر اسے سبز گاڑی نظر نہ آئی۔

"کیا اس طرح وہ مشکوک نہیں ہو جائیں گے"...... نوجوان نے کہا۔

"ہو تو جائیں گے مگر اب وہ ہمیں پا نہیں سکیں گے۔ ہم ان کی نظروں کے حصار سے نکل آئے ہیں"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کیوں کیا ٹیکسی کے نمبروں سے وہ تم تک پہنچ نہیں جائیں گے"...... نوجوان نے کہا۔

"نہیں کیونکہ اب تیسرا موڑ آنے پر گاڑی کے نمبر بدل جائیں گے۔ نمبروں والی پلیٹ آٹو میٹک ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اس صورت میں وہ لوگ پہلی ٹیکسی کے ڈرائیور کو پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کر سکتے ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"وہ بھی ہاتھ نہیں آئے گا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کیا مطلب"...... نوجوان نے پوچھا۔

"دوسرا ڈرائیور ٹیکسی پر ایک اسٹیکر جس پر "گاڑی خراب ہے مکینک کو لینے جا رہا ہوں" لکھا ہوگا، لگا کر رفو چکر ہو چکا ہوگا"۔ ڈرائیور نے کہا۔ پھر گاڑی میں خاموشی چھا گئی تھی چند منٹ بعد وہ اس وقت چونک پڑے تھے جب ایک چاکلیٹی کلر کی گاڑی نے ان کو رکنے کا اشارہ کیا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سائیڈ پر کر کے ٹیکسی روک دی۔

"اس گاڑی میں آ جائیں"...... چاکلیٹی کلر کی گاڑی سے آواز آئی اور وہ چونک پڑے پیچھے بیٹھی ہوئی لڑکی کے چہرے پر کچھ زیادہ ہی حیرت تھی۔ ٹیکسی سے اتر کر وہ تیزی سے چاکلیٹی کلر کی گاڑی میں بیٹھ گئے ان کے بیٹھتے ہی گاڑی حرکت میں آ گئی تھی۔

"مادام آپ سیٹ پر لیٹ جائیں تاکہ آپ کسی کی نظروں میں نہ آ سکیں۔ آگے سی سی ٹی وی کیمرے نصب ہیں۔ ہمیں ان کی

نظروں سے آپ کو بچانا ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"کیوں۔ اس کی کیا ضرورت ہے"...... نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"چیکنگ شروع ہو چکی ہے۔ تعاقب کرنے والوں نے وائرلیس پر ہیڈ کوارٹر کو دونوں ٹیکسیوں کے بارے میں بتایا تھا اس کے فوراً بعد ہی ٹیکسیوں میں سفر کرنے والوں کی چیکنگ شروع ہوئی ہے"۔ ڈرائیور نے کہا۔

"اس صورت میں سیٹ پر لیٹنے سے بہتر ہے کہ یہ سیٹوں کے درمیان چھپ جائے"...... نوجوان نے کہا۔

"یہ اور بھی بہتر ہوگا جناب"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نوجوان نے کہا اور اس کے کہنے پر اس کی ساتھی لڑکی عقبی سیٹ کے پائیدان میں نیم دراز ہو گئی۔ بریف کیس انہوں نے عقبی سیٹ پر رکھ دیئے تھے اور شولڈر بیگ اگلی سیٹ کے پائیدان میں رکھ کر مرد نے اس پر پیر رکھ دیئے تھے۔

"ہماری نگرانی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے"...... نوجوان نے ڈرائیور سے پوچھا۔

"ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا جناب۔ میرے آدمی وہاں موجود ہیں جلد ہی نگرانی کی وجوہات کا پتہ چل جائے گا پھر میں آپ کو بتا سکوں گا"...... ڈرائیور نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"آپ نے طیارے میں کسی ایسے آدمی کو تو نہیں دیکھا تھا کہ جس پر نگرانی کرنے کا شبہ کیا جا سکے"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے احتیاط کی تھی۔ طیارے میں ایسا کوئی آدمی نہیں تھا جو ہماری نگرانی پر مامور ہو"...... نوجوان نے کہا۔

"پھر کسی معلومات ہی کی بنیاد پر نگرانی شروع کی گئی ہو گی"۔ ڈرائیور نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے"...... نوجوان نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"ابھی کتنا راستہ باقی ہے"...... نوجوان نے پوچھا۔

"پہنچنے ہی والے ہیں جناب"...... ڈرائیور نے کہا۔

"اپنا نام تو بتا دو ڈرائیور صاحب"...... نوجوان نے کہا۔

"میرا نام عاصم۔ مگر یہاں مجھے روفی کے نام سے جانا جاتا ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"گڈ شو"...... نوجوان نے کہا۔

"اپنے اصلی ناموں سے ہم چند دن بھی یہاں نہیں گزار سکتے اسی لئے نام بدل کر رہتے ہیں"...... روفی نے کہا۔

"جیسا دیس ویسا بھیس والی ضرب المثل پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے اور تم نے اس پر عمل کر کے اچھا کیا ہے"...... مرد نے کہا۔

"ہم سب ہی بدلے ہوئے ناموں اور حلیئے میں یہاں کام کر رہے ہیں"...... روفی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جہاں ہم جا رہے ہیں کیا وہاں وائٹ ایگل سے ملاقات ہو جائے گی"...... نوجوان نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ باس وہاں ہوں گے یا نہیں اس بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا"...... روفی نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... نوجوان نے سر ہلا کر کہا۔

"مجھے آپ کو وہاں پہنچانا ہے بس"...... روفی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہاں یہ بتاؤ کہ تم عین وقت پر ہماری ٹیکسی کے پاس کیسے جا پہنچے تھے"...... نوجوان نے پوچھا۔

"میں شروع سے ہی آپ کی دوسری ٹیکسی کے تعاقب میں تھا پھر جیسے ہی مجھے ٹیکسیوں کی چیکنگ کے بارے میں اطلاع ملی میں نے آپ کو ٹیکسی سے پک کر لیا"...... روفی نے کہا۔

"دوسری ٹیکسی کا ڈرائیور محفوظ ہو گا"...... نوجوان نے پوچھا۔

"وہ محفوظ ہو گا۔ ویسے میں نے اس کے بارے میں ابھی معلومات حاصل نہیں کیں"...... روفی نے کہا اور نوجوان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ابھی کتنی دیر اور مجھے لیٹنا ہے"...... اچانک ان کی ساتھی لڑکی نے پوچھا اور وہ چونک پڑے۔

"صرف دو منٹ مادام"...... روفی نے کہا۔

"کیوں کیا کوئی تکلیف ہے لیٹے رہنے میں"...... نوجوان نے عقبی سیٹ کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں یونہی پوچھ لیا تھا"...... لڑکی نے کہا۔اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی گاڑی ایک عمارت کے احاطے میں گھوم کر رک چکی تھی۔

"آ جائیں"...... روفی نے اترتے ہوئے کہا۔

"چلو اٹھو"...... نوجوان نے اپنی ساتھی لڑکی سے کہا اور دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکل آیا۔ اس کی ساتھی لڑکی بھی باہر نکل آئی تھی۔ یہ جولیا تھی اور ظاہر ہے نوجوان عمران کے سوا کون ہو سکتا تھا۔ وہ دونوں روفی کے ساتھ چلتے ہوئے عمارت میں داخل ہوئے تھے۔ عمارت زیادہ بڑی نہیں تھی۔ ایک چھوٹی سی راہداری طے کر کے وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے اور اندر داخل ہوتے ہی بری طرح چونک پڑے اور سکتے کی سی حالت میں کھڑے کے کھڑے رہ گئے۔ ان کے سامنے نصف درجن پولیس کانسٹیبل کھڑے انہیں گھور رہے تھے جبکہ ان کے پاس ہی کھڑے انسپکٹر کے ہاتھ میں ریوالور تھا جس کا رخ انہی کی جانب تھا۔

یہ ایک انتہائی وسیع و عریض کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ کمرے میں سارا سامان انتہائی قیمتی اور امپورٹڈ تھا۔ وسط میں ایک جہازی سائز کی میز رکھی ہوئی تھی جس کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک کرخت چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کے چہرے پر کرختگی جیسے ثبت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں اور اس کے چہرے پر جھلاہٹ کے تاثرات تھے۔ میز کے سامنے لائٹ بلیو کلر کا لباس پہنے ایک نوجوان کھڑا تھا جو اس سے کچھ فاصلے پر ہاتھ باندھے سر جھکائے سہمے ہوئے انداز میں کھڑا تھا۔ ادھیڑ عمر اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"تو وہ تمہارے ہاتھ سے نکل گئے"...... ادھیڑ عمر نے نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... لائٹ بلیو سوٹ والے نے کہا۔

"افسوس سے زیادہ اپنی نااہلی اور غفلت پر تمہیں ڈوب مرنا

چاہئے میگ''...... باس نے غضبناک لہجے میں کہا۔

''یہ واقعہ میری غفلت سے زیادہ کم علمی کی بنا پر پیش آیا ہے سر''...... لائٹ بلیو سوٹ والے نے کہا جس کا نام اس آدمی نے میگ لیا تھا۔

''کیا مطلب ہے تمہارا''...... باس نے پوچھا۔

''یہی کہ اگر مجھے ان لوگوں کے بارے میں پوری طرح بتا دیا جاتا تو وہ مجھے دھوکہ نہیں دے سکتے تھے''...... میگ نے کہا۔

''تمہیں کیا احکامات ملے تھے''...... باس نے سر ہلا کر پوچھا۔

''یہی کہ جہاز سے سارج کلوم اور روزی گرین آ رہے ہیں مجھے ان کی نگرانی کرنی ہے اور رہائش گاہ کا پتہ لگانا ہے''...... میگ نے کہا۔

''اور کچھ''...... باس نے میگ کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''صرف یہی حکم ملا تھا اور وہ بھی اس وقت جبکہ میں ایک تقریب میں سرکاری طور پر شریک تھا''...... میگ نے کہا۔

''پورا واقعہ کس طرح پیش آیا ہے تفصیل سے بتاؤ''...... باس نے تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد میگ سے پوچھا۔

''یس باس۔ احکامات ملتے ہی میں ایئرپورٹ روانہ ہو گیا تھا سارج کلوم اور روزی گرین جب لاؤنج سے باہر آئے تو میں ان سے چند قدم کے فاصلے پر تھا''...... میگ نے کہا۔

''انہیں کوئی ریسیو کرنے آیا تھا''...... باس نے پوچھا۔

''نو باس۔ ایک سفید رنگ کی کار کی جانب سے انہیں سگنل دیا گیا تھا مگر انہوں نے سگنل نظر انداز کر دیا اور وہ اس کار کی طرف جانے کی بجائے زمین دوز راستے کی طرف بڑھ گئے تھے۔ زمین دوز راستے سے نکل کر وہ ایک ریسٹورنٹ چلے گئے جہاں انہوں نے کافی اور فش رول لئے تھے''...... میگ نے مزید بتاتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ بغیر رکے بولتے جاؤ''...... باس نے غور سے سنتے ہوئے کہا۔

''وہاں سے سارج کلوم نے ویٹر سے گائیڈ بک لے کر سستے ہوٹلوں کے نام پتے اور فون نمبر نوٹ کر کے بذریعہ فون ایک ہوٹل میں کمرے بک کروائے تھے پھر وہ لوگ وہاں سے روانہ ہو گئے تھے''...... میگ نے کہا۔

''کیا وہ اس ہوٹل تک نہیں پہنچے''...... باس نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ ریسٹورنٹ سے نکل کر وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھے اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ہم نے اس ٹیکسی ڈرائیور کو سارج کلوم کو اشارہ کرتے دیکھا تھا وہ یقیناً اسی کا آدمی تھا''...... میگ نے جواب دیا۔

''ویری گڈ۔ اس ٹیکسی میں وہ کہاں گئے تھے''...... باس نے سر ہلا کر کہا۔

''وہ ٹیکسی ڈبل ہائی وے کے پل پر خراب ہو گئی اور وہ لوگ ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر ٹیکسی سے اتر گئے۔ ٹیکسی چھوڑ کر وہ پل

سے نیچے اتر گئے جہاں پہلے سے دوسری ٹیکسی ان کی منتظر تھی وہ اس
میں سوار ہو گئے۔ جب میں سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچا تو مجھے فوری
طور پر ٹیکسی نہیں مل سکی اس لئے تعاقب نہیں کر سکا اور وہ نکل
گئے"...... میگ نے کہا۔

"تم نے ٹیکسی کا جو نمبر دیا تھا وہ ٹیکسی کہیں بھی نہیں ملی اور نہ ہی
کسی ٹیکسی میں سارج کلوم اور روزی گرین مل سکے۔ کیا تم نے نمبر
صحیح دیکھا تھا"...... باس نے پوچھا۔

"یس سر اور وہ نمبر جعلی تھا"...... میگ نے کہا۔

"گویا دوسری ٹیکسی پر جعلی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی"...... باس نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ جو نمبر اس ٹیکسی پر تھا اس نمبر کی ٹیکسی چھ ماہ پہلے
ایک حادثے میں ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو چکی ہے"...... میگ نے کہا۔

"پہلی ٹیکسی اور اس کے ڈرائیور کا کیا کیا ہے تم نے"...... باس
نے پوچھا۔

"اس دوران پہلی ٹیکسی کا ڈرائیور اپنی ٹیکسی پر گاڑی خراب ہے
مکینک لینے جا رہا ہوں کا اسٹیکر لگا کر نکل گیا تھا"...... میگ نے
کہا۔

"اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس ٹیکسی کی نمبر پلیٹ بھی جعلی ہی
ثابت ہوئی ہوگی"...... باس نے کہا۔

"نو سر وہ اصلی ٹیکسی تھی مگر ایک گھنٹے قبل ایک سینما کے سامنے

سے بمعہ ڈرائیور اغوا کی گئی تھی"...... میگ نے کہا۔

"اس کے ڈرائیور کا کیا بنا"...... باس نے پوچھا۔

"اسے ان لوگوں نے شہر سے بہت دور لے جا کر چھوڑ دیا تھا
اور وہ بمشکل اپنے ہیڈ آفس پہنچ کر اس واقعے کے بارے میں بتا
پایا تھا۔ جس کے بعد مینجر نے پولیس کو اطلاع دی تھی"...... میگ
نے کہا۔

"گویا ان کا کوئی سراغ ہمارے پاس نہیں ہے"...... باس نے
غرا کر پوچھا۔

"بظاہر ایسا ہی مگر......" میگ کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر کیا"...... باس نے پوچھا۔

"پہلی ٹیکسی کا ڈرائیور مجھے شناسا لگا تھا"...... میگ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو یاد کرو کہ اسے کب اور کہاں تم نے دیکھا تھا۔
ذہن پر زور دو"...... باس نے چونک کر کہا۔

"میں اسی وقت سے یاد کرنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر اب تک
یاد نہیں آ سکا"...... میگ نے کہا۔

"یاد کرتے رہو اور ان دونوں کی تلاش بھی جاری رکھو"۔ باس
نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا باس۔ کیا اب مجھے ان دونوں کے بارے میں
تفصیلات مل سکیں گی"...... میگ نے کہا۔

"کیوں نہیں۔ اس فائل میں تفصیلات موجود ہیں۔ اس کا

مطالعہ کر لینا"...... باس نے دراز کھول کر ایک فائل نکال کر میگ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... میگ نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

"سرسری تفصیلات یہ ہیں کہ سارج کلوم اور روزی گرین ان دونوں کے بارے میں ہمارے کافرستانی سفارتی مشن کے ایک ایجنٹ نے اطلاع دی تھی کہ ان دونوں کی نگرانی کی جائے"۔ باس نے مختصراً بتاتے ہوئے کہا۔

"نگرانی کرانے کی وجہ بھی بتائی ہو گی باس"...... میگ نے کہا۔

"ہاں ایجنٹ کے خیال کے مطابق ان دونوں کا تعلق کافرستان سے نہیں ہے بلکہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن میں نوجوان علی عمران ہے لیکن اس کے ساتھ جو لڑکی ہے اس کا نام معلوم نہیں ہو سکا لیکن عمران کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... باس نے کہا۔

"ایجنٹ کو یہ خیال کیوں آیا باس"...... میگ نے پوچھا۔

"اس نے کافرستان میں ان کی رہائش گاہ پر بگ لگا کر ان کی گفتگو سنی تھی اسی سے اس نے یہ اندازہ لگایا تھا"...... باس نے کہا۔

"تو یہ بات ہے"...... میگ نے کہا۔

"ہاں وہ سارج کلوم اور روزی گرین کے روپ میں عمران اور سیکرٹ سروس کی لیڈی ایجنٹ ہے"...... باس نے کہا۔

"مگر ان لوگوں کی یہاں آمد کا مقصد"...... میگ نے پوچھا۔

"مقصد کا ابھی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ویسے یہاں آنے میں ان کے ایک نہیں ایک ہزار مقاصد ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسرائیل کو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ واقعی ان کے یہاں آنے کے ہزاروں مقاصد ہو سکتے ہیں۔ وہ اسرائیل کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں ہمیں یہ معلوم کرنا ہو گا کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں"...... میگ نے کہا۔

"بالکل ٹھیک مگر مقصد معلوم کرنے سے پہلے ان کو تلاش کرنا ضروری ہے اور جب تک وہ سامنے نہیں آ جاتے نہ ان کا مقصد معلوم ہو گا اور نہ ہی کوئی اور بات"...... باس نے کہا۔

"میں ابھی ان کی تلاش شروع کرا دیتا ہوں باس"۔ میگ نے کہا۔

"سب سے پہلے یہ معلوم کرو کہ وہ یہاں کس طریقے سے داخل ہوئے ہیں۔ یہاں آنے میں ان کی مدد کس نے کی ہے۔ ان کا پتہ چل جائے تو پھر ان تک پہنچنا آسان ہو جائے گا"...... باس نے کہا۔

"یس باس۔ یہ واقعی اہم پوائنٹ ہے۔ اس کے بعد ہی ہم ان لوگوں کا سراغ پا سکیں گے"...... میگ نے کہا۔

"مشتبہ لوگوں کی نگرانی شروع کرا دو اور تمام ہوٹلوں اور ریسٹ

ہاؤسز اور خاص طور پر ان فلسطینی افراد سے پوچھ گچھ کراؤ جو
اسرائیل مخالف ہیں۔ یہاں ان کی مدد کرنے والا یقیناً کوئی فلسطینی
گروپ ہوگا''...... باس نے کہا۔

''ہوٹلوں اور ریسٹ ہاؤسز کی صرف نگرانی کی جائے یا چیکنگ
بھی''...... میگ نے پوچھا۔

''چیکنگ کرالو مگر وہ اتنے احمق نہیں ہیں کہ کسی ہوٹل میں جا کر
ٹھہر گئے ہوں گے تاکہ تم انہیں پکڑ سکو''...... باس نے منہ بنا کر
کہا۔

''یس باس''...... میگ نے سر ہلا کر کہا۔

''اس کے علاوہ امیگریشن سے ان کی تصویریں حاصل کر کے
متعلقہ افراد میں تقسیم کرا دو تاکہ ان کی تلاش میں آسانی رہے اور
کسی نے ان کو دیکھا ہو تو وہ ان کے بارے میں بتا سکے''۔ باس
نے کہا۔

''یس باس''...... میگ نے کہا۔

''یہ کیس آج سے تمہارے سپرد ہے تم اسے ڈیل کرو میں چاہتا
ہوں کہ اس سے پہلے کہ عمران اور اس کی ساتھی اسرائیل میں اپنا
کوئی مشن مکمل کریں تم انہیں نہ صرف مشن مکمل کرنے سے روکو بلکہ
ان کا خاتمہ کر دو''...... باس نے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔
میں اپنے سپیشل گروپ کو ان کی تلاش میں لگا دیتا ہوں وہ جہاں بھی

چھپے ہوں گے میں انہیں تلاش کر لوں گا اور جلد ہی میں آپ کو ان
کی ہلاکت کی خوشخبری سناؤں گا''...... میگ نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں یہی چاہتا ہوں۔ جاؤ اور جا کر کیس پر کام شروع
کر دو اور کامیابی کی خبر سناؤ''...... باس نے کہا۔

''اوکے باس''...... میگ نے کہا پھر اس نے سلیوٹ کیا اور
کمرے سے نکل آیا۔ فائل اس کے ہاتھ ہی میں تھی کمرے سے
باہر نکل کر وہ راہداری میں آگے بڑھنے لگا اسی راہداری میں اس کا
کمرہ بھی تھا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر وہ اپنی کرسی پر گر سا گیا۔
اس کا ذہن تھکا ہوا تھا اور وہ جھلایا ہوا بھی تھا۔ عمران سے ڈاج کھا
جانا اسے بری طرح سے کھل رہا تھا۔ وہ اسی بات پر جھلایا ہوا تھا۔
اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔
یہ اس کی سیکرٹری تھی۔ میگ کو پریشان اور الجھا ہوا دیکھ کر وہ اس کی
جانب بڑھی تھی۔

''آپ بہت پریشان ہیں سر۔ کیا بات ہے چیف نے کچھ کہا
ہے''...... سیکرٹری نے میگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ چیف نے کچھ نہیں کہا''...... میگ نے کہا۔

''تو پھر آپ اس قدر پریشان اور الجھے ہوئے کیوں ہیں
سر''...... سیکرٹری نے اپنائیت سے پوچھا۔

''ایک کیس ملا ہے اور اس کیس کے مجرموں نے پہلے ہی
مرحلے پر مجھے ڈاج دے کر میری انا کو ٹھیس پہنچائی ہے اور یہ

تکلیف مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی۔ ان کا دیا ہوا ڈاج نشتر کی
طرح میرے سینے میں چبھ رہا ہے“...... میگ نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

”کون مجرم“...... سیکرٹری نے چونک کر پوچھا۔

”وہ معمولی مجرم نہیں ہیں۔ وہ خود کو ناقابل تسخیر مجرم سمجھتے
ہیں“...... میگ نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن وہ ہیں کون“...... سیکرٹری نے کہا۔

”ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے“...... میگ نے کہا۔

”پاکیشیا سے“...... سیکرٹری نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت
تھی۔

”ہاں۔ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ جن میں ایک بظاہر مسخرہ نظر
آنے والا شخص عمران ہے اور اس کے ساتھ ایک لڑکی ہے جس کا
تعلق یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ وہ ایک مسافر طیارے
سے اسرائیل پہنچے ہیں“...... میگ نے کہا۔

”اوہ۔ اگر وہ خطرناک ایجنٹ ہیں تو پھر آپ نے انہیں ایئر
پورٹ سے نکلنے کیوں دیا سر۔ انہیں گرفتار کیوں نہیں کیا“......
سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”مجھے ادھوری اطلاع دی گئی تھی۔ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ملنے
والے احکامات میں صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ کافرستان سے آنے
والے ایک طیارے میں ایک نوجوان جوڑا آ رہا ہے ان کی نگرانی

کی جائے اور یہ چیک کیا جائے کہ وہ کہاں جاتے ہیں۔ اگر مجھے
پہلے بتا دیا جاتا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جو میک اپ میں
کافرستان سے یہاں پہنچے ہیں تو میں انہیں وہاں سے کسی بھی
صورت میں نہ نکلنے دیتا۔ اب تک ان کی لاشیں بھی میرے ہاتھوں
جل کر راکھ بن چکی ہوتیں“...... میگ نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن اب وہ کہاں ہیں“...... سیکرٹری نے پوچھا۔

”میں نے ان کا تعاقب کیا تھا مگر وہ ایک جگہ مجھے دھوکہ دے
کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے“...... میگ نے کہا۔

”اوہ۔ لیکن یہ ہوا کیسے سر۔ وہ آپ کو کیسے ڈاج دے سکتے ہیں
آپ تو......“ سیکرٹری نے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

”یہ سب ان کی پلاننگ اور میری ادھوری معلومات کی وجہ سے
ہوا ہے۔ اگر مجھے ان کی اصلیت کا علم ہوتا تو میں کبھی دھوکہ نہ
کھاتا“...... میگ نے غرا کر کہا۔

”اوہ۔ تو آپ اسی وجہ سے پریشان ہیں“...... سیکرٹری نے کہا۔

”ہاں۔ وہ مجھے ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے
ہیں اس لئے میں خود کو قصور وار سمجھتا ہوں“...... میگ نے کہا۔

”وہ کیوں سر“...... سیکرٹری نے پوچھا۔

”اس لئے کہ میں ایک ذہین اور باصلاحیت ایجنٹ ہوں جسے
کوئی ڈاج نہیں دے سکتا لیکن پاکیشیائی ایجنٹ مجھے یوں ڈاج دے
کر نکل گئے جیسے ان کے سامنے میری کوئی حیثیت ہی نہ ہو“......

میگ نے منہ بنا کر کہا۔

"آپ نے نادانستگی میں ان سے دھوکہ کھایا ہے سر۔ واقعی اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ وہ خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو آپ کی پلاننگ کچھ اور ہوتی اور وہ کسی بھی صورت میں آپ کو ڈاج دے کر نہیں نکل سکتے تھے۔ آپ خود ہی کہہ رہے ہیں کہ وہ معمولی مجرم نہیں ہے بلکہ خود کو ناقابلِ تسخیر سمجھتے ہیں"...... سیکرٹری نے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ مجھ سے بڑھ کر ناقابلِ تسخیر نہیں ہو سکتے۔ ناقابلِ تسخیر صرف میگ ہے۔ گریٹ میگ"...... میگ نے غرا کر کہا۔

"یس چیف۔ اسرائیل کی سب سے بڑی اور طاقتور ڈی ایجنسی ہی ہے جس کے ناقابلِ تسخیر ایجنٹ آپ ہیں۔ آپ کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھلا کیا حیثیت رکھتی ہے۔ ایک بار وہ آپ کو دھوکہ دے گئے لیکن اب وہ آپ کے ہاتھوں سے نہیں نکل سکیں گے اور مجھے یقین ہے کہ ان کا انجام جلد ہو گا وہ بھی آپ کے ہاتھوں۔ انتہائی عبرتناک انجام"...... سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں۔ اب جب تک میں ان کو گرفتار کر کے انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں چیف کے سامنے پیش نہیں کر دیتا مجھے چین نہیں آئے گا۔ میں جلد ہی ان کو زمین کی تہہ سے بھی کھینچ نکالوں گا۔ میں دیکھتا ہوں وہ کب تک مجھ سے چھپے رہتے ہیں"...... میگ نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ وہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں کیفرِ کردار تک پہنچیں

گے"...... سیکرٹری نے کہا۔

"ابھی تم جاؤ۔ مجھے سوچنے دو کہ میں ان تک کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ تھوڑی دیر کے لئے مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں خود بلا لوں گا"...... میگ نے کہا۔

"یس سر"...... سیکرٹری نے کہا اور مڑ گئی پھر رک کر بولی۔

"کافی لاؤں آپ کے لئے وہ اس وقت آپ کو سکون دے گی"...... سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں لے آؤ"...... میگ نے کہا۔

"اوکے سر"...... سیکرٹری نے کہا اور تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

چند لمحے وہ ششدر کھڑے رہے۔ جولیا، عمران کے پیچھے تھی اور وہ سوچ رہی تھی کہ شاید برے پھنسے ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں تھا۔ وہ بالکل ہی نہتے تھے اور ان کے سامنے دشمن موجود تھے جن کی تعداد سات تھی اور وہ بھی مسلح۔ سات مسلح دشمنوں کے نرغے سے نہتے افراد کا نکلنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور تھا اور جولیا سوچ رہی تھی کہ ان لوگوں سے بچ نکلنے کے لئے انہیں کوئی سائنٹیفک اسلحہ استعمال کرنا ہوگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ جولیا کوئی حرکت کرتی عمران نے اچانک احمقوں کے انداز میں ہنسنا شروع کر دیا۔

"ارے تم اور یہ وردی"...... عمران نے قہقہے کے درمیان کہا۔

"کیوں۔ اس وردی میں کیا خرابی ہے جو میں اسے نہیں پہن سکتا"...... انسپکٹر نے عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"بات خرابی کی نہیں ہے پیارے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر تم ہنسے کیوں ہو"...... انسپکٹر نے منہ بنا کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اس وقت اس وردی کو پہننے کی ضرورت کیوں پیش آ گئی"...... عمران نے پوچھا۔

"احتیاطاً"...... انسپکٹر نے مسکرا کر جواب دیا۔ عمران اور پولیس آفیسر کو اس طرح ہنس ہنس کر باتیں کرتے دیکھ کر جولیا کا دماغ گھوم گیا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کبھی عمران اور کبھی پولیس آفیسر کو دیکھ رہی تھی جو شاید عمران کا کوئی دوست تھا یا پھر فارن ایجنٹ جس نے احتیاطاً پولیس والے کا بھیس بدلا ہوا تھا۔

"کس بات کی احتیاط"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر آپ راہ میں کہیں پھنس جاتے تو میں اور میرے چھ ساتھی اسٹیٹ پولیس کے روپ میں آپ کو ان لوگوں سے آسانی سے چھڑا کر لے آتے"...... انسپکٹر نے کہا۔

"تو یہ بات ہے"...... جولیا نے دل ہی دل میں سوچا۔

"چلو اب اس کی ضرورت نہیں رہی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... انسپکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا ہمیں سارا دن پولیس والوں کی طرح یہاں کھڑے ہی رکھو گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ آپ تشریف رکھیں ہم یہاں آپ کی خدمت کے لئے ہی آئے ہیں"...... انسپکٹر نے کہا۔

"صرف خدمت کے لئے آئے ہو یا خدمت کرنا بھی جانتے

ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے ہم اپنی جانیں بھی نچھاور کر سکتے ہیں جناب"...... انسپکٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اسے کہتے ہی شانِ وفاداری اور یہ شانِ وفاداری ریڈ اینگل گروپ اور اس کے چیف باس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو انسپکٹر ہنس پڑا جو اسرائیل کے فلسطینی گروپ ریڈ اینگل کا چیف باس عبدالسلام تھا جو وائٹ اینگل کہلاتا تھا۔

"آؤ ڈیئر"...... عمران نے جولیا سے کہا اور وہ وائٹ اینگل کے ساتھ چلتے ہوئے اس کمرے سے ملحقہ دوسرے اور نسبتاً بڑے کمرے میں جا پہنچے۔ یہ کمرہ خوبصورت اور قیمتی سامان سے سجا ہوا تھا۔ وہ بیٹھ گئے۔

"سب سے پہلے ٹیکسی ڈرائیور کی خبر لو۔ خاص طور پر اس کی جس نے ہمیں ہوٹل سے پک کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"شہاب چیک کرو۔ ہارون اب تک دو نمبر پہنچا ہے یا نہیں"...... وائٹ اینگل نے اپنے ایک ساتھی سے کہا۔ اس کے چھ ساتھی کانسٹیبلوں کی وردی میں تھے۔

"یس باس"...... کانسٹیبل نے کہا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"تم لوگ بھی جاؤ اور لباس بدل لو"...... وائٹ اینگل نے باقی ساتھیوں سے کہا۔

"یس سر"...... سب ساتھیوں میں سے ایک نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب پہلے یہ بتائیں کہ کھانا چلے گا یا چائے کافی"...... وائٹ اینگل نے عمران سے پوچھا۔

"فی الحال تو کافی منگوا لو۔ اس کے بعد سوچیں گے کہ کیا کھانا پینا ہے"...... عمران نے کہا تو وائٹ اینگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈرائیوروں کے بارے میں اطلاع کتنی دیر میں مل سکے گی"...... عمران نے کہا۔

"پانچ منٹ لگیں گے مگر آپ ان کے لئے اس قدر فکر مند کیوں ہیں۔ وہ میرے منجھے ہوئے ساتھی ہیں۔ اپنا کام اور اپنا بچاؤ کرنا انہیں بخوبی آتا ہے"...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

"اس لئے کہ جس نے ایئرپورٹ سے ہمارا تعاقب کیا تھا اس کے بارے میں شاید تمہیں علم نہیں کہ وہ کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"کون ہے وہ"...... وائٹ اینگل نے چونک کر پوچھا۔

"اسرائیلی ڈینجر ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ میگ۔ ہماری نگرانی اور تعاقب میگ نے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو وہ میگ تھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ ڈینجر ایجنسی کا کوئی عام سا ایجنٹ ہو گا جسے آپ کی نگرانی پر لگایا گیا ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"نہیں۔ میگ میک اپ میں تھا۔ اسی لئے میں تمہاری بھیجی ہوئی کار میں جانے کی بجائے ٹیکسی میں گیا تھا اور میگ ہی کی وجہ سے میں تمہارے ان دونوں آدمیوں کے لئے فکر مند ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ محفوظ ہوں گے اور میگ کو ڈاج دے کر اپنے مخصوص ٹھکانوں تک پہنچ چکے ہوں گے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"پھر بھی ان کے بارے میں اطمینان کرنا ضروری ہے کہ وہ محفوظ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے آدمی بھیجا ہے ابھی کچھ دیر میں اطلاع مل جائے گی"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔ وائٹ اینگل نے اپنے ایک آدمی کو آواز دے کر بلایا اور اسے کافی لانے کا کہا۔ وہ آدمی سر ہلا کر چلا گیا تو عمران ایک بار پھر وائٹ اینگل کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"مشن کے بارے میں کوئی اطلاع"...... عمران نے وائٹ اینگل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"فی الحال اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے کہ آپ جس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے ہیں وہ تکمیل پا چکا ہے اور اس سے متعلق سارے کاغذات ایک فائل میں رکھ کر اسے سیلڈ کر

دیا گیا ہے اور اس پر ٹاپ سیکرٹ کی مہر لگ چکی ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب وہ فائل کہاں ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے وہ اٹامک انرجی کمیشن کے سربراہ ڈاکٹر کارٹرس کے پاس تھی جو اس فارمولے کا انچارج بھی تھا لیکن اب وہ فائل ڈینجر ایجنسی کے چیف کو دے دی گئی ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"فارمولے سے متعلق کوئی خبر"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ کیونکہ کسی بھی اخبار یا میگزین میں اس تجربے کے بارے میں ایک سطر بھی شائع نہیں ہوئی ہے اسے ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"فارمولے کی نوعیت کا علم ہو سکا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف وہی جس کی اطلاع پہلے دے چکا ہوں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ڈینجر ایجنسی کے چیف کا نام معلوم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ اس کا نام کرنل رابرٹ ہے اور ڈینجر ایجنسی نام کی نہیں حقیقتاً اسرائیل کی جی پی فائیو کے بعد دوسری بڑی ایجنسی ہے جو انتہائی باوسائل، طاقتور اور فعال ہے"...... وائٹ اینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ڈاکٹر کارٹرس نے فائل اس لئے اس کے حوالے کی ہے تاکہ اس کے پاس محفوظ رہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"یہ ڈاکٹر کارٹرس کس قسم کا آدمی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ بنیادی طور پر سائنس دان ہے مگر اس نے مارشل آرٹ کی تربیت بھی لے رکھی ہے اور سراغرسانی کے شعبے میں بھی کافی سدھ بدھ رکھتا ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"کیا وہ بھی کسی ایجنسی سے منسلک ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ ڈینجر ایجنسی کے دو چیف ہیں ایک کرنل رابرٹ جو فرسٹ چیف کہلاتا ہے جبکہ سیکنڈ چیف ڈاکٹر کارٹرس ہے۔ کرنل رابرٹ کی طرح ڈینجر ایجنسی اس کے احکامات پر بھی عمل کرتی ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"گویا وہ سراغرساں بھی ہے فائٹر بھی ہے اور سائنس دان بھی یعنی اسے ہرفن مولا کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایسا ہی سمجھ لیں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔ اسی لمحے وائٹ اینگل کا ایک ساتھی اندر آ گیا اس کے جسم پر اب وردی نہیں تھی البتہ اس کے ہاتھوں میں کافی کی ٹرے تھی جسے اس نے ان کے سامنے میز پر رکھ دیا پھر وائٹ اینگل کے ہاتھ کا اشارہ پا کر وہ

مڑا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں تم نے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ آفیسرز کالونی کے کوٹھی نمبر ڈی تھرٹین میں رہتا ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"کالونی کی پوزیشن کیا ہے۔ میرا مطلب ہے وہاں کے حفاظتی انتظامات"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ ٹاپ رینک آفیسرز کالونی ہے جس کے لئے انتہائی سخت اور انتہائی فول پروف سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور یہ انتظامات ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ میں کچھ زیادہ ہیں۔ اس رہائش گاہ کی سیکورٹی اس قدر ٹائٹ ہے کہ سیکورٹی کی نظروں میں آئے بغیر اس رہائش گاہ میں ایک مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"گڈ شو۔ یہ ہوئی نا بات۔ اور کچھ"...... عمران نے دیا۔

"کالونی کے گرد کافی اونچی فصیل ہے اور گیٹ پر مسلح گارڈز پہرہ دیتے ہیں۔ رات کے وقت گلیوں میں مسلح افراد کا گشت بھی ہوتا ہے اور سارے ہی گارڈز ہر وقت مستعد اور چوکنے رہتے ہیں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"پہلی بار کسی آفیسرز کالونی کے گرد فصیل کے بارے میں، میں نے سنا ہے"...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس نے یہاں بے شمار مشن مکمل کئے ہیں اور ہر مرتبہ جی پی فائیو اور دوسری ایجنسیوں کو ناکوں چنے چبوائے ہیں اس لئے اب یہاں کے حفاظتی انتظامات ہر سطح پر انتہائی فول پروف اور سخت کر دیئے گئے ہیں۔ ہم فلسطینیوں سے زیادہ یہاں علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خوف پایا جاتا ہے''...... وائٹ اینگل نے مسکرا کر کہا تو عمران بھی مسکرا دیا۔ وائٹ اینگل نے کافی کا ایک کپ جولیا اور دوسرا عمران اور تیسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

''کرنل رابرٹ کس ذہنیت کا انسان ہے''...... عمران نے کافی کا کپ اٹھا کر سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

''وہ شیطانی دماغ رکھتا ہے۔ پاکیشیا اور اسلامی ممالک کے ساتھ ساتھ فلسطین کا سب سے بڑا دشمن ہے اور مسلمانوں سے انتہائی نفرت کرنے والا انسان ہے وہ۔ فائل خاص طور پر اس کی کسٹڈی میں دی گئی ہے کیونکہ کہا جاتا ہے کہ کرنل رابرٹ کی کسٹڈی سے آج تک کوئی راز غائب نہیں ہوا اور جس نے بھی اس پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی وہ یا تو مارا گیا یا پھر ہمیشہ کے لئے سلاخوں کے پیچھے چلا گیا البتہ فائل کی ایک کاپی ڈاکٹر کارڈس کے پاس بھی ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''کیا وہ کاپی ڈاکٹر کارڈس کی رہائش گاہ میں ہو سکتی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے کہ وہ اہم ترین

دستاویزات، فائلیں اور فارمولے کہاں رکھتا ہے اس کا علم صرف اور صرف ڈاکٹر کارڈس کو ہی ہے کسی اور کو نہیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''اس کے ساتھ اور لوگ بھی تو ہوں گے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں اس کے سیکرٹری اور مددگار سائنس دانوں کے علاوہ درجنوں افراد اور ٹاپ کلاس ایجنٹس ہیں جن میں میگ سرفہرست ہے جو واقعی خطرناک ایجنٹ ہے''...... وائٹ اینگل نے بتایا۔

''میرا اشارہ صرف سیکرٹری یا اس کے قریب ترین ساتھیوں کی جانب ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کی پرسنل سیکرٹری اور اس کا اسسٹنٹ اس سے قریب کہے جا سکتے ہیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''ان کے نام''...... عمران نے پوچھا۔

''سیکرٹری کا نام کیتھی ہے اور اسسٹنٹ کا نام رہوڈا ہے''۔ وائٹ اینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''رہوڈا کس عمر اور حلیے کا آدمی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کی عمر پینتالیس سے پچاس سال کے لگ بھگ ہے صحت اچھی ہے ہاتھ پیر مضبوط ہیں اور جسم چھریرا ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''چہرے کا حدود اربعہ بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

"کلین شیو ہے"...... وائٹ اینگل نے بتایا۔

"اس کی کوئی تصویر مل سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ آئے دن اس کی تصویریں اخبار میں شائع ہوتی رہتی ہیں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"کوئی تصویر منگوالو اور اگر ساتھ میں ڈاکٹر کارٹرس کی بھی تصویر مل جائے تو بہتر ہو گا۔ کرنل رابرٹ کو تو میں جانتا ہوں۔ اس کی تصویر کی ضرورت نہیں پڑے گی لیکن ڈاکٹر کارٹرس کی تصویر کام آ سکتی ہے"...... عمران نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"اخبارات میں سے ڈاکٹر کارٹرس کی تصویریں مل تو جائیں گی مگر وہ گروپ فوٹوز میں ہوں گی"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"تم تصویریں منگواؤ تو سہی"...... عمران نے کہا۔ جولیا اس دوران خاموشی سے کافی پیتی رہی تھی۔

"جی بہتر"...... وائٹ اینگل نے کہا اور زور سے تالی بجائی ایک لمحے بعد ہی ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ وائٹ اینگل نے اس کو رہوڈا اور ڈاکٹر کارٹرس کی تصویریں لانے کی ہدایت دی پھر عمران کی طرف مڑا۔

"ایک اطلاع اور ہے مگر پتہ نہیں وہ آپ کے لئے کارآمد بھی ہو گی یا وہ صرف افواہ ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"اطلاع بتاؤ۔ اسے کارآمد بنانا میرا کام ہے"۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"جس طرح کرنل رابرٹ اپنے ایجنٹ میگ پر بھروسہ کرتا ہے اور تمام اہم کام اسی کے سپرد کرتا ہے اور اسی کے گروپ کو آگے رکھتا ہے اسی طرح ڈاکٹر کارٹرس کا بھی ایک خاص آدمی ہے رہوڈا وہ ڈاکٹر کارٹرس کا نمبر ٹو ہے اور میگ کی طرح وہ بھی اپنے ہر کام میں رہوڈا پر ہی اعتماد کرتا ہے اور ہر معاملے میں اسے ہی پیش پیش رکھتا ہے۔ رہوڈا انتہائی ذہین اور طاقتور آدمی ہے اس کے اختیارات میگ کی طرح وسیع ہیں۔ کرنل رابرٹ نے ڈاکٹر کارٹرس کے کہنے پر اسے ہر طرح کی آزادی دے رکھی ہے۔ وہ ایسا انسان ہے جو میگ کی طرح شک پڑنے پر راہ چلتے آدمی کو بھی گولی مار سکتا ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"کیا وہ شادی شدہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ کا اشارہ رہوڈا کی جانب ہے تو وہ شادی شدہ اور چار بچوں کا باپ ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"اور ڈاکٹر کارٹرس"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ غیر شادی شدہ ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"رہوڈا کی رہائش کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"آفیسرز کالونی کے اسی بنگلے میں جس میں ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش ہے۔ البتہ اس کے بیوی بچے دوسری جگہ رہتے ہیں"۔ وائٹ اینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کا پتہ''...... عمران نے پوچھا۔

''کیا آپ ان سے ملنا چاہتے ہیں''...... وائٹ ایگل نے رہوڈا کے بیوی بچوں کی رہائش گاہ کے بارے میں بتاتے ہوئے پوچھا۔

''سردست کچھ نہیں کہا جا سکتا''...... عمران نے کہا اور پھر وہ وائٹ ایگل سے مزید سوال کرنے لگا جو اس مشن پر مبنی تھے جس کے لئے وہ خصوصی طور پر جولیا کے ساتھ خفیہ طور پر اسرائیل پہنچا تھا۔

ڈینجر ایجنسی جو ڈی ایجنسی کے نام سے معروف تھی کا سیکنڈ چیف ڈاکٹر کارٹرس اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل دیکھ رہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ چونک پڑا۔

''یس۔ کم ان''...... ڈاکٹر کارٹرس نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا تو دروازہ کھلا اور ایک قیم شحیم اور انتہائی کسرتی جسم کا مالک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے بازوؤں کی پھڑکتی ہوئی مچھلیاں اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ لڑائی بھڑائی کا ماہر ہے۔ اس کے چہرے پر بھی سختی اور کرختگی کے تاثرات ثبت تھے۔ اس کی آنکھوں میں بھی بے پناہ سرخی نظر آ رہی تھی۔

''آپ نے مجھے یاد کیا تھا چیف''...... نوجوان نے اندر آ کر فوجی انداز میں ڈاکٹر کارٹرس کو سلیوٹ کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں رہوڈا۔ ایک اہم اطلاع ملی ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے

مخصوص کرخت لہجے میں کہا۔

"وہ کیا چیف"...... رہوڈا نے پوچھا۔

"علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو"...... ڈاکٹر کارٹرس نے پوچھا۔

"یس چیف۔ عمران اور اس کے ساتھی شیطان سے زیادہ مشہور ہیں"...... رہوڈا نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں اس بات کا بھی علم ہے کہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ایک لیڈی ایجنٹ اسرائیل میں موجود ہیں"۔ ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو رہوڈا چونک پڑا۔

"اوہ۔ نہیں۔ میرے پاس تو ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے"۔ رہوڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بیٹھو"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو رہوڈا تھینک یو چیف کہہ کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے فرسٹ چیف نے ان کی آمد کی اطلاع دی تھی لیکن یہ اطلاع مصدقہ نہیں تھی کہ آنے والا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لیڈی ایجنٹ ہے۔ فرسٹ چیف نے ان دونوں کی نگرانی کے لئے میگ کو آگے بڑھایا تھا لیکن عمران اور اس کی ساتھی لڑکی یہاں موجود اپنے چند مددگاروں کی مدد سے میگ کو ڈاج دے کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ فرسٹ چیف نے میگ کو سختی سے انہیں ڈھونڈنے اور ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے لیکن ابھی تک اس کی

طرف سے مجھے اور فرسٹ چیف کو کوئی مثبت رپورٹ نہیں ملی ہے۔ میگ اور اس کا گروپ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو ہر طرف ڈھونڈتا پھر رہا ہے لیکن وہ دونوں ایسے غائب ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن یہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی یہاں کرنے کیا آئے ہیں۔ کیا ان کا کوئی مشن سامنے آیا ہے"۔ رہوڈا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ابھی تک ان کے یہاں آنے کا مقصد سامنے نہیں آیا ہے لیکن وہ جس طرح کافرستانی طیارے میں اسرائیلی عوام کے روپ میں یہاں پہنچے ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا مشن خاص ہے اور وہ جس طرح یہاں آتے ہی غائب ہو گئے ہیں اس سے تو یہ تاثر اور بھی پختہ ہو جاتا ہے کہ انہیں اس بات کی خبر مل چکی ہے کہ ان کی نگرانی کی گئی ہے اور وہ خود کو ہم سے محفوظ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"لیکن میگ ابھی تک انہیں کیوں نہیں ڈھونڈ سکا۔ وہ اس معاملے میں انتہائی ذہین آدمی ہے اور زمین میں چھپے ہوئے بچھوؤں کو بھی ڈھونڈ نکالتا ہے پھر علی عمران اور اس کی ساتھی لڑکی ابھی تک اس کی پہنچ سے دور کیوں ہیں"...... رہوڈا نے حیرت سے کہا۔

"وہ کوشش کر رہا ہے لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ عمران،

میگ سے زیادہ تیز ہے۔ جس طرح سے اس نے میگ کو ڈاج دیا ہے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اسے میگ کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے۔ اس لئے میں نے خصوصی طور پر تمہیں بلایا ہے تاکہ فرسٹ چیف کے حکم پر میگ اپنے طور پر کام کرے اور تم میرے حکم پر اپنے طور پر عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو تلاش کرو اور وہ دونوں جہاں بھی نظر آئیں انہیں کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دو۔ وہ ایکریمین، اسرائیلی یا کسی بھی میک اپ میں ہو سکتے ہیں۔ تمہیں کسی پر ذرا سا بھی شک ہو اسے فوراً گولی مار دو۔ گولی مارنے اور اس کی ہلاکت کے بعد اس بات کی تسلی کرنا کہ مرنے والے اصل افراد ہیں یا نہیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے سخت لہجے میں کہا۔

''وہ کہاں دیکھے گئے ہیں''...... رہوڈا نے پوچھا۔

''وہ تل ابیب میں ہی ڈراپ ہوئے ہیں۔ میگ نے تل ابیب سے باہر جانے والے تمام راستوں کی چیکنگ کر دی ہے لیکن مجھے خدشہ ہے کہ وہ پھر اسے ڈاج دے کر نہ نکل جائیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''کیا عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کسی مشن پر آئے ہیں''۔ رہوڈا نے پوچھا۔

''ممکن ہے ایسا ہی ہو لیکن فرسٹ چیف کے پاس اس بات کا حتمی ثبوت نہیں ہے۔ وہ ہمارے خلاف کام کریں گے یا کسی اور

کے خلاف۔ ان کا اسرائیل آنا نیک شگون نہیں ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ اسرائیل میں کسی کو بھی اپنا نشانہ بنائیں یا اسرائیل میں اپنا کوئی بھی مشن مکمل کر سکیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''یس چیف۔ واقعی عمران کا یہاں آنا ہمارے لئے کسی بہت بڑے خطرے کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ اسرائیل کے خلاف کوئی بھی کام کریں ہمیں انہیں ڈھونڈ کر انہیں ان کے انجام تک پہنچا دینا چاہئے۔ چاہے میں انہیں ان کے انجام تک پہنچاؤں یا میگ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا''...... رہوڈا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ٹھیک ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ عمران کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں ہو۔ دنیا میں جس آدمی سے میں شدید ترین نفرت کرتا ہوں وہ یہی شخص ہے اور میرا بس نہیں چلتا کہ اس شخص کی میں اپنے ہاتھوں بوٹیاں اڑاؤں۔ اس کے ٹکڑے کروں اور اس کی لاش چیل کوؤں کو کھلا دوں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ بس ایک بار پتہ چل جائے کہ وہ کہاں ہے اور وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے تو میں اس کا ٹھکانہ معلوم ہوتے ہی اس پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑوں گا اور اسے لاش میں تبدیل کر کے آپ کے قدموں میں لا کر پھینک دوں گا''...... رہوڈا نے کہا۔

''نجانے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ عمران کے یہاں آنے کا

محور میں ہوں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو رہوڈا چونک پڑا۔

"وہ کیسے جناب میں کچھ سمجھا نہیں"...... رہوڈا نے کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ عمران یہاں ٹاپ سیکرٹ فائل کے لئے آیا ہے جو میرے تجربات پر مبنی ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن چیف۔ آپ کی ایجاد کے ٹاپ سیکرٹ کے بارے میں ان لوگوں کو کیسے علم ہو گیا"...... رہوڈا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس تک نجانے کس طرح ہر بات پہنچ جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے لاکھ چھپانے کے باوجود یہ ٹاپ سیکرٹ لیک آؤٹ ہو گیا ہو اور اس کی اطلاع ایکسٹو کو مل گئی ہو اور اس نے فوری طور پر فائل حاصل کرنے کے لئے عمران کو یہاں بھیج دیا ہو گا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"پھر تو ہمیں اور زیادہ محتاط رہنا ہو گا چیف۔ اگر وہ یہاں ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنے آئے ہیں تو پھر ان کا ٹارگٹ ڈی ایجنسی ہی ہو گی اور وہ ڈی ایجنسی کو نقصان پہنچانے کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... رہوڈا نے کہا۔

"ہاں۔ اسی بات کا مجھے بھی خدشہ ہے اور یہ بھی ممکن ہے میرا اندازہ غلط ہو۔ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی یہاں کسی اور مقصد کے تحت آئے ہوں گے مگر......" ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"مگر کیا چیف"...... رہوڈا نے پوچھا۔

"ہمیں بہرحال پوری طرح چوکنا رہنا ہو گا۔ تاکہ اگر عمران اور اس کی ساتھی لڑکی ٹاپ سیکرٹ فائل ہی کے حصول کے لئے یہاں آئے ہیں تو وہ ہماری کسی غفلت کا فائدہ نہ اٹھا سکیں اور ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل نہ کر سکیں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"یس چیف۔ اب مجھے ہر طرف واقعی خطرہ منڈلاتا ہوا محسوس ہو رہا ہے اس لئے ہمیں اپنی حفاظت کے انتظامات اور زیادہ سخت کرنے ہوں گے اور ہمیں ہر لمحے محتاط رہنا ہو گا۔ ہم ایسا کوئی بھی ویک پوائنٹ نہیں چھوڑیں گے جس کا فائدہ اٹھا کر عمران اور اس کی ساتھی لڑکی ٹاپ سیکرٹ فائل تک پہنچ سکے"...... رہوڈا نے کہا۔

"گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ ٹاپ سیکرٹ فائل کی حفاظت کے ساتھ تمہیں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو بھی ہر صورت میں تلاش کرنا ہے اور وہ بھی جلد سے جلد تاکہ ان کا خاتمہ کر کے سکون کا سانس لیا جا سکے اگر وہ تمہارے ہاتھوں سے بھی پھسل گئے تو پھر انہیں اور کوئی قابو نہیں کر سکے گا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں چیف۔ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکیں گے۔ میں انہیں پورے تل ابیب میں تلاش کروں گا اور اگر وہ زمین کے نیچے بھی کہیں چھپے ہوئے ہوں گے تو میں انہیں وہاں سے بھی ڈھونڈ نکالوں گا اور انہیں ان کے

انجام تک پہنچا کر دم لوں گا۔ لیکن چیف آپ مجھے صرف ایک دن ہی رخصت دے دیں۔ حفاظتی انتظامات کے لئے میں جیلرڈ کو کہہ دیتا ہوں۔ ایک دن کے لئے یہ ذمہ داری وہ سنبھال لے گا۔ کل سے میں خود یہ سب کچھ سنبھال لوں گا اور پوری فورس سے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو تلاش کر کے ان کی لاشیں آپ کے قدموں میں لا کر پھینک دوں گا''...... رہوڈا نے کہا۔

''کیوں کوئی خاص بات ہے جو آج رخصت مانگ رہے ہو''...... ڈاکٹر کارٹرس نے چونک کر پوچھا۔

''یس چیف۔ مجھے گھر جانا ہے۔ گھر سے فون آیا تھا کہ میرے دو چھوٹے بچے بیمار ہیں۔ مجھے ان کو دیکھنا ہے اور کچھ گھریلو کام بھی ہیں''...... رہوڈا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر جیلرڈ کو سب کچھ سمجھا دو۔ اس سے کہہ کر اس عمارت کی سیکورٹی ٹائٹ کرا دو تاکہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی اگر غلطی سے بھی اس طرف آئیں تو سوائے موت کے ان کے کچھ ہاتھ نہ آئے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''یس چیف۔ میں سیکورٹی کے انتظامات اپنے سامنے کرا کے جاؤں گا تاکہ کہیں معمولی سا بھی رخنہ باقی نہ رہے جو پاکیشیائی ایجنٹوں کے عمارت میں داخلے کے لئے معاون ثابت ہو سکے''...... رہوڈا نے کہا۔

''ٹھیک ہے اور تمام گارڈز کو الرٹ اور ہمہ وقت چوکنا رہنے کی

ہدایت جاری کر دو۔ ان کی نفری بڑھا دو اور انہیں عمارت کے چاروں اطراف تعینات کر دو''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''یس چیف''...... رہوڈا نے کہا اور کمرے سے نکل آیا اس کا رخ سیکورٹی روم کی جانب ہی تھا۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ سیکورٹی روم کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اس کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا اور اس نے جیب سے سیل فون نکال لیا۔ سیل فون کے ڈسپلے پر نظریں پڑتے ہی اس کی پیشانی پر لاتعداد سلوٹیں پڑ گئیں۔ اس نے منہ بناتے ہوئے سیل فون کا کال رسیونگ بٹن پریس کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

''یس۔ رہوڈا بول رہا ہوں''...... رہوڈا نے کہا۔

''ایمی بول رہی ہوں''...... دوسری جانب سے رہوڈا کی بیوی کی آواز آئی۔

''کیا بات ہے ایمی کیوں فون کیا ہے''...... رہوڈا نے کہا۔

''تم گھر آ جاؤ۔ ابھی فوراً''...... ایمی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد گھبراہٹ اور پریشانی کا عنصر تھا۔

''کیوں کیا ہوا۔ کوئی خاص بات ہے''...... رہوڈا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں ایک مسئلہ ہو گیا ہے اور اسے تم ہی حل کر سکتے ہو۔ صرف تم اس لئے جلد سے جلد گھر پہنچ جاؤ''...... ایمی نے کہا۔

''مسئلہ کیا ہے۔ بولو''...... رہوڈا نے پوچھا۔

''تم گھر آجاؤ تب ہی بتا سکتی ہوں''...... امی نے کہا۔

''کیا بچوں کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے''...... رہوڈا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

''نہیں۔ یہ بات نہیں ہے''...... امی نے کہا۔

''تو پھر کیا بات ہے۔ تم مجھے بتا کیوں نہیں رہی۔ تم اس قدر گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔ سب خیریت تو ہے نا''...... رہوڈا نے کہا۔

''میں تمہیں کیا بتاؤں رہوڈا۔ وہ......'' امی نے کہا اور پھر اچانک رہوڈا کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے امی کے ہاتھوں سے فون چھین لیا ہو۔

''رہوڈا''...... اچانک فون پر ایک مردانہ کرخت آواز سنائی دی تو رہوڈا بری طرح سے چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کون ہو تم''...... رہوڈا نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے پوچھا۔

''اپنے گھر آؤ، تعارف بھی ہو جائے گا لیکن جلد آنا کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں آنے میں دیر ہو جائے اور یہاں تمہارے بیوی اور بچوں کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو جائے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا چاہتے ہو تم''...... رہوڈا نے اس بار پریشانی کے ساتھ ساتھ قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''میں زیادہ بات نہیں کروں گا۔ تمہیں صرف اتنا بتاؤں گا کہ

تمہارے بیوی اور بچے ہمارے قبضے میں ہیں ان کے سروں پر گنیں تنی ہوئی ہیں۔ اگر پندرہ منٹ میں تم گھر نہ پہنچے تو پھر ان گنوں سے شعلے نکلیں گے اس کے بعد کیا ہو گا یہ تم بخوبی سمجھ سکتے ہو''۔ دوسری طرف سے آواز آئی۔

''تن تن۔ نہیں نہیں۔ میرے بیوی بچوں کو کچھ نہ کہنا اگر انہیں تم نے معمولی سی بھی گزند پہنچائی تو میں تمہارے ٹکڑے اڑا دوں گا۔ تمہاری بوٹیاں نوچ لوں گا''...... رہوڈا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''ہمارے ٹکڑے اور بوٹیاں اُڑانے کا خیال چھوڑو اور اپنے بیوی بچوں کی فکر کرو اگر تمہیں ان کی زندگی عزیز ہے تو اور دوسری بات یہ کہ تم جہاں ہو وہاں ہمارے آدمی بھی موجود ہیں جو تم پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ میرے حکم پر کہیں سے بھی ایک گولی آ سکتی ہے جو تمہاری کھوپڑی کے پار ہو جائے گی اور تمہیں گولی چلانے والے کا پتہ بھی نہیں چلے گا۔ اس لئے شرافت کا ثبوت دیتے ہوئے کسی کو کچھ بتائے بغیر وہاں سے نکلو اور اپنے گھر پہنچ جاؤ یہی تمہاری اور تمہارے بیوی بچوں کی زندگی کی ضمانت ہو گی۔ اگر پندرہ منٹ سے ایک سیکنڈ بھی تم لیٹ ہو گئے تو پھر تم اپنے بیوی بچوں کو کسی بھی حال میں زندہ نہ دیکھ سکو گے۔ اس لئے ہری اپ''...... دوسری طرف سے اس قدرے سرد لہجے میں کہا گیا کہ رہوڈا جیسا گریٹ فائٹر بھی ایک لمحے کے لئے کانپ کر رہ گیا۔

"مجھے تھوڑا وقت دو۔ گھر پہنچنے میں مجھے ٹریفک کی وجہ سے وقت لگ سکتا ہے۔ اگر میری کار کہیں ٹریفک میں پھنس گئی تو پندرہ منٹ میں، میں گھر نہیں پہنچ سکوں گا"...... رہوڈا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ پندرہ منٹ کا مطلب پندرہ منٹ ہے۔ اب تم اپنے گھر تیز رفتار کار میں آؤ یا کسی ہیلی کاپٹر میں"۔ دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے۔ میں پندرہ منٹ سے بھی پہلے پہنچنے کی کوشش کروں گا لیکن اگر میرے بیوی بچوں کو کوئی تکلیف ہوئی تو میں تم میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا سمجھے"...... رہوڈا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اپنا رویہ درست کرو۔ ورنہ......" دوسری طرف سے اور زیادہ کرخت اور سرد لہجے میں کہا گیا تو رہوڈا بوکھلا گیا۔

"ٹھٹھ ٹھٹھ۔ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری ہدایت پر عمل کروں گا اور میں آ رہا ہوں"...... رہوڈا نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ منقطع کر دیا گیا۔

"ہیلو ہیلو"...... رہوڈا نے چیخ کر کہا لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھا لیکن وہ برآمدے میں کھڑا تھا۔ سیکورٹی گارڈز اس سے کافی فاصلے پر کھڑے تھے اس لئے اس کی باتیں کسی نے نہیں سنی تھیں۔

وہ تیزی سے مڑ کر بھاگتا ہوا سیکورٹی روم میں داخل ہوا۔ کمرے میں جدید مشینری لگی تھی۔ دیواروں پر بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں جن پر عمارت اور اس کے باہر کے مناظر دکھائی دے رہے۔ مشینوں پر مختلف آپریٹرز بیٹھے کام کر رہے تھے۔ سائیڈ پر ایک ٹیبل تھی جہاں ایک نوجوان کمپیوٹرائزڈ مشین آپریٹ کر رہا تھا۔ رہوڈا تیزی سے اس ٹیبل کی طرف بڑھا۔ اسے دیکھ کر ٹیبل کے پیچھے بیٹھا ہوا شخص فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے رہوڈا کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"جیلرڈ میں ایک ضروری کام سے اپنے گھر جا رہا ہوں۔ میری چیف سے بات ہو گئی ہے اور انہوں نے مجھے ایک روز کی رخصت بھی دے دی ہے۔ میرے بعد یہاں کے تمام انتظامات تم نے سنبھالنے ہیں"...... رہوڈا نے نوجوان سے مخاطب ہو کر تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے سیکنڈ چیف ڈاکٹر کارٹرس کی ہدایات کے بارے میں بتانے لگا کہ عمارت کی سیکورٹی کس طرح ٹائٹ کر دی جائے تاکہ اس کی نظروں میں آئے بغیر عمارت میں ایک پرندہ بھی پر نہ مار سکے۔ جیلرڈ کو ہدایات دینے کے بعد رہوڈا تیزی سے کمرے سے نکلا اور پھر تقریباً بھاگتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دھمکی آمیز فون سننے کے باوجود وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس نے دھمکی آمیز فون کے بارے میں جیلرڈ کو بھی نہیں بتایا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ پورچ سے کار نکال کر عمارت

سے باہر آ گیا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے اپنے گھر کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ اس کے دماغ میں آگ لگی ہوئی تھی۔ رہ رہ کر اسے اپنے کانوں میں فون پر بات کرنے والے کے الفاظ گونجتے ہوئے سنائی دے رہے تھے۔ اسے دھمکی دینے والے کی کوئی فکر نہیں تھی۔ اسے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں اسے دیر ہو گئی تو دھمکی دینے والا کہیں اس کے بیوی بچوں کو نقصان نہ پہنچا دے۔ وہ اپنے بیوی بچوں سے بے حد پیار کرتا تھا اور ان کی ذرا سی تکلیف پر بھی تڑپ اٹھتا تھا اس لئے اس کی کوشش تھی کہ وہ مقررہ وقت پر گھر پہنچ جائے اور اس دھمکی دینے والے کا سامنا کر سکے۔ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ آخر وہ شخص تھا کون جو اس کے گھر تک پہنچ گیا تھا اور اس کا اس کے گھر والوں کو یرغمال بنانے کا مقصد کیا ہو سکتا تھا۔ رہوڈا کا تعلق ڈینجر ایجنسی کے ڈینجر سیکشن سے تھا اور وہ جانتا تھا کہ کرمنل ڈینجر ایجنسی سے زیادہ اس کے نام سے خوف کھاتے ہیں اس لئے انڈر ورلڈ کے افراد میں کم از کم اتنی ہمت نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہو سکیں اور اس کے بیوی بچوں کو اس طرح یرغمال بنا کر اسے کسی بھی بات یا کسی بھی کام کے لئے مجبور کر سکیں۔ بولنے والے کا انداز بے حد سخت اور جارحانہ تھا اور اس نے رہوڈا سے مقامی زبان میں ہی بات کی تھی لیکن وہ کون تھا۔ رہوڈا نے پہلے اس کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس کا یہ دشمن عرب ملکوں کے جاسوس یا پھر فلسطینی گروپس کے گوریلے یا اس کے ذاتی دشمنوں

میں سے ہی کوئی ایک ہو سکتا تھا لیکن وہ کون تھا اور کیا چاہتا تھا اس بارے میں رہوڈا کو کوئی اندازہ نہیں ہو رہا تھا۔ یہ سب سوچتے ہوئے وہ تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کر رہا تھا اور ڈرائیونگ کرتے ہوئے تیز رفتاری کے باعث وہ پندرہ منٹ سے پہلے ہی اپنے گھر کے دروازے پر تھا۔ کار کھڑی کر کے وہ تیزی سے گھر میں داخل ہوا۔ گھر کا گیٹ قدرے کھلا ہوا تھا وہ اندر داخل ہوتے ہی ٹھٹھک کر رک گیا۔ سامنے برآمدے میں اس کی بیوی ایلی موجود تھی۔ ستون کے پیچھے سے ایک ہاتھ دکھائی دے رہا تھا ہاتھ کسی لڑکی کا تھا۔ جس میں بھاری ریوالور دکھائی دے رہا تھا اور یہ ریوالور ایلی کے سر سے لگا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ غراتا ہوا آگے بڑھا۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا اس کے عقب میں گیٹ خود بخود بند ہو گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ گیٹ کے پاس ایک سیاہ پوش موجود تھا۔ جو سر سے پاؤں تک سیاہ لباس میں چھپا ہوا تھا۔ اسی نے رہوڈا کے اندر آتے ہی دروازہ بند کیا تھا اور اسے کار بھی اندر نہیں لانے دی تھی۔

”کون ہو تم“...... رہوڈا نے پوچھا۔

”کمرے میں چلو سب پتہ چل جائے گا“...... سیاہ پوش نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا تو رہوڈا یہ آواز پہچان گیا۔ یہ وہی آواز تھی جو اس نے اپنی بیوی کے سیل فون پر سنی تھی۔ اس کی بات سن کر رہوڈا غرا کر رہ گیا۔ اس کا بس نہیں چل

رہا تھا کہ وہ اس سیاہ پوش پر یکلخت حملہ کر کے اس کے ٹکڑے اُڑا دیتا لیکن ایک تو سیاہ پوش کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اور جس طرح ستون کے پیچھے سے ایک لڑکی کا ریوالور والا ہاتھ نکلا ہوا تھا اسے دیکھ کر رہوڈا کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ان افراد کی تعداد زیادہ ہو سکتی ہے جو اس کے گھر میں نجانے کن کن حصوں میں ہوں۔

''ٹھیک ہے۔ چلو''...... رہوڈا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور برآمدے کی طرف بڑھا۔ برآمدے سے ہوتا ہوا جب وہ آگے آیا تو ستون کے پیچھے موجود لڑکی جس نے رہوڈا کی بیوی کے سر سے ریوالور لگا رکھا تھا وہ بھی ستون کے پیچھے سے نکل آئی۔ اس نے بھی سر سے پاؤں تک سیاہ لباس پہن رکھا تھا اور اس کی آنکھوں پر تاریک چشمہ تھا۔ برآمدے سے گزرتے ہوئے وہ سامنے راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی سہمی ہوئی بیوی بھی اس کے ساتھ چلنے لگی جبکہ مسلح مرد اور لڑکی انہیں ریوالور اور مشین گن کی زد میں لئے ان کے پیچھے آ رہے تھے۔

''ڈرائنگ روم کی طرف چلو''...... پیچھے آنے والے سیاہ پوش نے سرد لہجے میں کہا تو رہوڈا اور ایمی سائیڈ کی طرف مڑ گئے جہاں ایک ہال نما کمرہ تھا اور یہ کمرہ ڈرائنگ روم کے طرز پر قیمتی سامان سے سجا ہوا تھا۔ جیسے ہی رہوڈا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا وہ ایک بار پھر ٹھٹھک کر رہ گیا۔ سامنے چار کرسیاں پڑی تھیں جن پر اس کے چاروں بچے رسیوں سے جکڑے نظر آ رہے تھے۔ ان کے منہ

بھی بندھے ہوئے تھے۔ کمرے میں اور کوئی مسلح فرد نہیں تھا۔

''تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ اس طرح میرے بچوں کو یرغمال کیوں بنایا گیا ہے۔ بولو''...... رہوڈا نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

''سب کچھ ابھی تمہارے سامنے آ جائے گا۔ پہلے تم یہ ایک گولی کھاؤ''...... سیاہ پوش نے کہا اور لباس کی جیب سے ایک کیپسول نما گولی نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔

''گولی۔ کیا مطلب۔ کون سی گولی ہے یہ''...... رہوڈا نے چونک کر کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ زہر نہیں ہے۔ کھاؤ اسے''...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ میں کوئی گولی نہیں کھاؤں گا۔ دور رکھو اسے مجھ سے''...... رہوڈا نے غرا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جینی''...... سیاہ پوش نے اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس باس''...... لڑکی نے کہا۔

''اس کے ایک بچے کے سر میں گولی اتار دو۔ یہ دوسری بار بھی گولی کھانے سے انکار کرے تو اس کے دوسرے بچے کو بھی ہلاک کر دینا۔ جتنی بار یہ انکار کرے گا اس کے ایک ایک بچے اور پھر بیوی کو تم نے گولیاں مار دینی ہیں''...... سیاہ پوش نے سرد لہجے میں

کہا۔

"یس باس"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ریوالور لے کر کرسی پر بندھے ہوئے ایک بچے کی طرف بڑھ گئی اور اس نے ریوالور بچے کے سر سے لگا دیا۔

"رر۔ رر۔ رکو۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"...... رہوڈا نے بوکھلا کر چیختے ہوئے کہا۔

"میں کچھ نہیں کر رہا۔ میری ساتھی جینی تمہارے ایک بچے کو گولی مار رہی ہے اور بس"...... سیاہ پوش نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ فار گاڈ سیک ایسا مت کرو۔ ان معصوم بچوں پر رحم کرو۔ انہوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"...... رہوڈا نے کہا۔

"ان کی زندگی تم سے وابستہ ہے۔ اگر تم ہمارے احکامات پر عمل کرو گے تو تمہارے ساتھ یہ بھی زندہ رہیں گے۔ ورنہ......"

سیاہ پوش نے کرخت لہجے میں کہا تو رہوڈا کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ جس انداز میں اس سیاہ پوش نے بات کی تھی اس سے اسے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ واقعی ان کے رحم و کرم پر ہے۔ اس کے ایک انکار پر اس کے بیوی بچوں کی زندگی ختم ہو سکتی ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھایا تو سیاہ پوش نے کیپسول نما گولی اس کی ہتھیلی پر رکھ دی۔ یہ گولی سرخ رنگ کی تھی اور آگ کی طرح دہکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"آخر یہ گولی ہے کیا اور تم مجھے کیوں کھلانا چاہتے ہو۔ کیا ہو گا اس گولی کے کھانے سے"...... رہوڈا نے پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"کھاؤ اسے، تو تمہیں خود معلوم ہو جائے گا"...... سیاہ پوش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کوئی ڈرگ ہے"...... رہوڈا نے اسی انداز میں پوچھا۔

"ہو سکتا ہے۔ کھاؤ اسے ورنہ اس بار جینی تمہارے بیٹے کو گولی مارنے میں دیر نہیں لگائے گی...... سیاہ پوش نے کہا تو رہوڈا نے پہلے اپنے بچے اور پھر بیوی کی طرف دیکھا۔

"کھا لو۔ جب یہ کہہ رہا ہے کہ یہ زہر نہیں ہے تو تم کیوں ڈر رہے ہو۔ ان سے بحث مت کرو۔ ان لوگوں نے مجھے اور بچوں کو بھی یہ گولیاں کھلائی ہیں۔ ہمیں ابھی تک کچھ نہیں ہوا بس دماغ تھوڑا سویا سویا سا معلوم ہو رہا ہے اور کچھ بھی نہیں"...... رہوڈا کی بیوی ایلی نے کہا۔

"اوہ"...... رہوڈا کے منہ سے نکلا۔

"اس لئے تم بھی اسے کھا لو اور کھانے سے پہلے یقین کر لو کہ اس میں واقعی زہر نہیں ہے"...... سیاہ پوش نے کہا۔

"آخر تم یہ گولی مجھے کیوں کھلانا چاہتے ہو کیا مقصد ہے تمہارا بولو"...... رہوڈا کے لہجے میں شک شبے کی پرچھائیاں لرز رہی تھیں۔

"تمہارے ہر سوال کا جواب گولی کھانے کے بعد مل جائے گا

ورنہ گن سے نکلنے والی گولی سے تمہارا دل و دماغ ہمیشہ کے لئے تاریکی میں ڈوب جائے گا''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''ہونہہ''...... رہوڈا غرایا اور پھر اس نے پریشانی کے عالم میں سرخ گولی منہ میں رکھ لی۔

''نگل جاؤ اسے فوراً ورنہ زبان جلے گی تو تم بولنے کے بھی قابل نہیں رہو گے''...... سیاہ پوش نے کہا تو رہوڈا نے فوراً گولی نگل لی۔ اسے گولی کھاتے دیکھ کر سیاہ پوش لڑکی نے بچے کے سر سے ریوالور ہٹایا اور ریوالور لے کر کمرے کے ایک ایسے گوشے میں جا کھڑی ہوئی تھی جہاں سے وہ کمرے میں موجود ہر فرد اور دروازے اور دونوں کھڑکیوں کو گن کی زد میں رکھ سکے۔

''اب بولو کون ہو اور کیا چاہتے ہو''...... رہوڈا نے پوچھا۔

''اس سوال کا جواب ابھی تمہیں دوں گا مگر پہلے میں تمہیں ان گولیوں کے بارے میں بتا دوں جو تم نے اور تمہاری بیوی اور بچوں نے کھائی ہیں''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''چلو یہی بتا دو۔ کم از کم ایک الجھن تو کم ہو''...... رہوڈا نے سر جھٹک کر کہا۔

''یہ گولیاں نہیں بلکہ کیپسول ہیں جن کے اندر طاقتور مائیکرو بم چھپے ہوئے ہیں''...... سیاہ پوش نے انکشاف کرتے ہوئے کہا تو رہوڈا بری طرح سے اچھل پڑا۔ ایمی کے چہرے پر بھی خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے جیسے وہ پہلے ان کیپسولوں کے بارے میں کچھ

نہ جانتی تھی۔

''کیا۔ مائیکرو بم''...... رہوڈا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ہاں ایسے مائیکرو بم جو ریموٹ کنٹرولڈ ہیں جنہیں کئی کلو میٹر کے دائرے میں رہتے ہوئے ریموٹ کنٹرول کا ایک بٹن پریس کر کے بلاسٹ کیا جا سکتا ہے اور ان بموں کے بلاسٹ ہونے کا کیا نتیجہ نکلے گا اس کا تم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''مم۔مم۔ مگر تم نے یہ بم ہمیں کیوں کھلائے ہیں''...... رہوڈا نے ہکلاتے ہوئے کہا اب اس کے چہرے کا خوف ہزاروں گنا بڑھ چکا تھا۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ تھا مائیکرو بم کیپسولز کے بارے میں وہ بخوبی سمجھ سکتا تھا جو حلق میں اترتے ہی ان کے معدوں میں جا کر چپک گئے تھے اور انہیں بغیر آپریشن کے کسی بھی صورت میں ان کے معدے سے نہیں نکالا جا سکتا تھا۔

''تاکہ تمہیں اس بات کا یقین رہے کہ اگر ہم یہاں سے چلے بھی جائیں تو تم اور تمہارے بیوی بچے ہمارے رحم و کرم پر ہوں گے اور ہم جب چاہیں تم میں سے کسی ایک کو یا تم سب کو ایک ساتھ بھیانک موت دے سکتے ہیں''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''تم نے آخر ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا چاہتے ہو تم''...... رہوڈا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے دماغ پر چھپکلی سی سوار ہو گئی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان دونوں پر جھپٹ

پڑے اور اپنے ہاتھوں سے ان کی بوٹیاں اُڑا کر رکھ دے۔

"ہمیں تم سے چند معلومات درکار ہیں اور بس"...... سیاہ پوش نے کہا۔

"معلومات۔ کیسی معلومات"...... رہوڈا نے چونک کر کہا۔

"یہاں نہیں۔ اپنے بیوی بچوں کو یہیں رہنے دو اور میرے ساتھ کسی الگ کمرے میں چلو۔ ہم وہاں اطمینان سے بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ اب ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے"...... سیاہ پوش نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو رہوڈا چند لمحے اسے گھورتا رہا پھر اس نے سر جھٹک دیا۔

"ٹھیک ہے آؤ"...... رہوڈا نے کہا اور وہ سیاہ پوش کو لے کر ڈرائنگ روم سے نکلتا چلا گیا۔ اس نے سیاہ پوش لڑکی کو اشارہ کر دیا تھا کہ رہوڈا کے بیوی بچے اگر مزاحمت کریں تو وہ انہیں گولی مار سکتی ہے۔

رہوڈا، سیاہ پوش کو لے کر ایک کمرے میں آ گیا۔ یہ چھوٹا سا سٹنگ روم تھا۔ سیاہ پوش بڑے اطمینان بھرے انداز میں ایک صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ رہوڈا اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"گھورتے رہنے سے کچھ نہیں ہو گا رہوڈا۔ بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے میری بات سنو۔ اگر تم نے مجھ سے تعاون کیا تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ تمہاری بیوی اور

بچوں کو بھی کوئی گزند نہیں پہنچے گا اور ہم یہاں جس خاموشی سے آئے ہیں اسی خاموشی سے واپس چلے جائیں گے"...... سیاہ پوش نے کہا تو رہوڈا اسے گھورتا ہوا اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بولو۔ کیا معلومات چاہتے ہو تم"...... رہوڈا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر کارٹرس کے بارے میں چند معلومات درکار ہیں اور وہ تمہارے علاوہ اور کسی سے نہیں مل سکتیں"...... سیاہ پوش نے کہا تو رہوڈا بے اختیار چونک پڑا۔

"کون ڈاکٹر کارٹرس۔ میں کسی ڈاکٹر کارٹرس سے واقف نہیں ہوں۔ میں تو ایک ڈاکٹر کا معمولی سا سیکورٹی انچارج ہوں اور بس۔ اس ڈاکٹر کا نام ڈاکٹر کارٹرس نہیں ڈاکٹر جیمز ہے"...... رہوڈا نے منہ بنا کر کہا۔

"لگتا ہے تمہیں اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی زندگیوں سے کوئی پیار نہیں ہے"...... سیاہ پوش نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ میں واقعی ڈاکٹر کارٹرس کو نہیں جانتا"...... رہوڈا نے بوکھلا کر کہا۔

"پھر مجھے تم پر اور تمہارے بیوی بچوں پر رحم کرنے کا کوئی شوق نہیں۔ ادھر میں تمہیں گولی مارتا ہوں اور پھر دوسرے کمرے میں جا کر تمہارے بیوی بچوں کو بھی ہلاک کر دیتا ہوں"...... سیاہ پوش نے سرد لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے

مشین گن کا رخ رھوڈا کی جانب کر کے ٹریگر پر انگلی رکھ دی۔

''نہیں۔ نہیں۔ رکو۔ میں بتاتا ہوں''...... رھوڈا نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

''بولو۔ اب اگر تمہارے منہ سے ایک بھی غلط بات نکلی تو اپنے ساتھ ساتھ تم اپنے بیوی بچوں کے نقصان کے بھی خود ہی ذمہ دار ہو گے''...... سیاہ پوش نے کرخت لہجے میں کہا۔

میں ڈاکٹر کارٹرس کا سیکورٹی انچارج ہوں اور اس شعبے کے علاوہ اس کے کسی اور معاملے سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے''۔ رھوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تعلق تو تمہارا اور ڈاکٹر کارٹرس کا زبردست ہے۔ مگر ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''کیا کہنا چاہتے ہو''...... رھوڈا نے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ تم ڈاکٹر کارٹرس کو لڑکیاں اور شراب مہیا کرتے ہو۔ تمہارے بارے میں ہمارے پاس مکمل رپورٹ ہے کہ تم ڈاکٹر کارٹرس کا شوق پورا کرنے کے لئے کہاں کہاں سے لڑکیاں اغوا کر کے لاتے ہو''...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا تو رھوڈا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''میں نہیں جانتا کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو مگر یقین کرو کہ میں ڈاکٹر کارٹرس کے مشاغل کے بارے میں ایک بھی بات نہیں جانتا اور نہ ہی اس کی سرگرمیوں سے میرا تعلق ہے''...... رھوڈا نے کہا۔

''ہونہہ۔ کیا تم اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''یعنی''...... رھوڈا نے پوچھا۔

''یہی کہ تم جانتے ہو کہ ڈاکٹر کارٹرس ضروری کاغذات، اپنی ایجادات کے فارمولے اور اہم دستاویزات کہاں رکھتا ہے''۔ سیاہ پوش نے کہا۔

''نہیں تم میرا یقین کرو میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا''۔ رھوڈا نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اب بھی چاہتے ہو کہ واقعی تمہاری بیوی اور تمہارے چاروں بچوں کو باری باری ہلاک کر دیا جائے''...... سیاہ پوش نے غرا کر کہا۔

''کیا دھمکی دے رہے ہو''...... رھوڈا نے کہا۔

''میں دھمکی نہیں دیتا۔ جو کہتا ہوں اس پر عمل کرتا ہوں۔ تمہاری ضد تمہارے کسی بچے کی جان لے لے گی''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''ہونہہ۔ سادے کیپسول کھلا کر بم کا ڈراوا دے کر تم رھوڈا کو احمق نہیں بنا سکتے''...... رھوڈا نے کہا۔

''تو یہ بات ہے''...... سیاہ پوش نے کہا پھر اس نے کمرے میں نظر دوڑائی اور ایک کونے کی جانب بڑھ گیا پھر پلٹا اور اس نے کارنس پر پڑا ہوا ایک گلدان اٹھایا اور اسے لا کر کمرے کے فرش پر رکھ دیا۔ اس نے جیب سے ایک کیپسول نکال کر گلدان میں ڈال دیا

اور پیچھے ہٹ آیا۔

''تمہارے سامنے میں نے گلدان میں ویسا ہی کیپسول ڈالا ہے جیسا تمہارے بیوی بچوں کو اور تمہیں کھلایا ہے''...... سیاہ پوش نے کہا۔

''ہاں تو پھر''...... رہوڈا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''پھر یہ کہ تمہاری غلط فہمی دور کرنے کے لئے مجھے اس کا تجربہ تمہیں دکھانا پڑے گا''...... سیاہ پوش نے سرد لہجے میں کہا۔

''اچھا۔ تم اب بھی اس پر بضد ہو کہ ہمیں کھلائے جانے والے کیپسولوں میں مائیکرو بم تھے''...... رہوڈا نے کہا۔

''خود ہی یقین کر لو گے کہ کیپسولوں میں بم ہیں یا نہیں''۔ سیاہ پوش نے جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکالتے ہوئے غرا کر کہا۔ پھر اس نے باکس کا اوپری ڈھکنا ہٹا دیا۔ اندر کمپیوٹر نما چھوٹی سی مشین نظر آ رہی تھی۔ سیاہ پوش نے دو تین بٹن دبا دیئے فوراً ہی ننھی سی سکرین پر ایک نمبر ابھر آیا۔

''پیچھے ہٹ کر دیوار سے لگ جاؤ''...... سیاہ پوش نے ایک بٹن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور خود بھی تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ رہوڈا بھی کچھ سوچ کر پیچھے ہٹا اور ایک دیوار کے کونے سے جا لگا اور پھر اس سے پہلے کہ رہوڈا کچھ کہتا سیاہ پوش نے اچانک مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ فوراً ہی سکرین پر جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہلکے سے دھماکے کے ساتھ گلدان کے ٹکڑے کمرے کے فرش پر

بکھرتے چلے گئے۔

''اب کیا خیال ہے''...... سیاہ پوش نے رہوڈا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ گلدان کے ٹکڑے ہوتے دیکھ کر رہوڈا کا رنگ بدل گیا تھا اور اس کے چہرے پر زردی سی پھیل گئی تھی اور اب وہ سیاہ پوش کی جانب انتہائی خوف بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جس کے ہاتھ میں ریموٹ کنٹرولڈ مشین تھی۔ اگر وہ اس مشین سے ایک گلدان کے ٹکڑے اڑا سکتا تھا تو پھر جو کیپسول اس نے اور اس کے بیوی بچوں نے نگلے تھے ان کے بلاسٹ ہونے سے ان کا کیا انجام ہو سکتا تھا یہ رہوڈا کو سمجھ آ گیا تھا۔

عمران اور جولیا ایک گلی میں اس طرح کھڑے تھے کہ جیسے دونوں لورز ہوں اور ان کی بہت عرصے بعد ملاقات ہو رہی ہو۔ آس پاس سے گزرنے والے ان پر ایک نظر ڈالتے اور مسکراتے ہوئے آگے بڑھ جاتے تھے ابھی تک کسی نے ان سے تعرض نہیں کیا تھا کہ وہ دونوں وہاں کیوں کھڑے ہیں۔

بظاہر وہ وہاں کھڑے ایک دوسرے سے گپیں ہانک رہے تھے مگر حقیقتاً وہ سڑک کے ساتھ ایک پتلی گلی کے کنارے پر واقع ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کی نگرانی کر رہے تھے اور جائزہ لے رہے تھے کہ اس کے ارد گرد کس قسم کا ماحول ہے حفاظتی انتظامات کیسے ہیں۔ ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کے گیٹ پر دو مسلح گارڈ کے علاوہ انہیں اور کوئی گارڈ کہیں نظر نہیں آیا تھا۔

''کیا گیٹ پر موجود گارڈز کے علاوہ اور کوئی گارڈ لاکرز کی حفاظت کے لئے یہاں نہیں ہے''...... جولیا نے سرگوشی کرتے

ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بظاہر ایسا ہی لگ رہا ہے''...... عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

''مگر ایسا ہونا ناممکن ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ممکن ہے کہ ان دو گارڈز کے علاوہ الیکٹرانک اور سائنسی آلات سے حفاظت کی جاتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں یہ ممکن ہے۔ مگر رہوڈا نے ہمیں ایسے کسی آلے یا حفاظتی نظام کے بارے میں نہیں بتایا تھا''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں رہوڈا کی باتوں پر بھروسہ نہیں کرنا۔ وہ ڈینجر ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ ہے۔ اس کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے۔ اس سے وہ خوفزدہ تو ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود اس پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے ہمیں صحیح معلومات فراہم کی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یہی میں کہنے والی تھی۔ وہ کٹر یہودی ہے۔ یہودیوں پر بھروسہ کرنے والا دنیا کا سب سے بڑا احمق ہی ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے اسے ڈاج دینے کے لئے اسے اور اس کے بیوی بچوں کو نقلی کیپسول کھلائے تھے۔ اس کے سامنے صرف ایک اصل کیپسول کا تجربہ کیا تھا جس سے وہ قدرے خوفزدہ ہو گیا تھا اور اس نے زبان کھول دی تھی۔ اس کے لب و لہجے سے تو لگ رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے لیکن پھر بھی میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس کی

کہی ہوئی ہر بات سچ ہو۔ ٹاپ سیکرٹ فائل کی دو کاپیاں بنائی گئی ہیں۔ اصل فائل ڈینجر ایجنسی کے فرسٹ چیف کے پاس ہے جبکہ اس کی نقل ڈاکٹر کارٹرس نے رہوڈا کے کہنے کے مطابق اس کمپنی کے خفیہ لاکر میں رکھی ہوئی ہے جس کے بارے میں ڈینجر ایجنسی کا فرسٹ چیف بھی نہیں جانتا اور اسی نظریئے کے تحت میں نے رہوڈا کے لئے یہ سارا ڈرامہ رچایا تھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا رچایا ہوا ڈرامہ کارآمد ہوتا ہے یا نہیں اگر ہو گیا اور ہمیں یہاں سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی مل گئی تو ہم یہاں سے اسے لے کر خاموشی سے چلے جائیں گے ورنہ پھر دوبارہ اصل کارروائی ڈینجر ایجنسی کے فرسٹ چیف کے خلاف کرنا پڑے گی جس میں کافی مشکلات پیش آ سکتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا سوچا ہے تم نے''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں سوچ رہا ہوں کہ یہ مہم آج ہی سر کیوں نہ کر لی جائے''...... عمران نے کہا۔

''کیا گیٹ سے ڈائریکٹ اندر جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں''...... عمران نے انکار میں سر ہلایا۔

''پھر''...... جولیا نے پوچھا۔

''ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کی عمارت کے برابر والی عمارت اس سے ایک منزلہ اونچی ہے اور ہم اس سے بآسانی اس کمپنی کی عمارت کی چھت پر اتر سکتے ہیں''...... عمران نے بتایا۔

''ساتھ والی عمارت بھی کمرشل معلوم ہوتی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''شاید نہیں یقیناً۔ اس عمارت میں سارے ہی دفاتر ہیں اور ایک فلور رہائشی فلیٹوں کا بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر چلو۔ کام شروع کرتے ہیں''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں چلو''...... عمران نے کہا اور وہ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے گلی سے باہر نکل کر ایک جانب بڑھنے لگے۔ کچھ دور چلنے کے بعد عمران نے ایک سپر اسٹور سے مقامی طور پر تیار کی جانے والی قیمتی شراب کی ایک بوتل خریدی اور سڑک عبور کر کے اسی سمت آ گیا جس طرف ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کی عمارت تھی۔ وہ اس عمارت کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گئے۔ دوسری عمارت کا دروازہ عقبی طرف تھا۔ وہ اسی طرف چلے آئے۔

عمارت کا بڑا گیٹ بند تھا صرف ذیلی دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ عمران، جولیا کو بڑبڑانے والے انداز میں کچھ سمجھانے لگا پھر وہ عمارت کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئے۔ عمران نے سڑک کا جائزہ لیا وہاں دور تک کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا اور احتیاط کے ساتھ گیٹ کی جھری سے اندر جھانکنے لگا۔ اندر گیٹ سے دس بارہ فٹ کے فاصلے پر کرسیاں پڑی ہوئی تھیں اور ان پر دو چوکیدار نما آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان کے سامنے میز پر شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی جو آدھی سے زیادہ خالی دکھائی دے رہی تھی۔ دونوں کے

ہاتھوں میں شراب کے گلاس تھے جسے وہ گھونٹ گھونٹ پی رہے تھے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سر ہلایا اور جولیا کو اشارے سے قریب بلا لیا۔ جولیا آئی اور دونوں گیٹ سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے زمین سے ایک پتھر اٹھایا اور اسے گیٹ کی طرف اچھال دیا۔ گیٹ پر پتھر کے ٹکرانے سے تیز آواز پیدا ہوئی۔ اس طرح پیدا ہونے والی آواز نے اندر موجود دونوں چوکیداروں کو چونکا دیا تھا۔ عمران کا سارا دھیان اندر ہی کی جانب تھا جیسے ہی اس نے قریب آتے قدموں کی آواز سنی بلند لہجے میں بولنے لگا۔

"اب کیا ہوا ڈیئر"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"میں تھک گئی ہوں"...... جولیا نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ اتنی جلدی تھک گئی۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ ہوٹل میں کمرہ لے لیتے ہیں مگر تم ہو کہ انکار ہی کئے جاتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم جانتے ہو کہ ڈیڈی نے ہوٹلوں پر پہرے بٹھا رکھے ہیں۔ اگر میں تمہارے ساتھ کسی ہوٹل میں گئی تو ڈیڈی کے جاسوس اس بات کی اطلاع فوراً ڈیڈی کو دے دیں گے۔ اس کے بعد ڈیڈی کو مجھ تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی اور تم جانتے ہو کہ میں ڈیڈی سے کتنا ڈرتی ہوں۔ انہوں نے اس بار مجھے تمہارے ساتھ دیکھ لیا تو وہ مجھے فوراً گولی مار دیں گے اور زندہ تم بھی نہیں بچو گے

کیونکہ ڈیڈی تمہیں پسند نہیں کرتے"...... جولیا نے کہا۔

"پھر بتاؤ اب کیا کریں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں پتہ تمہارے کہنے پر گھر سے دور پیدل یہاں تک آ گئی ہوں لیکن زیادہ سے زیادہ ایک بجے تک واپس چلی جاؤں گی کیونکہ ڈیڈی ایک بجے گھر پہنچ جاتے ہیں اور انہوں نے مجھے گھر نہ دیکھا تو واویلا مچا دیں گے اور پھر ان کے جاسوس فوراً میری تلاش میں نکل کھڑے ہوں گے"...... جولیا نے جان بوجھ کر انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"تو پھر اب تم ہی بتاؤ میں کیا کروں"...... عمران نے جیسے بے بسی کے انداز میں کہا۔

"اس بوتل کو سڑک پر پھینک دو اور واپس چلو"...... جولیا نے بگڑے ہوئے موڈ سے کہا۔

"لگتا ہے اب تم واقعی ناراض ہو گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیوں کیا مجھے ناراض نہیں ہونا چاہئے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اب اس میں میرا کیا قصور ہے۔ ہم باتوں باتوں میں نجانے کہاں سے کہاں نکل آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا قصور نہیں تو پھر کس کا ہے۔ اگر فلیٹ خالی نہیں تھا تو مجھے اپنے پاس کیوں بلایا تھا"...... جولیا نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب تمہیں کال کی تھی اس وقت میں فلیٹ میں تنہا تھا۔ ممی کسی کام سے باہر گئی ہوئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ وہ شام کو لوٹیں گی لیکن پھر نجانے وہ اچانک جلدی کیوں آ گئیں۔ جس طرح تمہارے ڈیڈی مجھے پسند نہیں کرتے اسی طرح میری ممی بھی تو تمہیں دیکھ کر بگڑ جاتی ہیں پھر میرا بھی دانہ پانی بند ہو جاتا ہے اس لئے میں تمہیں فلیٹ میں کیسے لے جا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

ابھی تک گیٹ نہیں کھلا تھا۔ عمارت کے دونوں چوکیداروں میں سے کوئی باہر نہیں آیا تھا وہ شاید گیٹ کے پاس رک گئے تھے اور ان دونوں کی باتیں غور سے سن رہے تھے۔

"پھر اب میں کیا کروں"...... جولیا نے کہا۔

"میں تو کہتا ہوں کہ کسی ہوٹل میں ہی چلتے ہیں۔ کوشش کریں گے کہ ہم تمہارے ڈیڈی کے جاسوسوں سے بچ جائیں"...... عمران نے خوشامدانہ انداز میں کہا۔

"نہیں اور آج کے بعد تم مجھے کال بھی نہیں کرو گے سمجھے۔ اب چلو واپس بس"...... جولیا نے سختی سے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

"ناراض نہ ہو ڈیئر ابھی ایک بجنے میں بہت دیر ہے مجھے سوچنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں یہاں مہنگے داموں ہی کوئی ٹھکانہ مل جائے اور ہم بیٹھ کر دل کی باتیں کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"سوچنے کی بجائے بہتر ہے کہ شراب کی بوتل سڑک پر پھینکو اور میری نظروں سے دور ہو جاؤ"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں یہ شراب بہت قیمتی ہے میں اسے نہیں پھینک سکتا اور نہ ہی تمہیں چھوڑ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو میں خود چلی جاتی ہوں"...... جولیا نے کہا پھر وہ آگے بڑھنے لگی۔

"ٹھہرو"...... ڈیلی دروازہ کھول کر کسی نے کہا تھا۔

"کک۔ کون"...... عمران نے بظاہر خوفزدہ لہجے میں پوچھا۔

"ڈرو مت"...... ڈیلی دروازے سے باہر آنے والے ایک چوکیدار نے کہا۔

"ہم ڈر نہیں رہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور کیا۔ ہم چور نہیں ہیں جو کسی سے ڈریں گے"۔ عمران نے بھی سخت لہجے میں کہا۔

"ہم نے تم دونوں کی ساری باتیں سن لی ہیں"...... چوکیدار نے ان کی طرف چمکدار آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عمران اور جولیا کی بجائے عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی قیمتی شراب کی بوتل پر جمی ہوئی تھیں اور وہ بوتل کی جانب حرص بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ کون سی باتیں"...... عمران نے ہکلا کر کہا۔

"تم لوگوں کو وقت گزارنے کے لئے محفوظ جگہ کی ضرورت ہے نا۔ بولو"...... چوکیدار نے پوچھا۔

''ہاں مگر تم کیا کر سکتے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''بہت کچھ۔ آؤ اندر آ جاؤ''...... چوکیدار نے کہا۔

''اندر۔ کیا خیال ہے''...... عمران نے پہلے اندر کا لفظ دوہرایا پھر جولیا سے پوچھا۔

''چلو۔ لارڈ میڈولا کی بیٹی کسی سے نہیں ڈرتی چلو اندر دیکھیں یہ کیا کہتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا۔ کیا تم لوسی میڈولا ہو۔ لارڈ میڈولا کی بیٹی''...... چوکیدار نے چونک کر اور حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اگر تم ہمیں تھوڑی دیر کی تنہائی دے دو تو میں تمہیں ایک گھنٹے کے پانچ سو ڈالر دے سکتی ہوں''...... جولیا نے کہا تو چوکیدار کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ اسی لمحے دوسرا چوکیدار بھی باہر نکل آیا۔

''اور یہ بوتل بھی تمہاری۔ ہمیں چونکہ تھوڑی دیر رکنا ہے اس لئے ہم نے شراب پی تو پھر ہم جس حالت میں ہوں گے اس حالت میں ہمارے لئے گھروں میں داخل ہونا ناممکن ہو جائے گا''۔ عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا تو دونوں چوکیدار ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن ہم تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ دے سکتے ہیں۔ ایک گھنٹے کے لئے تم ایک کمرے میں جا کر جتنی مرضی باتیں کرو لیکن ایک گھنٹے کے بعد تمہیں کمرہ چھوڑنا ہو گا کیونکہ اس

کے بعد مالک آ جاتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ مالک تم دونوں کو یہاں دیکھیں''...... ایک چوکیدار نے عمران سے بوتل لیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں منظور ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو آ جاؤ''...... دوسرے چوکیدار نے کہا تو وہ ان کے ہمراہ اندر داخل ہو گئے۔ چوکیدار نے ذیلی دروازہ اندر سے بند کر دیا۔

''ہمارا انعام''...... ایک چوکیدار نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے ہینڈ بیگ کھولا اور اس میں سے تین سو ڈالر نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے۔

''تم نے پانچ سو دینے کا کہا تھا''...... چوکیدار نے کہا۔

''باقی دو سو واپسی پر''...... جولیا نے کہا۔

''یہ صرف اس کے لئے ہیں۔ یا ہم دونوں کے لئے''۔ دوسرے چوکیدار نے پوچھا۔ جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورا اور اسے بھی تین سو ڈالر نکال کر دے دیئے۔ تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''تمہیں بھی باقی دو سو بعد میں دوں گی''...... جولیا نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تھینک یو۔ آپ لوگ بے فکر ہو کر اوپر چلے جائیں''۔ چوکیدار نے جھپٹنے کے انداز میں نوٹ لیتے ہوئے کہا۔

''یہ چابی لیں۔ دوسری منزل پر نمبر دو سو سترہ ہے۔ وہ

ایئر کنڈیشنڈ آفس ہے"...... دوسرے نے چابیوں کے گچھے میں سے ایک چابی نکال کر عمران کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اب تو ہم واقعی سکون سے سو سکیں گے"...... عمران نے چابیاں لیتے ہوئے کہا۔

"سو سکیں گے۔ کیا مطلب۔ کیا تم دونوں یہاں آرام کرنے آئے ہو"...... ایک چوکیدار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں انعام مل گیا ہے نا۔ اب ہم اوپر جا کر آرام کریں یا ایک دوسرے سے لڑنا شروع کر دیں تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے"...... جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسرے چوکیدار نے کہا۔

"آیئے میں آپ کو دوسری منزل تک لے چلتا ہوں"۔ پہلے چوکیدار نے ان دونوں سے کہا۔

"تم نے دو سو سترہ نمبر بتایا ہے نا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... چوکیدار نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ہم چلے جائیں گے تم شراب سے دل بہلاؤ۔ چلو ڈیئر"۔ عمران نے جولیا کے بولنے سے پہلے کہا۔

"چلو"...... جولیا نے کہا اور وہ زینے طے کرنے لگے دوسری منزل پر پہنچ کر عمران دو سو سترہ نمبر کے سامنے رک گیا۔

"کیا اندر چلنے کا ارادہ ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"وقت کیوں ضائع کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ جب وہ تصدیق کے لئے آئیں تو ہمیں واقعی اس کمرے کے اندر پائیں"...... عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو جولیا خاموش ہو گئی وہ عمران کی بات سمجھ گئی تھی پھر وہ کمرے میں داخل ہو گئے۔ عمران نے دروازہ لاک کر کے اندر سے بولٹ لگا دیا۔ پھر وہ دروازے کے سامنے صوفے پر اس طرح بیٹھ گئے کہ کی ہول سے دیکھنے والے کو وہ ایک دوسرے کے پاس بیٹھے باتیں کرتے دکھائی دیں۔

"اب ان کا انتظار کرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ اس کے بعد شاید وہ صبح تک ہماری خبر لینے کے قابل بھی نہیں رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے کہا وہ کچھ نہیں سمجھی تھی۔

"مطلب یہ کہ وہ اس بات کی تصدیق کرنے کے بعد کہ ہم یہاں موجود ہیں نیچے جا کر شراب نوشی میں مصروف ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"شراب کی ایک بوتل دو آدمیوں کو گھنٹے دو گھنٹے سے زیادہ نشے میں نہیں رکھ سکے گی"۔ جولیا نے کہا۔ جواب میں عمران کچھ کہنا چاہتا تھا کہ چونک کر خاموش ہو گیا۔ راہداری سے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی دبے قدموں چل رہا ہوں۔

"وہ ہمیں چیک کرنے آ رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور وہ

دونوں ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے۔ ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے یوں بن گئے جیسے کسی نے اچانک جادو کی چھڑی گھما دی ہو اور وہ وہیں پتھروں کے بتوں میں تبدیل ہو گئے ہوں اور وہ بھی اس حالت میں کہ پلکیں جھپکائے بغیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں۔ چند لمحوں کے بعد واپس جاتے قدموں کی چاپ ابھری اور عمران بے آواز مگر بڑی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف جھپٹا پھر اسی تیزی سے اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ وہ بس زینے کی جانب مڑتے ہوئے چوکیدار کی ایک ہی جھلک دیکھ سکا تھا اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی اس نے کمرے کے اندر کی جانب رخ کیا۔

"آؤ جلدی کرو"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور دروازے کی طرف لپکی۔ وہ دونوں باہر آئے عمران نے دروازہ لاک کیا اور وہ تیزی سے زینوں کی جانب بڑھنے لگے۔ زینے تیزی سے طے کرتے ہوئے وہ چھت پر پہنچے۔ عمران نے چھت پر پہنچ کر جائزہ لیا پھر مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ پتلون سے باہر نکالی اور کمر سے لپٹی ہوئی نائیلون کی باریک مگر مضبوط ڈوری کھولنے لگا۔ ڈوری میں مخصوص قسم کی گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ یہ ایسی گرہیں تھیں کہ ان کی مدد سے آسانی سے چڑھا اور اترا جا سکتا تھا عمران نے ڈوری کا ایک سرا سائیڈ پر موجود ایک ستون سے باندھ دیا۔ پھر جھٹکا دے کر اس کی مضبوطی کا اندازہ

لگایا اور تیزی سے منڈیر کی جانب بڑھا۔ منڈیر کی دیوار سے اس نے رسی دوسری جانب لٹکائی۔

"میں جا رہا ہوں تم یہاں رہ کر اردگرد نظر رکھو گی"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"مگر......" جولیا نے کہنا چاہا۔

"بحث کی ضرورت نہیں۔ وقت بہت کم ہے اور کام بہت زیادہ، واپسی میں تم یہاں رہ کر مجھے کور دے سکو گی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے سر ہلایا۔

"اس کے علاوہ خطرہ محسوس کرو تو ہر آنے والے کو بے دریغ گولی سے اڑاتی رہنا اور ہاں رسٹ واچ ٹرانسمیٹر آن رکھنا تاکہ مجھ سے تمہارا رابطہ رہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس جگہ سے تم ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کے گیٹ کے سامنے والی دونوں سڑکوں کی نگرانی کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں دیکھ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ اس لئے بتا رہا ہوں کہ اگر کوئی خطرہ ہوا یا پولیس نے ریڈ کیا تو وہ انہی دوسمتوں سے آئیں گے اور تم ان کو دیکھنے کے بعد مجھے ٹرانسمیٹر پر مطلع کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گئی۔ اب تم بے فکر ہو کر جاؤ میں تمہیں کور دینے کے لئے چوکنا رہوں گی"...... جولیا نے لباس کی اندرونی

جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسی پکڑ کر دیوار پر چڑھا اور دوسری جانب اترتا چلا گیا۔ جولیا اسے نیچے اترتا دیکھتی رہی اس کے دیکھتے ہی دیکھتے عمران ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کی چھت پر اترا اور جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا زینوں کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

عمران زینوں کے دروازے کے پاس رک گیا۔ جولیا کی نظریں اسی پر مرکوز تھیں۔ چند لمحے عمران وہاں نظر آتا رہا۔ وہ نجانے دروازے کے ساتھ کیا کر رہا تھا پھر جولیا نے اچانک زینوں کا دروازہ کھلتے اور عمران کو اس میں غائب ہوتے دیکھا تو وہ طویل سانس لے کر مڑ گئی۔ ایک نظر اس نے اسی عمارت کے زینوں والے دروازے پر ڈالی پھر کچھ سوچ کر آگے بڑھی اور دروازہ بند کر کے لاک لگا دیا اور پھر پلٹی اور رسی کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر اس نے ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کے مین گیٹ والی سڑک کی دونوں سمتوں کا جائزہ لیا اور وہاں ادھر ادھر ٹہلنے لگی۔ اس کا ذہن عمران ہی کے بارے میں سوچ رہا تھا عمران جو پاکیشیا کا سپوت تھا اور وہ اپنے وطن اور اپنی قوم کے لئے اپنی زندگی پر کھیل جاتا تھا۔ اس وقت بھی اس نے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔

یہ اسرائیل کا دارالحکومت تل ابیب تھا۔ تل ابیب جہاں صرف درندے بستے تھے وہ درندے جو درندگانہ فیصلے کرتے تھے اور وہ درندے جو ان فیصلوں پر عمل کراتے تھے۔ عمران ان درندوں کے

بھٹ میں آ گھسا تھا اور ان کے جبڑوں کو چیر کر اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے زندگی داؤ پر لگا دی تھی۔ جولیا سوچتی رہی اور وقت گزرتا رہا مگر اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ اپنے اردگرد سے بھی غافل ہو گئی تھی نہیں وہ پوری طرح چوکنا تھی۔ چوکنا نہ ہوتی تو ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی والی سڑک پر دور نظر آنے والی جلتی بجھتی سرخ لائٹس کو دیکھ کر چونک نہ پڑتی۔ وہ ایک نہیں کئی لائٹس تھیں جو سائرن بجاتی ہوئیں قطار در قطار اور اسی جانب بڑھتی چلی آ رہی تھیں۔

"پولیس"...... جولیا کے ذہن میں ایک ہی لفظ ابھرا تھا خطرہ سر پر پہنچ گیا تھا وہ تیزی سے پیچھے ہٹی اور ریسٹ واچ کی جانب متوجہ ہو گئی اور عمران کو پولیس کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

ڈاکٹر کارٹرس اپنی خواب گاہ میں موجود تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور الجھن کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔ کمرے میں زیرو پاور کا بلب جل رہا تھا اور رات زیادہ ہونے کے باوجود ابھی نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور دکھائی دے رہی تھی۔ وہ ٹہلتا ہوا بار بار رک کر دائیں طرف دیوار پر لگے ہوئے دیوار گیر کلاک کی طرف دیکھتا اور پھر ہونٹ چباتے ہوئے ادھر ادھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔

اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی کا بے تابی سے انتظار ہو۔ اچانک کمرے میں ہلکی سی بیپ کی آواز ابھری اور ڈاکٹر کارٹرس اس بری طرح سے اچھل پڑا جیسے اچانک اس کے قدموں کے قریب ہینڈ گرنیڈ پھٹ پڑا ہو۔ بیپ کی آواز پھر سنائی دی اور وہ تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دیوار میں نصب وارڈ روب کھول کر اس نے خفیہ خانے میں ہاتھ ڈالا اور ایک جدید ساخت کا

ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اس ٹرانسمیٹر پر نہ صرف سرخ رنگ کا بلب سپارک ہو رہا تھا بلکہ بیپ کی آواز بھی اسی سے آ رہی تھی۔ ڈاکٹر کارٹرس نے فوراً ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے نہ صرف بیپ کی آواز آنا بند ہو گئی بلکہ اس پر جلتا بجھتا سرخ بلب بھی بجھ گیا اور اس کی جگہ سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیرڈ بول رہا ہوں۔ ہیلو۔ اوور"...... ایک اور بٹن پریس ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے رہوڈا کے نائب کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سیکنڈ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ڈاکٹر کارٹرس نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف۔ کیا آپ کچھ دیر کے لئے کنٹرول روم میں آ سکتے ہیں۔ اوور"...... جیرڈ نے کہا۔

"کنٹرول روم میں۔ کیوں کوئی خاص بات ہے۔ اوور"۔ ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"یس چیف۔ ماسٹر لاکرز سسٹم سے مجھے ریڈ کاشن مل رہا ہے۔ اوور"...... جیرڈ نے کہا تو ڈاکٹر کارٹرس بری طرح سے اچھل پڑا۔

"ریڈ کاشن۔ ماسٹر لاکرز سے۔ کیا مطلب۔ اوور"...... ڈاکٹر کارٹرس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی نے ماسٹر لاکرز میں داخل ہونے کی کوشش کی ہے۔ آپ یہاں آ جائیں۔ میں ماسٹر کمپیوٹر آن کر رہا ہوں۔ آپ کے آنے تک سارا سسٹم ایکٹیو ہو جائے گا اور اس

بات کا علم ہو جائے گا کہ وہاں کون ہے''...... جیفرڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم جلد سے جلد ماسٹر کمپیوٹر کو ایکٹیو کرو۔ آخر وہاں جانے والا کون ہو سکتا ہے۔ اوور''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... جیفرڈ نے کہا اور ڈاکٹر کارٹرس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

''یہ کیا چکر ہے۔ ماسٹر لاکرز میں کون داخل ہوا ہو گا۔ وہاں تو میرا اسپیشل لاکر ہے۔ کیا وہاں میرے سیکرٹ لاکر کو چیک کرنے کے لئے کسی نے نقب لگائی ہے یا کوئی اور معاملہ ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر بیڈ کی سائیڈ پر رکھا ہوا انٹر کام کا بٹن پریس کیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے فوراً اس کی لیڈی سیکرٹری کی آواز سنائی دی جو اس عمارت میں نائٹ شفٹ پر تھی۔

''کیتھی۔ ڈابکر کہاں ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے پوچھا۔

''ڈابکر۔ وہ باہر لان میں موجود سیکورٹی گارڈز کے ساتھ ہے چیف''...... کیتھی نے جواب دیا۔

''اسے فوراً بلاؤ''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''کیوں کیا ہوا چیف۔ آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں۔ سب خیریت تو ہے''...... کیتھی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''بہت برا ہوا ہے کیتھی۔ بہت برا''...... ڈاکٹر کارٹرس نے بڑی

بے چینی اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہوا کیا ہے چیف''...... کیتھی نے پوچھا۔

''ماسٹر لاکرز میں گڑ بڑ ہو رہی ہے۔ شاید کوئی میرے سپیشل لاکر کو کھولنے کی کوشش کر رہا ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے پریشانی کے عالم میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر لاکرز۔ میں کچھ سمجھی نہیں چیف اور یہاں آپ کی رہائش گاہ میں ایسا کوئی لاکر نہیں ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''تم نہیں سمجھو گی۔ نانسنس۔ تم ڈابکر سے کہو کہ وہ گاڑی تیار کرے میں آ رہا ہوں اور ہاں تمہیں بھی میرے ساتھ چلنا ہے۔ تم گاڑی کے پاس رکو میں بس تیار ہو کر آ رہا ہوں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن''...... کیتھی نے کہنا چاہا۔

''شٹ اپ یو نانسنس۔ جتنا کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو ورنہ میں ابھی آ کر تمہیں شوٹ کر دوں گا۔ نانسنس''...... ڈاکٹر کارٹرس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے انٹر کام بند کر دیا۔ انٹر کام کے ساتھ ایک فون سیٹ پڑا ہوا تھا۔ ڈاکٹر کارٹرس نے کچھ سوچا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ ڈی ایجنسی''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"سیکنڈ چیف کارٹرس بول رہا ہوں۔ فرسٹ چیف سے بات کراؤ۔ فوراً"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غرا کر کہا۔

"اوہ۔ لیکن چیف تو بیڈ روم میں ہیں۔ کیا انہیں اس وقت جگانا مناسب ہوگا"...... دوسری طرف سے کرنل رابرٹ کے سیکرٹری نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"میں ڈینجر ایجنسی کا سیکنڈ چیف ہوں نانسنس۔ میں کسی بھی وقت کرنل رابرٹ سے بات کرسکتا ہوں۔ ایمرجنسی ہے۔ میری اس سے فوراً بات کراؤ"...... ڈاکٹر کارٹرس نے حلق پھاڑ کر دھاڑتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔ ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں ابھی آپ کی چیف سے بات کراتا ہوں"...... سیکرٹری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس۔ کرنل رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور میں کرنل رابرٹ کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر کارٹرس بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے فوراً کہا۔

"رات کے دو بج رہے ہیں ڈاکٹر۔ اس وقت تمہیں میری کیا ضرورت پیش آ گئی جو تم نے ایمرجنسی کال کی ہے"...... دوسری طرف سے کرنل رابرٹ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹرز لاکرز میں کسی نے گھسنے کی کوشش کی ہے کرنل رابرٹ۔ تمہارا آفس وہاں سے زیادہ نزدیک ہے۔ فوری طور پر کسی گروپ کو

وہاں بھیجو اور ساری عمارت کا گھیراؤ کر لو جلدی"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ کون ہیں وہ لوگ"...... کرنل رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ آپ فوراً مسلح گروپ وہاں بھیجیں میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں۔ فوراً کا مطلب ہے فوراً۔ ایک لمحے کی دیر بھی قومی سلامتی کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے"۔ ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں بھی مسلح گروپ کے ساتھ پہنچ رہا ہوں۔ لیکن اگر آپ تفصیل بتا دیتے تو زیادہ مناسب ہوتا"۔ کرنل رابرٹ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ سب باتیں بعد میں بھی کی جا سکتی ہیں کرنل رابرٹ پہلے آپ گروپ لے کر وہاں پہنچیں۔ ہری اپ"...... ڈاکٹر کارٹرس نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے کرنل رابرٹ کا جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ رسیور رکھ کر وہ تیزی سے ملحقہ ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ تیار ہو کر باہر آ گیا۔ اس کی ایک جیب خاصی پھولی ہوئی تھی جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے جیب میں بھاری ریوالور رکھا ہے۔ وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ برآمدے سے ہوتا ہوا وہ لان میں آیا تو سفید لباس میں ڈرائیور مستعد کھڑا تھا۔ سامنے سفید رنگ کی جدید ماڈل کی تیز رفتار کار تھی۔ ڈاکٹر کارٹرس

کچھ کہے بغیر کار کا عقبی دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی ڈرائیور بھی کار میں بیٹھ گیا۔ کار کے پاس ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی جو اس کی نائٹ شفٹ کی پرسنل سیکرٹری کیتی تھی۔

''کہاں جانا ہے سر''...... ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

''ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کی طرف چلو۔ جلدی''...... ڈاکٹر کارٹرس نے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ڈرائیور سے کہا۔ کیتی اس کے برابر آ بیٹھی تھی۔

''یس سر''...... ڈرائیور نے کہا اور گاڑی حرکت میں آ گئی۔

''جس قدر تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کر سکتے ہو کرو۔ ہمیں جلد سے جلد وہاں پہنچنا ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے مضطربانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... ڈرائیور نے کہا اور رفتار بڑھاتا چلا گیا۔

''ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی سے ہمارا کیا تعلق چیف''...... کیتی نے پوچھا۔

''وہاں میرا ایک لاکر ہے اور کسی نے ماسٹر لاکرز روم میں نقب لگائی ہے۔ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں وہ میرا پرسنل لاکر نہ توڑ رہا ہو''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''اوہ۔ اس میں کیا ہے سر۔ قیمتی اشیاء یا اہم ترین کاغذات اور فائلیں''...... کیتی نے پوچھا۔

''تمہاری دوسری بات صحیح ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''مگر آپ نے کبھی مجھ سے اس کا تذکرہ نہیں کیا سر''۔ کیتی نے کہا۔

''میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کمپنی میں میرے نام پر کوئی لاکر ہے اور اس لاکر میں میں نے اہم ترین کاغذات رکھے ہوئے ہیں جو اگر غلط ہاتھوں میں آ گئے تو ملک و قوم کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''مگر......'' کیتی نے کچھ کہنا چاہا تھا۔

''کاغذات محفوظ رکھنے اور رازداری کے خیال سے ایسا کیا گیا تھا نانسنس۔ اس لاکر میں اصل کاغذات نہیں۔ کاپیاں ہیں لیکن کاپیاں بھی اصل کے مطابق ہیں جن کا محفوظ رہنا ضروری ہے۔ سمجھی تم''...... ڈاکٹر کارٹرس نے غرا کر کہا۔

''اگر ماسٹر لاکرز کے بارے میں آپ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا تو پھر کوئی وہاں جا کر آپ کا لاکر کیوں کھولے گا چیف اسے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہاں آپ کا سپیشل لاکر موجود ہے جس میں اہم دستاویزات یا فائلیں ہیں''...... کیتی نے کہا۔

''خاموش رہو۔ تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتی''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کرخت لہجے میں کہا تو کیتی سہم کر خاموش ہو گئی۔

''تم کار اس قدر آہستہ کیوں چلا رہے ہو نانسنس۔ رات کا وقت ہے خالی سڑکیں ہیں۔ تیز چلاؤ۔ ہمیں پانچ منٹ میں وہاں پہنچنا ہے نانسنس''...... ڈاکٹر کارٹرس نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر

کہا جس کا نام ڈاکبر تھا۔

"یس چیف"...... ڈاکبر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار میں مزید اضافہ کرنا شروع کر دیا۔ رات کے وقت واقعی سڑکیں ویران تھیں۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھیں۔ کہیں کوئی ایک آدھ گاڑی دکھائی دے جاتی تھی۔

"ہونہہ۔ جیفرڈ نے مجھے کنٹرول روم میں بلایا تھا اور میں پریشانی کے عالم میں وہاں جانا ہی بھول گیا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے چونک کر کہا۔

"تو کیا واپس رہائش گاہ چلیں جناب"...... ڈاکبر نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کیتھی تم جیفرڈ سے رابطہ کرو۔ فوراً"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے ہینڈ بیگ سے جدید ساخت کا سیل فون نکالا اور تیزی سے رہائش گاہ کے کنٹرول روم کے سیکنڈ انچارج جیفرڈ سے رابطہ ملانے لگی۔

"جیفرڈ بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی جیفرڈ کی آواز سنائی دی۔

"کیتھی بول رہی ہوں جیفرڈ"...... کیتھی نے کہا۔

"کیوں فون کیا ہے اور چیف کہاں ہیں"...... جیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف میرے ساتھ ہیں اور ہم ڈاکبر کے ساتھ باہر جا رہے

ہیں۔ یہ لو چیف تم سے بات کریں گے"...... کیتھی نے کہا اور پھر اس نے سیل فون ڈاکٹر کارٹرس کی طرف بڑھا دیا۔

"ڈاکٹر کارٹرس بول رہا ہوں جیفرڈ"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ کو تو میں نے کنٹرول روم میں بلایا تھا چیف اور آپ......" جیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں جلدی میں تھا اس لئے کنٹرول روم نہیں آ سکا۔ تم فکر نہ کرو۔ میں ماسٹر لاکرز ہی چیک کرنے جا رہا ہوں۔ تم بتاؤ ماسٹر کمپیوٹر ایکٹیو ہوا ہے۔ پتہ چلا کہ لاکرز روم میں کون موجود ہے اور وہ کون سا لاکر کھولنے کی کوشش کر رہا ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"نو چیف۔ کمپیوٹر ابھی مکمل طور پر ایکٹیو نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے اس میں کوئی وائرس آ گیا ہے"...... دوسری طرف سے جیفرڈ نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا تو ڈاکٹر کارٹرس نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

"آئے دن تمہارے کمپیوٹر میں وائرس آیا رہتا ہے۔ تم اس کا مکمل صفایا کیوں نہیں کرتے نانسنس۔ اب کمپیوٹر آن ہونے کی اشد ضرورت ہے تو وہ آن ہی نہیں ہو رہا۔ اب کیسے پتہ چلے گا کہ ماسٹرز لاکر روم میں کون موجود ہے اور وہ کون سا لاکر توڑ رہا ہے۔ نانسنس"...... ڈاکٹر کارٹرس نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سوری چیف۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ اس سسٹم

کو ایکریمین ایجنٹ ہیک کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جس سے وائرس سسٹم ایکٹیو ہو جاتا ہے۔ میں بار بار اسے واش کرتا ہوں لیکن پھر بھی کوئی نہ کوئی کمی رہ جاتی ہے۔ میں صبح ہوتے ہی اسے مکمل طور پر ہر قسم کے وائرس سے واش کر دوں گا اور اس بار میں ماسٹر کمپیوٹر میں ایسا جدید اینٹی وائرس سسٹم لگاؤں گا جس سے نہ تو کوئی وائرس کمپیوٹر میں داخل ہو سکے گا اور نہ اس سسٹم کو کوئی ہیک کر سکے گا"...... جیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کام تمہیں بہت پہلے کر لینا چاہئے تھا نانسنس۔ تم جانتے ہو کہ ایکریمین ایجنسیاں ڈینجر ایجنسی کے ماسٹر کمپیوٹر تک رسائی حاصل کرنے میں لگی رہتی ہیں تاکہ وہ ہماری ایکٹیویٹیز چیک کر سکیں اس کے باوجود تم نے اس کمپیوٹر کو سیف نہیں کیا ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''میں اس سسٹم کی مکمل حفاظت کرتا ہوں چیف۔ ایکریمین ایجنسیاں کوشش ضرور کرتی ہیں لیکن میں نے ابھی تک اس سسٹم میں کسی کو ان ہونے نہیں دیا اور نہ ہی کوئی اس کمپیوٹر کا ڈیٹا ہیک کر سکا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ صبح یہ سسٹم ہر لحاظ سے محفوظ ہو جائے گا۔ میں نے سر رہوڈا کی مدد سے ماسٹر اینٹی وائرس سسٹم بنا لیا ہے جو اسے ہر قسم کے مسئلے سے مکمل طور پر محفوظ رکھے گا"...... جیرلڈ نے کہا۔

''اوکے۔ صبح کی بات صبح دیکھی جائے گی۔ تم وقتی طور پر وائرس

ریمو کرو اور کمپیوٹر کو سیف موڈ میں آن کرو۔ میں ہر حال میں جاننا چاہتا ہوں کہ ماسٹر لاکرز میں کون ہے اور وہ کس لاکر کو توڑنا چاہتا ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''لیس چیف۔ آپ مجھے صرف دس منٹ دے دیں۔ دس منٹ تک میں آپ کو کمپیوٹر سے حاصل کی ہوئی فوٹیج آپ کے سمارٹ سیل فون پر ٹرانسفر کر دوں گا"...... جیرلڈ نے کہا۔

''ہونہہ۔ دس منٹ بہت زیادہ ہیں نانسنس۔ ان دس منٹوں میں وہ اپنا کام کر کے نکل گیا تو"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غرا کر کہا۔

''میں کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد کمپیوٹر آن ہو لیکن اتنا وقت تو بہرحال لگ ہی جائے گا"...... جیرلڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو۔ میں بس پہنچنے والا ہوں۔ اب میں خود چیک کروں گا کہ وہاں کون ہے اور کون سا لاکر توڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''نانسنس۔ سب کچھ مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی اپنے کام میں پرفیکٹ نہیں ہے۔ ہر کسی کے پاس بنا بنایا بہانہ ہوتا ہے۔ دل کرتا ہے کہ تم سب کو ایک لائن میں کھڑا کر کے اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دوں۔ نانسنس"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غراتے ہوئے کہا اس کی غراہٹ اس قدر خوفناک تھی کہ ڈرائیور اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی کیتھی کانپ کر رہ گئی۔

''ہمیں وہاں پہنچنے میں وقت لگ سکتا ہے چیف۔ آپ کو سپیشل گروپ کو پہلے ہی وہاں بھیج دینا چاہئے تھا''...... کینٹی نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے کرنل رابرٹ کو کال کر دی تھی۔ اس نے گروپ بھیج دیا ہو گا جو اب تک وہاں پہنچ بھی چکا ہو گا۔ کرنل رابرٹ کو اس بارے میں پہلے سے میں نے بریفنگ دے دی تھی تاکہ کبھی ایسا وقت آئے تو تفصیل بتانے میں وقت نہ ضائع ہو''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''یس چیف''...... کینٹی نے سر ہلا دیا۔ ڈاکٹر خاموش تھا۔ وہ تیزی رفتاری سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ مزید آدھا گھنٹہ کار دوڑانے کے بعد اس نے ایک موڑ مڑتے ہی رفتار کم کرنی شروع کر دی تھی پھر جس عمارت کے سامنے اس نے گاڑی روکی وہاں کئی سپیشل اسکواڈ گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں اور ان سے مسلح افراد اتر رہے تھے یہ سب سادہ لباس والے تھے۔

''ڈاکٹر کارٹرس''...... اچانک ایک سادہ لباس والے نے ڈاکٹر کارٹرس کی جانب بڑھتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر کارٹرس نے چونک کر دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون آ گیا کہ وہ ڈینجر ایجنسی کا چیف کرنل رابرٹ تھا۔ ڈاکٹر کارٹرس نے اس سے نہایت گرم جوشی سے ہاتھ ملایا۔

''کیا ہو رہا ہے کرنل رابرٹ''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''میرے آدمی کارروائی شروع کر چکے ہیں۔ عمارت کو ہر طرف

سے گھیرا جا چکا ہے اور ٹروپرز عمارت میں بھی گھس رہے ہیں۔ جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ اندر گھسنے والے کون ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے''...... کرنل رابرٹ نے سنجیدگی سے کہا۔

''گڈ شو۔ آؤ''...... ڈاکٹر کارٹرس نے زینے طے کرتے ہوئے کہا۔ یہاں جگہ جگہ اسے مسلح افراد نظر آئے تھے۔ دوسری منزل پر پہنچے تو یہاں ان کو تیسری منزل کے زینوں کا دروازہ بند ملا تھا اور چھ سات مسلح افراد دیواروں سے چپکے کھڑے ہر قسم کی سچویشن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار تھے۔ سامنے ایک بڑا سا فولادی دروازہ تھا جو بند تھا اور دروازے کے سامنے سرخ رنگ کی لیزر لائنس مچلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ کٹر ریز تھیں۔ اگر کوئی انسان غلطی سے بھی ان میں داخل ہو جاتا تو ریز لمحوں میں اسے کاٹ کر رکھ دیتیں۔

''دروازہ کھولو''...... کرنل رابرٹ نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس ریز ختم کرنے کا ریموٹ نہیں ہے اور نہ دروازے کی چابیاں''...... ایک شخص نے کہا۔

''تو کیسے ختم ہوں گی یہ ریز اور کیسے کھلے گا دروازہ''...... ڈاکٹر کارٹرس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ماسٹر لاکرز کا مالک آ رہا ہے جناب۔ چابیاں اسی کے پاس ہیں وہی اسے کھولے گا''...... ایک دوسرے شخص نے کہا۔

''اوہ۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے اور یہ احمق اسے ضائع کر رہے

ہیں......'' ڈاکٹر کارٹرس نے مٹھیاں بھینچ کر کہا تھا۔

''وہ آگئے'' ...... اچانک ایک مسلح آدمی نے کہا اور ڈاکٹر کارٹرس اور کرنل رابرٹ چونک کر مڑ کر دیکھنے لگے۔ ایک لمبے قد کا مقامی آدمی تیزی سے اسی طرف آ رہا تھا۔ اس نے کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کو سلام کیا۔

''یہ ریز کا جال ختم کرو میتھوز اور لاکرز کا دروازہ کھولو۔ ہمیں اندر جانا ہے'' ...... ڈاکٹر کارٹرس نے سخت لہجے میں کہا۔

''لیکن ہوا کیا ہے جناب اور یہ سب'' ...... میتھوز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کوئی ماسٹر لاکرز روم میں موجود ہے نانسنس۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی لاکر توڑ کر اس میں موجود کوئی چیز لے کر نکل جائے ہم اسے فوراً پکڑ لینا چاہتے ہیں'' ...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''ماسٹر لاکرز میں کوئی کیسے داخل ہو سکتا ہے جناب۔ دروازہ بند ہے اور باہر ریز کنز کا جال بچھیلا ہوا ہے۔ اس طرف آنے والا زندہ بچ کر اندر کیسے جا سکتا ہے'' ...... میتھوز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سب کچھ ممکن ہے۔ میرے سسٹم پر کاشن ملا ہے کہ کوئی ماسٹر روم میں موجود ہے۔ اب وہ اندر کیسے گھسا ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں۔ تم فوراً دروازہ کھولو'' ...... ڈاکٹر کارٹرس نے سخت لہجے میں کہا تو ادھیڑ عمر میتھوز نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول آلہ نکال کر

دروازے کی طرف کر کے اس پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دروازے کے باہر تڑپتی ہوئی سرخ روشنی کی لہریں یکلخت غائب ہو گئیں۔ اس نے ریموٹ کے یکے بعد دیگرے مزید چند بٹن پریس کئے اور ریموٹ پر لگا ہوا سرخ بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دروازہ کھل جانا چاہئے تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ یہ دروازہ کیوں نہیں کھل رہا''۔ میتھوز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس دونوں چونک پڑے۔

''دروازہ نہیں کھل رہا۔ کیا مطلب'' ...... کرنل رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میں کوشش کر رہا ہوں۔ کوڈ بٹن پریس کرنے میں نے دروازہ اوپن کرنے کے لئے ریڈ بٹن پریس کیا ہے لیکن دروازہ نہیں کھلا'' ...... میتھوز نے کہا۔ وہ بار بار ریموٹ کنٹرول دروازے کی طرف کر کے ریڈ بٹن پریس کر رہا تھا لیکن دروازہ نہیں کھل رہا تھا۔

''تم نے غلط کوڈ پریس کئے ہوں گے۔ دوبارہ کوڈ لگاؤ''۔ ڈاکٹر کارٹرس نے غصیلے لہجے میں کہا تو میتھوز ایک بار پھر کوڈ پریس کرنے لگا۔ کوڈ پریس کرتے ہی اس نے ایک بار پھر سرخ بٹن پریس کیا لیکن دروازہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا۔

''نن۔ نن۔ نہیں کھل رہا'' ...... میتھوز نے بوکھلائے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ تم نشے میں ہو گیا۔ لاؤ ریموٹ مجھے دو"...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا اور اس سے ریموٹ کنٹرول چھین لیا۔

"کوڈ بتاؤ"...... کرنل رابرٹ نے چیخ کر کہا تو میتھوز نے کوڈ بتا دیئے۔ کرنل رابرٹ نے کوڈ پریس کئے اور پھر اس نے ریموٹ کا رخ دروازے کی طرف کر کے ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ لیکن دروازہ نہ کھلا۔ کرنل رابرٹ غصے سے بار بار سرخ بٹن پریس کر رہا تھا لیکن دروازہ کھل ہی نہیں رہا تھا۔

"کیا ہوا ہے اسے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غراتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں۔ لاک کھل ہی نہیں رہا"...... کرنل رابرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے دکھائیں۔ میں چیک کرتا ہوں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ نے ریموٹ کنٹرول اسے دے دیا۔ ڈاکٹر کارٹرس نے بھی ریموٹ کے مخصوص کوڈ پریس کئے اور پھر اس نے سرخ بٹن پریس کیا لیکن معاملہ جوں کا توں رہا۔

"ریموٹ خراب معلوم ہوتا ہے۔ کیا تمہارے پاس دوسرا ریموٹ ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے میتھوز سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ یہ سپیشل ریموٹ ہے۔ اس پر لگا ہوا بلب جل رہا ہے جس کا مطلب ہے کہ ریموٹ ٹھیک ہے"...... میتھوز نے پریشانی

کے عالم میں کہا۔

"اگر ریموٹ ٹھیک ہے تو پھر دروازہ کیوں نہیں کھل رہا ہے نانسنس"...... کرنل رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شاید دروازے کا لاک جام ہو گیا ہے"...... میتھوز نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو اب یہ کیسے کھلے گا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دروازے بنانے والی فرم کے انجینئر کو بلانا پڑے گا"۔ میتھوز نے پرتشویش نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں اتنا وقت نہیں ہے پتہ نہیں اندر کون لوگ ہیں اور لاکر کھولنے میں کس حد تک کامیاب ہو سکے ہیں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غصے سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تب پھر کیا کیا جائے"...... میتھوز نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا۔

"دروازہ بم سے اڑانا پڑے گا"...... کرنل رابرٹ نے کہا تو میتھوز بری طرح سے اچھل پڑا۔

"بم سے۔ یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب"۔ میتھوز نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہی جو تم نے سنا ہے"...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔ اس نے ایک مسلح آدمی کو اپنے قریب بلایا۔

"یس چیف"...... مسلح آدمی نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"ولیم چیف"......اس آدمی نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس میگنٹ بم ہیں"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"یس چیف"...... ولیم نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ بم دروازے سے لگاؤ اور اسے اُڑا دو۔ ہری اپ"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف"......ولیم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لل لل۔ لیکن......" میتھوز نے کہنا چاہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ پیچھے ہٹ جاؤ سب"...... کرنل رابرٹ نے پہلے میتھوز سے اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ ولیم نے جیب سے دو میگنٹ بم نکالے اور دروازے کی دونوں سائیڈوں پر لگا دیئے پھر اس نے بموں کے بٹن پریس کئے اور مڑ کر تیزی سے پیچھے کی طرف بھاگا۔ سب دیواروں کی جڑوں سے لگ گئے تھے۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک یکے بعد دیگرے دو زور دار دھماکے ہوئے اور فولادی دروازے کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔

"چلو۔ اندر چلو جلدی اور اندر جو نظر آئے اس گولیوں سے اُڑا دینا"...... کرنل رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا تو مسلح افراد مشین گنیں سنبھالے تیزی سے ٹوٹی ہوئی دیوار کی طرف دوڑ پڑے۔ کرنل

رابرٹ، ڈاکٹر کارٹرس اور میتھوز بھی تیزی سے اس طرف لپکے اور پھر وہ سب ایک ہال نما بڑے لاکرز روم میں داخل ہو گئے۔ لاکرز روم خالی تھا۔ روم کئی حصوں پر مشتمل تھا۔ وہ سب تیزی سے اندرونی حصے کی طرف بھاگتے چلے گئے۔

"آپ کا لاکر کہاں ہے ڈاکٹر کارٹرس"...... کرنل رابرٹ نے ڈاکٹر کارٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے ساتھ آئیں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا اور تیزی سے ایک راہداری کی طرف بھاگنے لگا۔ کرنل رابرٹ اور دو مشین گن بردار بھی ان کے ساتھ بھاگنے لگے۔ ایک اور موڑ مڑتے ہی اچانک ڈاکٹر کارٹرس کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیر کے نیچے کوئی گول سی چیز آ گئی ہو۔ وہ لڑکھڑایا اور اس کے لڑکھڑاتے ہی ہلکا سا دھماکہ ہوا اور ڈاکٹر کارٹرس اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ کرنل رابرٹ اور ان کے ساتھ آنے والے دونوں مسلح افراد کے پیر بھی قدرے ٹھوس گول چیزوں پر پڑے اور دوسرے لمحے کمرہ متعدد ہلکے دھماکوں اور ان سب کی تیز چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ سب اچھل اچھل کر گرتے چلے گئے۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ اچھل پڑے کہ فرش پر سنہرے رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں بکھری ہوئی تھیں۔ یہ ایسی گولیاں تھیں جو بچے عام طور پر شب برات پر دیواروں یا زمین پر مار کر دھماکوں سے پھوڑتے تھے اور جن سے پٹاخے پھوٹتے تھے۔

"پٹاخے"...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔

"ان سے بچ کر چلو۔ ان پٹاخوں کا یہاں ہونے کے مطلب واضح ہے کہ یہاں ضرور کوئی آیا تھا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غرا کر کہا اور وہ تیزی سے پٹاخوں کی گولیوں سے بچ کر آگے بڑھنے لگے۔ تیسری راہداری میں داخل ہو کر وہ ایک کمرے میں داخل ہوئے۔

اس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے اچانک کمرہ زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ یہ ریوالور سے فائر ہونے کے دھماکے تھے۔ فائرنگ ہوتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دائیں بائیں چھلانگ لگا گئے۔ ان کی قسمت اچھی تھی ورنہ دروازے کی طرف ہونے والی فائرنگ کی زد میں آ کر ان میں سے ایک آدھ ضرور ڈھیر ہو جاتا۔ نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے دائیں بائیں کروٹیں بدلتے چلے گئے اور پھر دیوار سے لگتے ہی کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کی نظریں ایک رسی پر پڑیں جو دو الماریوں کے درمیان پھنسے ہوئے ایک ریوالور کے ساتھ بندھی ہوئی تھی اور رسی کا دوسرا سرا لاکرز کے ہینڈلوں کے گرد گھومتا ہوا دروازے کی طرف جا رہا تھا۔ دروازہ جیسے ہی دھماکے سے کھلا تھا رسی کھنچ گئی تھی اور رسی کھنچتے ہی ریوالور کا ٹریگر دب گیا تھا۔ گولیاں اسی ریوالور سے نکلی تھیں۔ ڈاکٹر کارٹرس کی نظریں چھت پر موجود اے سی ڈکٹ پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ اے سی ڈکٹ کا ہوا دان کھلا ہوا

تھا۔ چونکہ ریوالور میں آٹھ گولیاں ہوتی ہیں اس لئے آٹھوں گولیوں کے فائر ہوتے ہی ریوالور خاموش ہو گیا تھا لیکن اس کی نال سے دھواں نکلتا اب بھی صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"وہ اوپر اس ڈکٹ میں موجود ہے۔ فائرنگ کرو۔ جلدی"۔ کرنل رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا تو مسلح افراد سیدھے ہوئے اور انہوں نے لیٹے لیٹے ہی اے سی ڈکٹ پر مشین گنوں سے گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ اے سی کے ڈکٹ میں متعدد سوراخ بنتے چلے گئے۔

"وہ جو کوئی بھی ہے اسی ڈکٹ کے ذریعے یہاں آیا تھا۔ جاؤ۔ باہر جاؤ اور جہاں جہاں یہ ڈکٹ جا رہا ہے اسے چھلنی کر دو۔ اسے یہاں سے کسی بھی صورت میں بچ کر نہیں نکلنا چاہئے"...... ڈاکٹر رابرٹ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو مسلح افراد اچھل کر کھڑے ہوئے اور وہ چھت پر موجود اے سی ڈکٹ پر مسلسل فائرنگ کرتے ہوئے باہر نکل گئے۔ میتھوز، کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس اٹھے اور پھر ڈاکٹر کارٹرس تیزی سے اس طرف بھاگا جس طرف اس کا سپیشل لاکر تھا۔ اپنے لاکر کے پاس پہنچ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور وہ یوں ساکت ہو گیا جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

"کیا ہوا ڈاکٹر کارٹرس۔ کیا تمہارا سیف......" کرنل رابرٹ نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا لیکن سیف کی حالت دیکھ کر اس

کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔ سیف کے پٹ یوں پگھلے ہوئے تھے جیسے وہ فولاد کے نہ ہوں بلکہ موم کے بنے ہوئے ہوں اور آگ کی گرمی نے انہیں پگھلا دیا ہو۔ لاکر البتہ خالی نہیں تھا۔ اس میں متعدد فائلیں اور دستاویزات دکھائی دے رہی تھیں۔

''اوہ اوہ۔ اس نے لاکر کھول لیا ہے لیکن یہ فائلیں اور دستاویزات۔ لگتا ہے ہمارے بروقت پہنچنے کی وجہ سے اسے لاکر سے کاغذات اور فائلیں نکالنے کا موقع نہیں مل سکا ہے اور اسے فوراً یہاں سے بھاگنا پڑا''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''آپ کاغذات اور فائلیں چیک کریں اور دیکھیں ان میں کوئی فائل یا دستاویز مس تو نہیں ہے۔ میں ابھی آتا ہوں''...... کرنل رابرٹ نے کہا اور پھر تیزی سے مڑا۔

''کہاں جا رہے ہو''...... ڈاکٹر کارٹرس نے اس سے پوچھا۔

''وہ جو بھی ہے چھت اور اے سی ٹنل کے راستے یہاں تک پہنچا تھا۔ اسے یہاں سے نکلنے میں ابھی وقت لگے گا۔ میں تمام ٹنل اور خاص طور پر چھت چیک کرنے جا رہا ہوں''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر کارٹرس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل رابرٹ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ کمرے سے نکل کر وہ باہر راہداری میں آیا اور پھر راہداری سے دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھا جو چھت کی طرف جاتی تھیں۔ ہر طرف مسلح افراد پھیلے

ہوئے تھے جو عمارت کا ایک ایک حصہ چیک کر رہے تھے۔ چند مسلح افراد کو ساتھ لے کر کرنل رابرٹ چھلانگیں لگا کر وہ دو سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ وہ دانت پیتا اور غصے سے کھولتا ہوا چھت پر پہنچ گیا پھر چھت کا جائزہ لے ہی رہا تھا کہ چونک پڑا۔

''وہ جا رہا ہے''...... ایک شخص نے چلا کر کہا تھا۔ کرنل رابرٹ نے اس کی آواز سنی اور تیزی سے اس کی طرف لپکا اور پھر اس کے قریب آ کر وہ اس طرف دیکھنے لگا جس طرف مسلح آدمی اشارہ کر رہا تھا۔ اس نے دیکھا اور چونک پڑا ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی کے برابر والی عمارت کی منڈیر سے لٹکی ہوئی رسی کی مدد سے کوئی جھولتا ہوا اوپر اٹھ رہا تھا۔ چونکہ دو عمارتوں کے درمیان خاصا بڑا خلاء تھا اور وہاں اندھیرا تھا اس لئے کرنل رابرٹ اس آدمی کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔

''فائر''...... کرنل رابرٹ نے چیخ کر کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی وہاں موجود مسلح افراد نے دوسری عمارت کی طرف مشین گنوں کے رخ کئے ہی تھے کہ اسی لمحے دوسری عمارت کی چھت کے کنارے سے یکلخت شعلے سے چمکے اور کرنل رابرٹ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے اردگرد سے بے شمار گولیاں گزرتی چلی گئیں ہوں۔ ساتھ ہی اسے اردگرد تیز انسانی چیخیں سنائی دیں۔ وہ بوکھلا کر فوراً نیچے جھک گیا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا تو یہ دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے کہ اس کے اردگرد موجود افراد جو فائرنگ کر رہے تھے وہ

خون میں لت پت بری طرح سے تڑپ رہے تھے۔ دوسری چھت
پر یقیناً کوئی موجود تھا جس نے انہیں چھت کے کنارے پر دیکھ لیا
تھا اور جیسے ہی انہوں نے رسی کے ذریعے جھول کر اس چھت پر
جانے والے آدمی پر فائرنگ کی۔ دوسری چھت پر موجود دوسرے
شخص نے ان پر فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں کرنل
رابرٹ کے کئی ساتھی گولیوں کا شکار ہو گئے تھے۔ دوسری طرف
سے مسلسل فائرنگ کی جا رہی تھی اور فائرنگ کی آواز سے صاف
محسوس ہو رہا تھا کہ دوسری چھت پر ایک ہی آدمی موجود ہے جو
مشین گن سے فائرنگ کر رہا ہے۔ فائرنگ اس قدر تیز تھی کہ کرنل
رابرٹ کو سر اٹھانے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ پھر اچانک فائرنگ
کی آوازیں آنا بند ہو گئیں لیکن کرنل رابرٹ اور اس کے جو چند
ساتھی بچ گئے تھے ان میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ سر اٹھا
کر دوسری چھت کی طرف دیکھ سکیں۔ انہیں خدشہ تھا کہ جیسے ہی
انہوں نے سر اٹھائے دوسری طرف سے پھر فائرنگ ہو سکتی تھی جو
ان کے لئے یقینی طور پر جان لیوا ثابت ہوتی۔

دوسری عمارت کے زینوں کا دروازہ بند دیکھ کر عمران وہیں رک
گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا تو اسے جولیا کا سر چھت کے کنارے
پر دکھائی دیا۔ وہ اسی کی طرف متوجہ تھی۔ عمران نے جیب سے
دستانے نکالے اور پھر اس نے دستانے پہن کر دروازے کا جائزہ
لیا۔ چوکھٹ میں وائرنگ موجود تھی اور دروازہ الیکٹرانک حفاظتی نظام
کے تحت بند تھا۔ عمران نے پھرتی سے جیب سے ایک قلم نما آلہ
نکالا اور اس کا ڈھکن کھول کر قلم کی نب والا حصہ سائیڈ پر موجود
باریک تاروں کی جانب کیا اور قلم کا عقبی حصہ انگوٹھے سے بٹن کی
طرح پریس کر دیا۔ قلم کی نب کی نوک سے باریک سی نیلی شعاع
نکلی اور تاروں پر پڑنے لگی۔ تاروں سے دھواں نکلا اور تار تیزی
سے پگھلتے چلے گئے۔ جیسے ہی تار پگھلے۔ عمران نے قلم بند کیا اور
پھر اس نے ایک انگلی سے دونوں تاروں کو قدرے باہر نکالا اور پھر
اس نے جلی ہوئی تاروں کو ساتھ ملا دیا۔ جیسے ہی شارٹ سرکٹ

ہوا۔ ہلکی سی کلک کی آواز کے ساتھ زینے کا دروازہ کھلتا چلا گیا۔

عمران نے دروازے کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اندر تھا اور تیزی سے زینے اتر رہا تھا۔ ہر منزل پر اسے بند دروازوں سے سابقہ پڑا تھا مگر اس کے پاس موجود بلیو ریز قلم نے لمحوں میں انہیں کھول دیا تھا۔ بلیو ریز بند دروازوں کے لاک اور حفاظتی سسٹم کو پگھلا کر ناکارہ بناتی چلی جا رہی تھی۔ تیسری منزل پر پہنچ کر وہ رک گیا یہاں بھی تیسری سے دوسری منزل کے زینوں پر جانے کے لئے دروازہ موجود تھا۔ لیکن اس نے وہ دروازہ نہیں کھولا بلکہ ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر ایک کمرے کے دروازے پر لگا ہوا سلاخ والا ہینڈل شعاع سے پگھلا کر الگ کیا اور اسے تیسری منزل کی راہداری کے دروازے کے لاک میں پھنسا دیا اور آگے بڑھنے لگا۔ راہداری کے موڑ پر رک کر اس نے جیب سے پٹاخوں والی چھوٹی چھوٹی گولیاں نکال کر فرش پر پھیلانی شروع کر دیں اگر کوئی بے دھیانی میں ان پر پیر رکھ دیتا تو وہ پھٹ پڑتے اور اسے ان کی آوازوں سے معلوم ہو جاتا کہ کوئی راہداری میں آیا ہے۔ رہوڈا کے بیان کے مطابق وہ تیسری راہداری کے ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ وہاں اسے اے سی کا نل نظر آیا جو سائیڈوں سے ہوتا ہوا جا رہا تھا۔ نل کے ہول نیچے بھی تھے جہاں سے ٹھنڈی ہوائیں آ رہی تھیں۔ اس ہول کے آگے سلاخوں والی جالی لگی ہوئی تھی۔ عمران نے جالی الگ کی اور پھر وہ اس میں گھستا

چلا گیا۔ اسے اوپر جانے میں تھوڑی دقت ہوئی تھی لیکن وہ چھت کے ساتھ موجود نل میں پہنچ گیا اور پھر وہ نل میں چوپاؤں کی طرح چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے رہوڈا سے تمام تر تفصیل معلوم کر لی تھی۔ اے سی نل کو دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کس کس طرف سے گزرتے ہیں اس لئے وہ مختلف موڑ مڑتا ہوا ماسٹر لاکرز روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ماسٹر روم میں آتے ہی اس نے سائیڈ کی جالی اتاری اور بڑے اطمینان سے پیر لٹکا کر نیچے کود گیا۔ یہاں ہر طرف دیواروں میں لاکرز ہی لاکرز بنے ہوئے تھے۔ چند راہداریاں تھیں۔ وہاں بھی دیواروں میں فولادی لاکرز دکھائی دے رہے تھے۔ ہر لاکر پر نمبر لکھے ہوئے تھے۔

عمران لاکرز کی طرف جانے کی بجائے تیزی سے ماسٹر لاکر روم کے مین دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اس نے دروازے کو اندر سے لاک لگا دیا۔ یہ دروازہ آٹو میٹک تھا جسے باہر سے ریموٹ کنٹرولڈ آلے سے ہی کھولا جا سکتا تھا۔ اب عمران نے چونکہ اسے اندر سے لاکڈ کر دیا تھا اس لئے باہر سے کوئی لاکھ ریموٹ کنٹرول آلے سے اس دروازے کو کھولنے کی کوشش کرتا وہ ناکام ہی رہتا۔ سوائے دروازے کو باہر سے دھماکے سے اڑا دینے کے۔

لاکرز روم لاکڈ کرتے ہی عمران تیزی سے آگے بڑھنے لگا اس کی نظریں لاکروں کے نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ رہوڈا کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر کارٹس کا لاکر نمبر چار سو تھا۔ عمران دو راہداریاں

گزر کر جیسے ہی تیسری راہداری والی دیوار کے پاس آیا اسے لاکر نمبر چار سو دکھائی دے گیا۔ عمران نے لاکر کے پاس آ کر جیب سے وہی بلیو ریز والا قلم نکالا جس سے اس نے چھت کے دروازے کا لاک پگھلایا تھا۔ اس نے قلم سے لاکر کا لاک پگھلایا اور احتیاط سے لاکر کے ساتھ لگی ہوئی تاروں کو کاٹ کر حفاظتی نظام ناکارہ بنانے میں مصروف ہو گیا۔ لاکر میں بے شمار فائلیں اور دستاویزات موجود تھیں۔ عمران نے فائلیں اور سارے کاغذات نکال کر فرش پر رکھے اور پھر اس نے اپنے لباس کی خفیہ جیب سے ایک اسپائی کیمرہ نکال لیا۔ اس نے فائلیں کھول کر ان کی تصاویر بنانی شروع کر دیں۔ فائلوں کی تصاویر بنانے کے بعد اس نے باقی دستاویزات کی بھی تصویریں بنائیں اور پھر اس نے جیسے ہی آخری دستاویز کی تصویر بنائی تو وہ چونک پڑا۔ اس کے ریسٹ واچ پر ضربیں لگنے لگیں۔ اس نے چونکہ وائس سسٹم آف کر رکھا تھا اس لئے ریسٹ واچ سے بیپ کی آواز سنائی نہ دی تھی۔ عمران نے سپائی کیمرہ لباس کی اندرونی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے تمام دستاویزات اور فائلیں اٹھا کر اسی ترتیب سے واپس لاکر میں رکھنی شروع کر دیں جس ترتیب سے وہ پہلے لاکر میں موجود تھیں۔ اس کے بعد عمران نے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن باہر کھینچا اور ڈائل کو انگوٹھے کی مدد سے پریس کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔ جے کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... ڈائل پریس ہوتے ہی

جولیا کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''یس۔ آئی اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا ڈیئر۔ سب خیریت تو ہے نا میری آواز سننے کے لئے بے چین ہو رہی تھی۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''خیریت ہی تو نہیں ہے ورنہ مجھے تمہیں کال کرنے کی ضرورت کیوں پڑتی۔ اوور''...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

''لگتا ہے باراتی تنویر ایکشن کے لئے بینڈ باجے کے ساتھ پہنچ گئے ہیں مگر تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ کئی گاڑیوں میں آئے ہیں۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''ظاہر ہے ہمارے باراتی ایک آدھ گاڑی میں تو آ نہیں سکتے تھے۔ سینکڑوں باراتیوں کے لئے گاڑیوں کی تعداد بھی زیادہ ہونی چاہئے تھی۔ اوور''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کہاں تک پہنچے ہو۔ اوور''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہاں جہاں مجھے پہنچنا تھا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میرا مطلب یہ ہے کہ کام کتنا باقی ہے۔ اوور''...... جولیا نے کہا۔

''سمجھو کام پورا ہو گیا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر وہاں کیا کر رہے ہو۔ جلدی نکلو وہاں سے۔ انہوں نے عمارت کے گرد پھیلنا شروع کر دیا ہے۔ سب مسلح ہیں وہ کسی بھی

وقت عمارت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"پرواہ مت کرو۔ اوور۔"...... عمران نے کہا۔

"ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ یہ دولہا باراتیوں کے قابو آنے والا نہیں ہے۔ یہ ایسا دولہا ہے جو باراتیوں کے ہجوم میں سے بھی دلہن کو اٹھا کر لے جائے گا اور کسی کے کانوں کان خبر بھی نہیں ہو گی۔ اوور"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو نانسنس۔ اوور"...... جولیا کی جھلاہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"اگر نانسنس سنجیدہ ہو گیا تو پھر اسے نانسنس کون کہے گا۔ اوور"...... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"باتیں بنانے کی بجائے تم جلدی کام ختم کیوں نہیں کر لیتے۔ اوور"...... جولیا نے کہا۔ اس کی آواز سے اضطراب جھلک رہا تھا۔

"تم کہتی ہو تو کر لیتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کام سے فارغ ہو کر عمران نے جیب سے ایک ریوالور اور ایک رسی کا بنڈل نکالا اور پھر اس نے رسی کا ایک سرا ریوالور کے ٹریگر سے باندھ کر ریوالور کو ایک مخصوص زاویے پر رکھ کر لاکرز کی دو الماریوں کے درمیان پھنسایا اور پھر وہ رسی کھینچ کر الماری کے ہینڈل اور لاکرز کے ساتھ دائرے کی شکل میں باندھتے ہوئے دروازے کی طرف لے آیا اور رسی کا دوسرا سرا

دروازے کے ہینڈل پر باندھ دیا۔ اب اگر دروازہ کھولا جاتا یا اسے بم سے اڑایا جاتا تو رسی کھنچ جاتی اور رسی کے کھنچتے ہی الماری کے درمیان پھنسے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دب جاتا اور ریوالور سے فائرنگ ہونا شروع ہو جاتی اور جو اس دروازے سے اندر آنے کی کوشش کرتا وہ بلاشبہ گولیوں کا شکار بن جاتا۔ پھر وہ دوبارہ لاکرز کی طرف آیا اور لاکرز کے ساتھ لگے ہینڈلز پکڑتا ہوا تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ اے سی ٹنل کے قریب آ کر وہ اچکا اور اس نے کنارے پکڑ کر اپنے جسم کو مخصوص انداز میں جھلا دیا اور ٹنل میں پہنچ گیا۔ اس نے ابھی ٹرانسمیٹر آف نہ کیا تھا۔

"کیا رہا۔ اوور"...... اچانک جولیا کی آواز پھر آئی۔

"میں باہر آ رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے کہا پھر وہ جھک کر تیزی سے ٹنل میں انہی راستوں کی طرف بڑھتا چلا گیا جن راستوں سے گزر کر وہ یہاں آیا تھا۔ ابھی وہ دوسری راہداری تک پہنچا ہی تھا کہ چونک پڑا۔ بیک وقت کئی پٹاخے پھٹنے کی آواز سنائی دی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ مسلح افراد عمارت میں داخل ہو کر اس فلور پر پہنچ چکے ہیں جہاں عمران موجود تھا۔ وہ رکے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی کوشش تھی کہ فولادی ٹنل میں اس کے چلنے کی آواز پیدا نہ ہو اور وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب رہا تھا۔ ٹنل سے گزرتا ہوا وہ اس روم میں آ گیا جہاں سے وہ اے سی کے ٹنل میں داخل ہوا تھا۔ ہول سے باہر نکل کر اس نے نیچے چھلانگ لگائی۔ اسی لمحے

اسے باہر سے بے شمار افراد کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا اور اس نے کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ اسے باہر بے شمار مسلح افراد بھاگتے دکھائی دیے۔ کچھ ہی دیر میں راہداری خالی ہو گئی تو عمران نے چند لمحے توقف کے بعد کمرے کا لاک کھولا اور پھر اس نے دروازہ کھول دیا اور احتیاط سے باہر جھانکنے لگا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔ عمران تیزی سے کمرے سے باہر آیا اور پھر وہ راہداری کا جائزہ لینے کے بعد زینوں کی جانب بڑھنے لگا۔ ابھی وہ چھت پر پہنچا ہی تھا کہ اس نے ایسی آوازیں سنی جیسے بہت سے افراد دوڑتے ہوئے زینے چڑھ رہے ہوں۔ عمران نے زقند بھری اور اُڑتا ہوا چھت کے اس کنارے کی طرف دوڑتا چلا گیا جہاں سے وہ رسی کی مدد سے دوسری چھت سے جھول کر اس چھت پر آیا تھا۔ رکے بغیر اس نے ہوا میں چھلانگ لگائی اور چھت کے کنارے سے ہوتا ہوا ہوا میں لٹکی ہوئی رسی پکڑ کر تیزی سے جھولتا چلا گیا۔ اسے دوسری چھت پر اب جولیا کا سر دکھائی نہ دے رہا تھا۔ شاید وہ کنارے پر کہیں چھپی ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ جولیا نے اسے آتے دیکھ لیا ہو گا۔

"جلدی کرو"...... جولیا کی تیز آواز سنائی دی تو عمران تیزی سے رسی کی مدد سے ہوا میں جھولتا ہوا اس چھت کے کنارے پر آ گیا جہاں جولیا موجود تھی۔ ابھی اس نے دوسری چھت کے کنارے پر قدم رکھے ہی تھے کہ اسی لمحے اسے عقب سے بے شمار افراد کی چیختی

ہوئی آوازیں سنائی دیں۔

"وہ جا رہا ہے"...... کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"فائر"...... فوراً ہی کسی نے کہا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ پیچھے سے فائر ہوتے عمران نے چھت کے کنارے پر چھپی ہوئی جولیا کے ہاتھوں میں موجود مشین گن سے شعلے نکلتے دیکھے اور دوسری چھت سے بے شمار افراد کے چیخنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ جولیا نے بروقت مشین گن استعمال کی تھی۔ فائرنگ ہوتے ہی عمران نے منڈیر سے چھلانگ لگائی اور کمر کے بل چھت کے فرش پر گرا اور تیزی سے کروٹیں بدلتا ہوا چھت کے کنارے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا مسلسل دوسری چھت پر فائرنگ کر رہی تھی۔ چند لمحے توقف کے بعد دوسری چھت سے بھی فائرنگ شروع ہو گئی۔

"آؤ چلو"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا منڈیر سے ہٹی اور پھر وہ دونوں جھکے جھکے انداز میں تیزی سے زینوں کی طرف دوڑتے چلے گئے۔

زینوں کے قریب پہنچ کر عمران نے ایک لمحے کے لئے آہٹ لینے کی کوشش کی پھر وہ بڑی تیزی سے زینے طے کرنے لگا۔ وہ تین تین چار چار سیڑھیاں پھلانگ رہے تھے۔ گراؤنڈ فلور پر پہنچے تو گیٹ پر دونوں چوکیداروں کو پریشانی کے عالم میں کھڑے پایا تھا۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پپ پپ۔ پتہ نہیں۔ باہر بے شمار گاڑیاں موجود ہیں جن سے

بے شمار مسلح افراد اتر کر ساتھ والی عمارت میں گھس گئے ہیں اور اب ہر طرف سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دے رہی ہیں"...... ان میں سے ایک نے کہا جبکہ دوسرے کی نظر جولیا کے ہاتھ میں دبی مشین گن پر جمی ہوئی تھی اور وہ بڑی حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں۔ ہم بھی فائرنگ کی آواز سن کر یہاں آئے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہمیں بے حد ڈر لگ رہا ہے۔ کیا تم ہم دونوں کو یہاں سے کسی دوسرے راستے سے باہر نکال سکتے ہو۔ دیکھو یہ لارڈ میڈولا کی بیٹی ہے۔ اگر کسی نے اسے میرے ساتھ دیکھ لیا تو خواہ مخواہ بدنام ہو جائے گی اور اس کا باپ اسے گولی مار دے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہم تمہیں دوسرے راستے سے نکال دیتے ہیں۔ ہم بھی نہیں چاہتے کہ کوئی تم دونوں کو یہاں دیکھے لیکن......" اچانک وہ بھی چپ ہو گیا کیونکہ اس کی نظر بھی جولیا کے ہاتھ میں موجود مشین گن پر پڑ گئی تھی اور وہ بھی حیرت زدہ ہو گیا تھا۔

"لیکن کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ مشین گن......" چوکیدار نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ یہ کھلونا گن ہے جو ہمیں اسی کمرے سے ملی ہے جہاں تم نے بھیجا تھا"...... عمران نے کہا۔ وہ آہستہ آہستہ ان کی جانب بڑھ رہا تھا کیونکہ وہ دروازے کے بالکل قریب

کھڑے تھے اور ایک ہی چھلانگ میں باہر فٹ پاتھ پر پہنچ سکتے تھے۔ باہر پہنچ کر اگر وہ چیخنے لگتے تو ان کے لئے مصیبت کھڑی ہو جاتی اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان کو بھاگنے کا موقع نہ دے۔

اسے قریب آتے دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ دونوں چیختے ہوئے لہرا کر نیچے گرتے چلے گئے۔ انہوں نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا آگے بڑھی اور اس نے برق رفتاری سے دونوں کے سروں پر مشین گن کا دستہ مار دیا اور وہ دونوں وہیں ڈھیر ہوتے چلے گئے۔

"آؤ۔ اب ہم عقبی راستے کی طرف چلتے ہیں۔ ہمارا یہاں رکنا خطرناک ہو گا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ تیزی سے عمارت کی باؤنڈری وال کے ساتھ دوڑتے چلے گئے۔ عمارت کے عقب میں آتے ہی عمران نے ادھر ادھر دیکھا لیکن اسے وہاں دوسرا کوئی دروازہ دکھائی نہ دیا۔ وہ ابھی ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے دھماکے سے گیٹ کے کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"انہوں نے گیٹ اڑا دیا ہے اور وہ ہماری تلاش میں اس عمارت میں پہنچ چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا کریں۔ یہاں تو کوئی دوسرا دروازہ نہیں ہے اور دیوار بھی خاصی بلند ہے۔ ہم باہر کیسے جائیں گے"...... جولیا نے ہونٹ

بھینچتے ہوئے کہا۔

''اب ہمیں کچھ وقت اسی عمارت میں ہی رہنا پڑے گا۔ آؤ''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے سائیڈ کی گلی کی طرف دوڑا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے لپکی۔ اس گلی میں عمارت کا اندرونی دروازہ تھا۔ عمران نے دروازہ دھکیلا تو دروازہ کھل گیا۔ عمران اندر داخل ہوا۔ کمرہ خالی تھا۔ عمران نے جولیا کو دروازے کے پٹ کی آڑ میں ہونے کا اشارہ کیا تھا۔ پھر دوسرے پٹ کی آڑ میں وہ خود کھڑا ہو گیا۔ اب وہ دونوں ہی دیوار سے چپکے دروازے کے پٹوں کی آڑ میں کھڑے تھے جبکہ دروازے کے دونوں پٹ کھلے ہوئے تھے۔ عمران نے یہ ایک نفسیاتی داؤ استعمال کیا تھا۔ تاکہ مسلح افراد جب اس طرف آئیں تو وہ نفسیاتی طور پر کھلے ہوئے دروازے والے کمرے پر زیادہ توجہ نہ دیں گے اور انہیں عمارت کے دوسرے حصوں میں ڈھونڈتے رہیں گے اور اگر کوئی اس طرف آیا تو عمران انہیں پکڑ بھی سکتا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ مسلح افراد میں بے شمار افراد ایسے تھے جنہوں نے سر سے پاؤں تک خود کو سیاہ لباس میں ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے چہروں پر نقاب بھی تھے۔ اگر ان میں سے دو افراد اس کمرے میں آ جاتے تو عمران اور جولیا ان کے سیاہ لباس اور نقاب پہن کر وہاں سے نکل سکتے تھے۔ عمران کا یہ نفسیاتی عمل خطرناک بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ مسلح افراد زیادہ تعداد میں بھی اندر آ سکتے تھے اور اگر ایسا ہوتا تو وہ دونوں دروازے

کے پیچھے چھپے ہوئے واضح دکھائی دے سکتے تھے ایسی صورت میں ظاہر ہے مسلح افراد نے ان پر فائرنگ ہی کرنی تھی جس سے بچنا ان کے لئے مشکل ثابت ہو سکتا تھا لیکن عمران ہر معاملے میں رسک لینے کا عادی تھا۔ زیادہ امکان یہی تھا کہ کھلے ہوئے دروازے اور بظاہر خالی کمرے کو دیکھنے کے بعد کوئی اندر آنے کی زحمت نہیں کرے گا اور ایسا ہی ہو رہا تھا۔ ہر طرف دوڑنے بھاگنے اور چیخنے کی آوازیں سنائیں دے رہی تھیں۔ کچھ افراد اس کمرے کے باہر سے بھی گزر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اچانک دو افراد دوڑتے ہوئے آئے اور اس دروازے کے سامنے رک گئے۔

''اس کمرے کو دیکھا ہے تم نے فیرس''...... ایک آدمی نے جیسے دوسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس کمرے کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ وہ جو کوئی تھا اتنا پاگل نہیں تھا کہ اس کمرے میں گھس جاتا اور دروازہ اسی طرح کھلا چھوڑ دیتا''...... فیرس نامی آدمی کی آواز سنائی دی۔

''پھر بھی ہمیں اس کمرے کو ایک نظر دیکھ لینا چاہئے۔ چھت پر ہمیں دو افراد کے قدموں کے نشانات ملے ہیں ایک مرد اور ایک عورت۔ انہوں نے ہی لاکرز روم میں نقب لگائی تھی اور پھر چھت سے ہمارے ساتھیوں پر فائرنگ کر کے انہیں ہلاک کیا تھا۔ دونوں زینوں سے نیچے آئے ہیں۔ فائرنگ کی اطلاع ملتے ہی ہمارے ساتھیوں نے اس عمارت کو بھی گھیر لیا تھا۔ انہوں نے کنفرم کیا ہے

کہ ان میں سے کسی نے بھی ان دونوں کو عمارت سے باہر جاتے نہیں دیکھا ہے اور یہاں جس طرح دو چوکیدار بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دونوں اسی عمارت میں موجود ہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''تمہاری یہ بات میں مان سکتا ہوں جیک کہ وہ دونوں اسی عمارت میں ہی ہیں لیکن اس کمرے میں نہیں۔ میرا دل نہیں مانتا کہ وہ دونوں اس کھلے ہوئے کمرے میں ہوں گے''...... فیرس نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک نظر دیکھ لینے میں کیا حرج ہے''...... جیک نامی آدمی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری تسلی کے لئے دیکھ لیتے ہیں''...... فیرس نے کہا تو عمران اور جولیا مستعد ہو گئے۔ وہ غور سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ جولیا کے ہاتھوں میں مشین گن تھی جبکہ عمران خالی ہاتھ تھا۔ وہ انتظار کرنے لگے کہ دونوں اندر آئیں تو وہ دونوں ایک ساتھ ان پر جھپٹ سکیں اور وہ بھی اس انداز میں کہ انہیں ان دونوں پر جوابی حملہ کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ اگر وہ انہیں دیکھتے ہی فائرنگ کر دیتے تو فائرنگ کی آواز ہر طرف پھیل جاتی اور پھر وہاں جتنے بھی مسلح افراد تھے انہوں نے ایک لمحے سے بھی کم وقفے میں اسی کمرے کے گرد گھیرا ڈال دینا تھا۔

''دونوں کا ایک ساتھ اندر جانا خطرناک ہو سکتا ہے۔ وہ مسلح

ہیں۔ ایسا کرو کہ تم یہیں رکو۔ میں اندر جا کر دیکھ لیتا ہوں۔ اگر کوئی خطرے والی بات ہوئی تو میں تمہیں آواز دے دوں گا۔ کیا کہتے ہو''...... جیک نے کہا۔

''نہیں۔ اندر کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم دونوں اندر چلتے ہیں ہمارے ہاتھوں میں مشین گنیں ہیں۔ اگر اندر کوئی ہوا تو ہم انہیں موقع دیئے بغیر ان پر فائرنگ کر دیں گے''...... فیرس نے اکیلے اندر جانے سے گھبراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی''...... جیک نے کہا اور پھر عمران اور جولیا کو دو افراد کے بھاری قدموں کی چاپ کمرے کی طرف بڑھتی سنائی دی تھی۔ وہ دونوں دروازے کے پاس آ کر رک گئے۔ جولیا اور عمران دروازے کی سائیڈوں سے چپک سے گئے۔ جیک اور فیرس نے دروازے کے پاس ہی کھڑے رہ کر کمرے میں جھانکا۔ کمرے میں ایک بیڈ اور چند کرسیوں کے سوا کچھ نہیں تھا۔ یہ شاید کسی چوکیدار کا کمرہ تھا جس میں برائے نام ہی سامان تھا۔

''نہیں۔ کمرہ خالی ہے''...... جیک نے کہا۔

''میں نے تو تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا''...... فیرس نے جیسے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''دروازے کے پٹوں کے پیچھے دیکھو''...... جیک نے کہا تو عمران نے بے اختیار جبڑے بھینچ لئے۔ قدم آگے بڑھنے کی آواز ابھری ہی تھی کہ ایک اور بھاگتے قدموں کی آواز سنائی دی۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو"...... آنے والے نے چیخ کر کہا۔

"کچھ نہیں۔ اس کمرے کا جائزہ لے رہے تھے"...... جیک کی آواز سنائی دی۔ آنے والے آدمی کی آواز سن کر وہ وہیں رک گئے تھے۔

"باہر چلو سب۔ فرسٹ اور سیکنڈ چیف نے ہم کو یہ عمارت خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ جلدی چلو"...... آنے والے نے کہا۔

"عمارت خالی کرنے کا حکم دیا ہے لیکن کیوں۔ کیا وہ دونوں یہاں سے نکل گئے ہیں"...... فیرس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ دونوں چیفس کا خیال ہے کہ وہ عمارت کے اندر ہی موجود ہیں۔ وہ عمارت سے اپنے تمام آدمیوں کو نکال رہے ہیں تاکہ اس عمارت کو ہی بموں سے اُڑا دیا جائے۔ عمارت کے تباہ ہوتے ہی وہ دونوں جہاں بھی چھپے ہوئے ہوں گے اپنی موت آپ مر جائیں گے"...... آنے والے شخص نے کہا تو عمران کا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ چلو"...... جیک نے کہا اور پھر انہوں نے بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں۔ وہ تینوں ایک ساتھ وہاں سے چلے گئے تھے۔ ان کے جاتے ہی عمران فوراً دروازے کے پیچھے سے نکلا اور اس نے احتیاط سے باہر جھانکنا شروع کر دیا۔ باہر کوئی نہیں تھا۔

"ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے جولیا۔ اگر انہوں نے واقعی عمارت کو بموں سے اُڑا دیا تو ہم بھی نہیں بچ سکیں گے"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ہم نکلیں گے کیسے۔ تم نے سنا نہیں وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے باہر سے ساری عمارت کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے"۔ جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو اس انتظار میں تھا کہ کوئی کمرے میں آتا تو میں اسے دبوچ کر اس کا لباس پہن لیتا اور پھر ہم دونوں ان میں شامل ہو کر یہاں سے نکل جاتے لیکن......" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔ لیکن تیسرے نے آ کر انہیں اندر داخل ہونے سے روک دیا تھا ورنہ......" جولیا نے کہا۔

"بہرحال نکلو یہاں سے۔ ہم دیوار کے ساتھ لگ کر چلتے ہیں۔ اگر کوئی اس طرف بھاگ کر آیا تو ہم بھی اسی کے انداز میں بھاگیں گے جیسے ہم بھی ان کے ساتھی ہوں۔ ہم دونوں نے بھی سیاہ لباس پہن رکھے ہیں۔ بس ہمارے پاس سیاہ نقابوں کی کمی ہے ورنہ ہمارا کام آسان ہو جاتا"...... عمران نے کہا۔

"میرے بیگ میں دو سیاہ رومال ہیں۔ کیا ہم انہیں نقاب کی طرح چہروں پر نہیں لگا سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"نکالو رومال۔ شاید کام بن جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا

نے ہینڈ بیگ کی سائیڈ جیب میں ہاتھ ڈال کر سیاہ رنگ کے دو رومال نکالے اور ایک عمران کی طرف بڑھا دیا۔ اسی لمحے انہیں ایک بار پھر دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے کمرے میں آ گئے اور ایک بار پھر کھلے ہوئے دروازے کے پیچھے چھپ گئے۔ اس بار دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں زیادہ تھیں۔ ان آوازوں کو سن کر وہ مستعد ہو گئے۔ عمران نے اپنے اعصاب میں تناؤ محسوس کیا تھا۔ اسے نجانے کیوں ایسا محسوس ہوا جیسے اب وہ دونوں خطرے کی زد میں ہوں اور بھاگ کر آنے والے افراد اسی کمرے میں آ رہے ہوں۔ جولیا نے بھی دیوار کے ساتھ لگ کر مشین گن دونوں ہاتھوں میں پکڑ لی اور انگلی ٹریگر پر رکھ دی جیسے وہ ہر خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو۔

کرنل رابرٹ کا چہرہ غصے سے بگڑا ہوا تھا۔ کرنل رابرٹ نے ایک آدمی کو ماسٹر لاکرز کی چھت سے رسی سے جھول کر دوسری چھت پر جاتے دیکھا تھا اور اس چھت سے کسی نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ بھی کی تھی جس کے نتیجے میں اس کے کئی ساتھی مارے گئے تھے۔

کرنل رابرٹ نے زندہ بچ جانے والے افراد کو چھت پر ہی رکنے اور دوسری عمارت کی چھت پر مسلسل فائرنگ کرنے کا حکم دیا اور مڑ کر تیزی سے زینے اترتا چلا گیا۔ نیچے جاتے ہی اس کی ملاقات ڈاکٹر کارٹرس سے ہوئی جو بہت سی فائلیں اور دستاویزات بغل میں دبائے بیرونی دروازے کی طرف جا رہا تھا۔ کرنل رابرٹ کے پوچھنے پر ڈاکٹر کارٹرس نے اسے بتایا کہ اس کی تمام فائلیں اور دستاویزات محفوظ ہیں۔ لاکر کھولنے والے کو شاید اتنا موقع نہیں مل سکا تھا کہ وہ ان فائلوں اور دستاویزات کو وہاں سے نکال کر لے

جاتا۔ جس پر کرنل رابرٹ نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر کارٹرس کو جب بتایا کہ چھت پر دو افراد تھے جن میں سے ایک ساتھ والی عمارت کی چھت پر چھپا ہوا تھا جبکہ ماسٹر لاکرز کی عمارت میں ایک آدمی داخل ہوا تھا تو ڈاکٹر کارٹرس چونک پڑا۔

کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس اس عمارت سے نکل کر باہر آئے اور انہوں نے باہر موجود مسلح افراد کو ساتھ والی عمارت کو گھیرنے کا حکم دے دیا۔ ڈاکٹر کارٹرس نے فائلیں اور کاغذات اپنی کار کی سیٹ کے نیچے رکھے اور پھر وہ کرنل رابرٹ کے ساتھ اس عمارت کی طرف بڑھا۔ عمارت کا دروازہ بند تھا اور اس عمارت کی دیواریں خاصی بلند تھیں۔ چونکہ ان کے ساتھیوں نے عمارت کو چاروں اطراف سے گھیر لیا تھا اس لئے کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کو یقین تھا کہ وہ جو کوئی بھی ہیں ابھی اسی عمارت کے اندر موجود ہیں۔

کرنل رابرٹ کے حکم پر عمارت کے دروازے کو بم سے اُڑایا گیا اور پھر اس کے حکم پر مسلح افراد تیزی سے عمارت میں داخل ہوتے چلے گئے۔ اندر داخل ہوتے ہی ڈاکٹر کارٹرس اور کرنل رابرٹ کو دو چوکیدار بے ہوش پڑے دکھائی دیئے۔ انہیں بے ہوش دیکھ کر ڈاکٹر کارٹرس اور کرنل رابرٹ کے چہرے غصے سے بگڑ گئے۔ وہ سمجھ گئے کہ ماسٹر لاکرز میں نقب لگانے والے اسی عمارت میں داخل ہوئے تھے اور انہوں نے اس عمارت کے چوکیداروں کو بے

ہوش کیا اور چھت پر جا کر ماسٹر لاکرز کی عمارت پر کود گئے۔

مسلح افراد نے ڈاکٹر کارٹرس اور کرنل رابرٹ کے حکم پر عمارت کا چپہ چپہ چھان مارا تھا لیکن انہیں وہاں کوئی نہیں ملا تھا جس پر کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس کے چہرے غصے سے بگڑ گئے تھے۔

اس عمارت کی دیواریں خاصی اونچی ہیں وہ چھلانگیں لگا کر ان دیواروں کے پار نہیں جا سکتے اور عمارت کے باہر ہمارے آدمی موجود ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ دونوں اندر ہی موجود ہیں۔ ڈھونڈو انہیں اندر جا کر"...... کرنل رابرٹ نے چیختے ہوئے کہا تو جو مسلح آدمی ناکامی کی خبر لے کر آئے تھے اسے غصے میں دیکھ کر ایک بار پھر اندر کی طرف دوڑ گئے۔

"آخر وہ دونوں تھے کون"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم البتہ میں اس بات پر حیران ضرور ہوں کہ ماسٹر لاکرز میں داخل ہونے اور خاص طور پر آپ کا لاکر کھول لینے کے باوجود انہوں نے کوئی فائل یا دستاویز کیوں نہیں اٹھائی"۔ کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہم بروقت یہاں پہنچ گئے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ جب اس آدمی نے میرا لاکر توڑا ہو اسی وقت اس نے باہر سے ہماری آوازیں سن لی ہوں کہ ہم لاکرز روم کا دروازہ بم سے اُڑا کر اندر آ رہے ہیں تو وہ بوکھلا کر خالی ہاتھ ہی نکل گیا ہو"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"نہیں۔ میرا دل یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ جو

کوئی بھی تھے جدید سائنسی آلات سے لیس تھے اور وہ جس طرح
سے ماسٹر لاکرز میں داخل ہوئے تھے یہ عام آدمیوں کا کام نہیں ہو
سکتا۔ یہاں تک پہنچنے اور لاکر کھولنے کے باوجود وہ خالی ہاتھ گئے
ہوں یہ ناممکن ہے قطعی ناممکن''...... کرنل رابرٹ نے کہا اور یہ
صرف ایک آدمی کا کام بھی نہیں ہو سکتا۔

''لیکن میری تمام فائلیں اور دستاویزات مکمل ہیں۔ کوئی ایک
کاغذ بھی غائب نہیں ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''کیا آپ نے تمام فائلیں اور کاغذات اچھی طرح چیک کئے
ہیں''...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

''ہاں بالکل اور مجھے اس بات کی تسلی ہے کہ کسی فائل سے ایک
بھی کاغذ غائب نہیں ہوا ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''تو کیا وہ شخص یہاں آپ کا لاکر کھولنے کے لئے ہی آئے
تھے''...... کرنل رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ وہ جلدی میں ہی سہی مگر اپنی
مطلوبہ فائل یا دستاویز کے ساتھ لاکر میں موجود دوسری کئی فائلیں اور
دستاویزات بھی تو لے جا سکتے تھے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ وہ دونوں آخر تھے کون اور انہیں
اس بات کا علم کیسے ہوا کہ اس عمارت میں آپ کا خفیہ لاکر بھی ہے
جس میں آپ اہم فائلیں اور دستاویزات رکھتے ہیں''...... کرنل
رابرٹ نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس بات کا مجھے علم نہیں ہے کہ انہیں کیسے پتہ چلا۔ ہو سکتا
ہے کہ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہوں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو
کرنل رابرٹ بری طرح سے اچھل پڑا۔

''آپ کا کہنے کا مطلب ہے عمران اور اس کے ساتھ آنے
والی لڑکی جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے''۔ کرنل
رابرٹ نے کہا۔

''ہاں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ اگر یہ دونوں وہی ہیں تو پھر اس کا مطلب ہے کہ یہ
دونوں واقعی یہاں ہمارے خلاف کام کرنے آئے ہیں اور آپ کا
خفیہ لاکر کھولنے کا مطلب وہ آپ کی ٹاپ سیکرٹ فائل حاصل کرنا
چاہتے ہیں''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے تو ایسا ہی لگ رہا ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''تو کیا آپ نے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی بھی یہاں رکھی
ہوئی تھی''...... کرنل رابرٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں اتنا احمق نہیں ہوں۔ میں اس لاکر میں اپنی پرسنل
فائلیں اور دستاویزات رکھتا ہوں۔ میں ایسی کوئی فائل یا دستاویز اس
لاکر میں نہیں رکھتا جس کا تعلق ملک و قوم کے مفادات سے ہو''۔
ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''تب تو فکر کی کوئی بات نہیں ہے''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''فکر تب ہوتی جب ان میں سے کوئی دستاویز یا فائل غائب

ہوتی''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''آپ سائنس دان ہیں اس کے باوجود آپ یہ کیوں بھول رہے ہیں کہ یہاں آنے والے اگر پاکیشیائی ایجنٹ ہیں تو کیا وہ یہاں سے خالی ہاتھ گئے ہوں گے''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر کارٹرس چونک پڑا۔

''کیا مطلب''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس اسپائی کیمرہ ہو اور انہوں نے فائلوں اور دستاویزات کا بوجھ اٹھا کر ساتھ لے جانے کی بجائے ان فائلوں اور دستاویزات کی تصویریں بنا لی ہوں''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر کارٹرس بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کا رنگ یکلخت زرد ہو گیا تھا۔

''اوہ اوہ۔ اگر ایسا ہوا ہے تو بہت برا ہوا ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ برا کیا ہوا ہے۔ آپ کہہ تو رہے ہیں کہ اس لاکر میں ٹاپ سیکرٹ فائل کی نقل سمیت ایسی کوئی فائل یا دستاویز نہیں ہے جو ملک کے مفادات سے تعلق رکھتی ہو''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''لیکن اس میں میری ذاتی فائلیں اور کاغذات تو تھے۔ اگر انہوں نے کسی کو ان فائلوں اور کاغذات کے بارے میں بتا دیا تو میرا سارا کچا چٹھا کھل جائے گا اور......'' ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''اور کیا''...... کرنل رابرٹ نے چونک کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ تم ان دونوں کو ہر صورت میں تلاش کراؤ۔ اگر وہ مل جائیں تو انہیں فوراً ہلاک کر دو بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ اپنے تمام آدمیوں کو باہر بلا لو اور پھر اس پوری عمارت کو میزائلوں اور بموں سے اُڑا دو تاکہ وہ دونوں ہلاک ہو کر ہمیشہ کے لئے اس عمارت کے ملبے تلے دفن ہو جائیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے تیز لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ یہ اچھا آئیڈیا ہے۔ وہ دونوں مسلح ہے اور انہوں نے ہمارے کئی افراد کو چھت پر فائرنگ کر کے ہلاک کیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ یہاں بھی فائرنگ کر کے ہمارے آدمیوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیں۔ اس لئے انہیں واقعی اس عمارت کے ساتھ ہی ختم کر دینا چاہئے''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''تو پھر اپنے تمام آدمیوں کو عمارت سے باہر بلا لیں اور پھر اس عمارت کو بموں اور میزائلوں سے اُڑا دیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ نے سامنے موجود ایک سیاہ پوش کو آواز دے کر اپنے پاس بلایا اور پھر اس نے اس آدمی کو حکم دیا کہ وہ عمارت میں موجود تمام افراد کو باہر بلا لائے تاکہ اس عمارت کو بموں اور میزائلوں سے مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے۔ کرنل رابرٹ کا حکم سنتے ہی وہ آدمی تیزی سے اندر دوڑ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھی تیزی سے باہر آنا شروع ہو گئے۔

”چیف۔ ان دونوں چوکیداروں کو ہوش آ گیا ہے“...... ایک آدمی نے قریب آ کر کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا بتایا ہے انہوں نے۔ یہاں کتنے افراد آئے تھے اور انہیں کس نے بے ہوش کیا تھا“...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

”ان کا کہنا ہے کہ یہاں دو افراد آئے تھے ایک مرد اور ایک عورت“...... اس آدمی نے کہا اور پھر وہ انہیں عمران اور جولیا کے بارے میں وہی باتیں بتانے لگا جو عمران اور جولیا نے چوکیداروں سے کی تھیں اور چوکیداروں نے لالچ میں آ کر انہیں عمارت میں ایک کمرہ دے دیا تھا۔ ہمیں بھی چھت پر ایک مرد اور عورت کے پیروں کے نشانات ملے ہیں۔ عورت اسی عمارت کی چھت پر رہی تھی جبکہ مرد دوسری عمارت پر گیا تھا ایک رسی لٹکا کر“...... اس آدمی نے جواب دیا۔

”کیا تم نے ان سے مرد اور عورت کا حلیہ پوچھا ہے“۔ ڈاکٹر کارٹرس نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ان کے کہنے کے مطابق دونوں مقامی ہی تھے اور لڑکی خود کو لارڈ میڈولا کی بیٹی کہہ رہی تھی“...... اس آدمی نے جواب دیا۔

”لارڈ میڈولا کی بیٹی۔ ہونہہ۔ لارڈ میڈولا کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ اس کے دو بیٹے ہیں بیٹی نہیں ہے۔ وہ یقیناً عمران اور اس

کی ساتھی لڑکی ہی ہیں۔ بہرحال ان سب باتوں کو چھوڑو۔ وہ دونوں ابھی اسی عمارت میں موجود ہیں۔ ہم دونوں نے فیصلہ کیا ہے پاکیشیائی ایجنٹوں کو زندہ پکڑنے کی بجائے اس عمارت کو بموں اور میزائلوں سے تباہ کر دیا جائے تاکہ وہ دونوں ہلاک ہو کر اس عمارت کے ملبے تلے ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائیں“...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

”لیکن جناب۔ ہم اس عمارت کو کیسے تباہ کر سکتے ہیں“...... اس آدمی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

”کیوں کیا ہوا۔ اس عمارت کو ہم تباہ کیوں نہیں کر سکتے۔ بولو“...... کرنل رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ انٹرنیشنل ہرٹ اینڈ برٹ امپورٹ اور ایکسپورٹ کمپنی کے دفاتر ہیں“...... اس آدمی نے کہا۔

”تو کیا ہوا۔ یہ کسی کی بھی کمپنی ہو۔ یہاں ملک دشمن ایجنٹ چھپے ہوئے ہیں۔ انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہم کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ نانسنس“...... ڈاکٹر کارٹرس نے غرا کر کہا۔

”لیکن جناب......“ اس آدمی نے کہنا چاہا۔

”لیکن کیا۔ تم اس عمارت کی تباہی سے جھجک کیوں رہے ہو۔ کیا یہ تمہارے کسی عزیز کی کمپنی ہے“...... کرنل رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو چیف۔ ہرٹ اور برٹ صاحب جناب پرائم منسٹرز آف

اسرائیل کے عزیز ہیں۔ ان کے رشتے کا تو نہیں پتہ لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ یہ دونوں بھائی جناب پرائم منسٹر صاحب کے بہت قریبی عزیز ہیں''...... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کرنل رابرٹ اور ڈاکٹر کارٹرس بری طرح سے چونک پڑے۔

''اوہ۔ ہاں ہرٹ اور برٹ جناب پرائم منسٹر صاحب کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ اگر ہم نے ان کی کمپنی کے دفاتر بموں اور میزائلوں سے تباہ کر دیئے تو ہمیں ہرٹ اور برٹ سمیت جناب پرائم منسٹر صاحب کو بھی جواب دینا مشکل ہو جائے گا''...... ڈاکٹر کارٹرس نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے''...... کرنل رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہمیں ان دونوں کو ایسے ہی تلاش کرنا پڑے گا اور ہمیں یہ بھی کوشش کرنی ہے کہ ہرٹ اور برٹ صاحب کو اس بات کا علم نہ ہو کہ ہم نے اس عمارت پر ریڈ کیا ہے۔ ہمیں چوکیداروں کی زبانیں بھی بند کرنی پڑیں گی''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور عمارت کے ہر حصے میں ان دونوں کو تلاش کرو۔ انہیں کسی بھی صورت میں یہاں سے بچ کر نہیں جانا چاہئے۔ چوکیداروں کو میں خود سنبھال لوں گا''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا اندر چلا گیا۔

''تم چوکیداروں کو سنبھالو تب تک میں اپنی فائلیں اور

دستاویزات لے کر اپنی رہائش گاہ جاتا ہوں۔ مجھے ہر حال میں انہیں محفوظ مقام پر پہنچانا ہے تاکہ اگر عمران اور اس کی ساتھی لڑکی بچ کر نکل بھی جائیں تو وہ دوبارہ ان فائلوں اور دستاویزات تک نہ پہنچ سکیں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ جائیں میں ان دونوں کو خود ہی سنبھال لوں گا اور میری ہر ممکن کوشش ہو گی کہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کسی بھی صورت میں یہاں سے زندہ بچ کر نہ نکل سکیں''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''اوکے۔ گڈ لک''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرنل رابرٹ چند لمحے اسے ہونٹ بھینچے دیکھتا رہا پھر اس نے ایک طویل سانس لی اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دونوں چوکیداروں کو ہوش میں لایا گیا تھا۔

دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں کمرے کے پاس رکے بغیر آگے بڑھ گئیں تو ان دونوں نے سکون کا سانس لیا۔ عمران کا یہ نفسیاتی حربہ کام کر گیا تھا کہ اس نے کمرے کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا اس لئے کوئی اس طرف توجہ نہ دے رہا تھا۔ کبھی کبھار کوئی اس طرف آ کر کھلے ہوئے دروازے سے ایک نظر اندر دیکھ لیتا تھا اور پھر وہیں سے واپس لوٹ جاتا تھا۔ عمران اور جولیا کو اس کا موقع نہیں مل سکا تھا کہ کوئی سیاہ پوش اندر آئے اور وہ اسے بے ہوش کر کے اس کے لباس یا نقاب پہن کر ان کے ساتھ شامل ہو کر وہاں سے نکل جاتے۔

تقریباً دو گھنٹوں تک عمارت میں دوڑ بھاگ ہوتی رہی پھر آہستہ آہستہ آوازیں ختم ہو گئیں۔ شاید مسلح افراد عمارت کا ایک ایک حصہ چیک کر کے مایوس ہو گئے تھے۔ وہ یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ دونوں اس عمارت سے نکل چکے ہیں اس لئے اب وہ یقیناً واپس

جا رہے تھے۔ عمران اور جولیا نے کچھ وقت اور وہاں گزارا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں پھر باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ چونک پڑے۔

"اب کون آ رہا ہے"...... عمران نے دل ہی دل میں کہا۔

قدموں کی آوازیں اسی کمرے کے دروازے کے پاس آ کر رک گئیں جہاں دروازے کے پٹوں کے پیچھے وہ دونوں چھپے ہوئے تھے۔

"کاش ہمیں پتہ ہوتا کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں"...... باہر سے ایک حسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ یہ اسی چوکیدار کی آواز تھی جسے اس نے بوتل اور ڈالرز دیئے تھے۔

"پھر کیا کرتے"...... دوسرے چوکیدار نے پوچھا۔

"ان کی مدد کرتے"...... پہلے چوکیدار نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم دشمنوں کی مدد کرتے جو غیر ملکی ایجنٹ تھے"...... دوسرے چوکیدار نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اس لئے کہ ان کی مدد کر کے ہمیں اتنی رقم مل جاتی کہ ہم دونوں اپنے آبائی قصبوں میں جا کر کوئی چھوٹا موٹا کاروبار شروع کر کے آرام کی زندگی گزار سکتے"...... پہلے چوکیدار نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ایک یہودی ہو اور اسرائیل میں رہتے ہو۔ اس کے باوجود دشمن ایجنٹوں کی مدد کرنے کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ یہ غداری ہے۔ ملک و قوم سے غداری۔ اگر مجھے وہ مل جائیں تو میں انہیں پکڑ کر ابھی اس سرکاری ایجنسی کے حوالے کر دوں"...... دوسرے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دولت چہرے پر لگے ہوئے ہر گناہ کے داغ دھو سکتی ہے والٹر چاہے وہ غداری کا داغ ہو یا کوئی اور"...... پہلے نے زہریلے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد کرواہٹ تھی۔

"ہاں۔ کہتے تو تم ٹھیک ہو لیکن پھر بھی۔ ہمیں ملک دشمن ایجنٹوں کے بارے میں نہیں سوچنا چاہئے۔ ہم سے غلطی ہوئی جو ہم نے انہیں اندر آنے دیا۔ اگر مالکوں کو پتہ چل گیا تو سمجھو ہماری نوکری تو گئی"...... دوسرے چوکیدار نے کہا جس کا نام والٹر تھا۔

"ہاں۔ اب سوچنے سے فائدہ بھی کیا۔ وہ بہت چالاک تھے جو اس قدر مسلح افراد ہونے کے باوجود یہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ڈینجر ایجنسی کے افراد یہاں سے ان کی لاشیں ہی لے کر نکلتے"...... پہلے چوکیدار نے کہا۔

"چلو جو ہوا اچھا ہوا سلاٹر۔ اگر ان کی یہاں سے لاشیں ملتیں تو ان کے بارے میں مالکوں کو ضرور علم ہو جاتا اور پھر ہماری شامت آ جاتی"...... والٹر نے کہا۔

"شامت تو اب بھی ہماری آنی ہے۔ یہاں ڈی ایجنسی نے جو بھاگ دوڑ کی ہے اور بم سے گیٹ اڑایا ہے اس کا جواب تو ہمیں بہرحال مالکوں کو دینا ہی پڑے گا اور کرنل رابرٹ نے ہمیں سختی سے منع کیا ہے کہ ہم کسی بھی حالت میں ہرٹ اینڈ برٹ کو یہ نہیں بتائیں گے کہ یہاں ڈی ایجنسی نے ریڈ کیا تھا۔ ہمیں ہرٹ اینڈ برٹ کو یہی بتانا ہے کہ یہاں چند نامعلوم افراد نے حملہ کیا تھا جو کسی کی تلاش میں آئے تھے۔ کرنل رابرٹ نے سختی سے کہا ہے کہ اگر ہم نے سچ بولا تو وہ ہمیں کسی بھی وقت گولیوں سے اڑا دے گا"...... سلاٹر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں اپنی زبان بند ہی رکھنی ہو گی لیکن سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ہم ہرٹ اور برٹ صاحب کو کہیں گے کیا۔ کیا انہیں ہمارے بتائے ہوئے جھوٹ پر یقین آ جائے گا"...... والٹر نے کہا۔ وہ دونوں دروازے کے باہر ہی کھڑے باتیں کر رہے تھے۔

"اب ہماری نوکری بچنا واقعی مشکل ہے"...... سلاٹر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا تھا کہ اگر وہ دونوں ہمیں مل جاتے تو ہم انہیں پکڑ کر اور ڈرا دھمکا کر ان سے بڑی مالیت کے ڈالرز نکلوا سکتے تھے۔ اگر نوکری چھوٹ بھی جاتی تو ہم غیر ملکی ایجنٹوں کی دی ہوئی دولت سے ساری زندگی عیش کر سکتے تھے"...... والٹر نے کہا۔

"اب کیا ہو سکتا ہے۔ سانپ نکل گیا اب لکیر پیٹنے کا کیا فائدہ۔ چلو۔ اب اندر چلو یا یہیں کھڑے رہ کر باتیں کرنے کا ارادہ

ہے۔ میرا حلق خشک ہو رہا ہے۔ میں تھوڑا سا حلق تر کر کے آرام
کرنا چاہتا ہوں''...... سلاٹر نے کہا۔
''ہاں چلو۔ شراب کی طلب تو مجھے بھی محسوس ہو رہی ہے''۔
والٹر نے کہا اور پھر وہ دونوں اندر آ گئے۔ انہیں اندر آتے دیکھ کر
عمران اور جولیا مزید ست گئے۔ دونوں نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا
اور نہ ہی انہوں نے دروازہ بند کرنے کی زحمت گوارا کی تھی۔ وہ
سیدھے پلنگ کی طرف بڑھ گئے۔ انہیں آگے جاتے دیکھ کر عمران
دروازے کی آڑ سے نکلا اور اس نے نہایت آہستگی سے کمرے کا
دروازہ بند کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا سر ہلا
کر مشین گن لئے آگے بڑھی۔
''ہینڈز اَپ''...... جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو وہ
دونوں اس کی آواز سن کر اس بری طرح سے اچھلے جیسے اچانک ان
کے پیروں میں زور دار بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے
پلٹے اور پھر ان دونوں کو دیکھ کر وہ یوں ساکت ہو گئے جیسے ان کی
جان ہی نکل گئی ہو۔ ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ
گئیں۔
''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم دونوں ابھی یہیں ہو''۔ ان
میں سے ایک نے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔ یہ آواز والٹر کی تھی۔
''تت تت۔ تم دونوں یہاں لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ڈی
ایجنسی نے تو تمہاری تلاش میں پوری عمارت چھان ماری تھی پھر تم

انہیں کیوں نہیں ملے''...... دوسرے چوکیدار نے کہا جس کا نام سلاٹر
تھا۔
''ہم دونوں نے سلیمانی ٹوپیاں اوڑھ رکھی تھیں اس لئے ہم ان
کے سامنے ہوتے ہوئے بھی انہیں دکھائی نہیں دے رہے تھے''۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''سلیمانی ٹوپیاں۔ کیا مطلب۔ یہ سلیمانی ٹوپیاں کیا ہیں''۔
والٹر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔
''تم انہیں جادوئی ٹوپیاں کہہ لو جنہیں سر پر رکھتے ہی انسان
دوسرے انسانوں کی نظروں سے غائب ہو جاتا ہے''...... عمران نے
اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔
''لیکن تمہارے سروں پر تو ٹوپیاں نہیں ہیں''...... سلاٹر نے
آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔
''ہم ظاہر ہو گئے ہیں اس لئے اب ہمارے سروں سے ٹوپیاں
غائب ہو گئی ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔
''لیکن تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو اور۔ اور......'' والٹر نے
خوف بھرے لہجے میں کہا۔
''تم دونوں کا انتظار''...... عمران نے کہا۔
''ہمارا انتظار۔ کیوں''...... سلاٹر نے کہا۔
''ابھی تم دونوں دروازے کے باہر کھڑے کہہ رہے تھے کہ اگر
ہم تمہارے سامنے ہوتے تو تم ہمیں قابو کر کے ہم سے ہزاروں

ڈالرز حاصل کرتے اور زندگی بھر عیش کرتے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم نے ہماری باتیں سن لی تھیں''...... سلاٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں نے بھی اور میری ساتھی نے بھی۔ کیوں ڈیئر''...... عمران نے پہلے اس سے اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔

''اب تم دونوں کیا چاہتے ہو''...... والٹر نے کہا۔ اس نے اور اس کے ساتھی سلاٹر نے اپنی گنیں سائیڈ پر موجود بستر پر رکھ دی تھیں۔ سلاٹر اب کوشش کر رہا تھا کہ غیر محسوس طریقے سے بستر پر پڑی ہوئی گن اٹھا کر انہیں کور کر سکے۔

''چالاکی نہیں۔ اگر تم اپنی گن کی طرف بڑھے تو میری ساتھی تم پر گولیاں برسا دے گی اور تم دونوں نہ چاہتے ہوئے بھی لمبے سفر پر چلے جاؤ گے جہاں سے تمہاری واپسی ناممکن ہو جائے گی''۔ عمران نے سلاٹر کی حرکت نوٹ کرتے ہوئے کہا تو سلاٹر وہیں رک گیا۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے بستر سے ان دونوں کی گنیں اٹھا کر کمرے کے کونے میں اچھال دیں۔

''تم دونوں نے بتایا نہیں۔ کیا چاہتے ہو اور یہاں کیوں رکے ہوئے ہو''...... سلاٹر نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم دونوں جو باتیں کر رہے تھے کہ اگر ہم تمہارے قابو آ جاتے تو تم ہم سے فائدہ حاصل کر سکتے تھے۔ ہم تمہارے سامنے

ہیں۔ اگر چاہو تو تم ہم پر قابو پا کر ہم سے فائدہ اٹھا سکتے ہو''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہونہہ۔ مشین گن تمہاری ساتھی کے ہاتھوں میں ہے اور ہمیں فائدہ اٹھانے کا کہہ رہے ہو''...... والٹر نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

''اس نے صرف گن اٹھا رکھی ہے۔ تم پر فائرنگ تو نہیں کر رہی جو تم ڈر رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''تم جو کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔ ہمیں تمہاری الجھی ہوئی باتیں سمجھ نہیں آ رہی ہیں''...... سلاٹر نے سر جھٹک کر کہا۔

''الجھے ہوؤں کو سلجھی ہوئی باتیں کیسے سمجھ آ سکتی ہیں۔ بہرحال۔ میں تم سے سیدھی بات کرتا ہوں۔ کیا تم دونوں واقعی دولت کمانا چاہتے ہو''...... عمران نے کہا تو ان دونوں نے پہلے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''دولت کمانے کا شوق کسے نہیں ہوتا''...... والٹر نے کہا تو سلاٹر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

''ہم تمہاری یہی خواہش بلکہ تمہارا خواب پورا کرنے کے لئے یہاں رک گئے تھے ورنہ ڈی ایجنسی کے جانے کے بعد ہمارے لئے یہاں سے نکلنا مشکل نہیں تھا''...... عمران نے کہا۔

''خواب۔ کیسا خواب''...... سلاٹر نے حیرت سے کہا۔

''ہمارے ذریعے دولت کمانے کا خواب تاکہ تم یہاں سے ڈھیر

ساری دولت لے جا کر عیش و آرام کی زندگی بسر کر سکو"۔ عمران کہا تو والٹر کی آنکھوں میں چمک آ گئی جبکہ سلاٹر، عمران کی طرف الجھی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے عمران کی باتوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے تم ہم سے مذاق کر رہے ہو"...... سلاٹر نے منہ بنا کر کہا۔

"تم میرے کزن نہیں ہو جو میں تم سے مذاق کروں گا تم دونوں یہ بتاؤ کہ اپنا کاروبار کرنے اور عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کے لئے تمہیں کتنی رقم درکار ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم واقعی ہمیں دولت دینا چاہتے ہو مگر کیوں"...... والٹر نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ بولو کتنی رقم درکار ہو گی"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"دو لاکھ"...... اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"دونوں کو یا صرف تمہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہم دونوں کو دو دو لاکھ ڈالرز دے سکتے ہو"...... والٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائیں گے۔ اب بتاؤ کہ چار لاکھ ڈالرز کے بدلے میں تم ہمارے لئے کیا کر سکتے ہو"۔ عمران نے ان کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا مطلب"...... دونوں نے چونک کر ایک ساتھ کہا۔

"چار لاکھ کی رقم یونہی تو تمہیں نہیں دی جا سکتی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ سمجھا۔ تو تم ہم سے کوئی غیر قانونی کام کرانا چاہتے ہو۔ بولو"...... سلاٹر نے ایک بار پھر غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کوئی غیر قانونی کام نہیں ہے اور نہ ہی ہم تمہیں اور تمہارے ملک کو کوئی نقصان پہنچائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پھر۔ کیا کام ہے ہم سے۔ بولو"...... سلاٹر نے کہا۔

"ہم ہر طرح سے تمہاری مدد کریں گے۔ جو کچھ تم کہو گے وہ کریں گے کہو گے تو تمہارے چھپنے کا انتظام بھی کر دیں گے۔ لیکن پہلے ڈالرز پھر کام"...... والٹر نے کہا جو دولت کا ضرورت سے زیادہ ہی رسیا معلوم ہو رہا تھا۔

"اچھا"...... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"ہاں۔ اگر تم چاہو تو ہمارے ایسے ذرائع ہیں کہ ہم تم دونوں کو اسرائیلی ایجنسیوں سے بچا کر اسرائیل سے باہر پہنچا دیں گے"۔ والٹر نے کہا تو سلاٹر کا چہرہ سرخ ہو گیا وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو والٹر۔ تم ہوش میں تو ہو۔ جانتے نہیں تم ملک دشمن عناصر سے بات کر رہے ہو"...... سلاٹر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ میں غربت کی زندگی سے تنگ آ چکا ہوں۔

اگر مجھے دولت ملنے کا ذریعہ ہاتھ آ رہا ہے تو میں اسے ضائع نہیں جانے دوں گا۔ اگر تمہیں اپنے حصے کی دولت نہیں چاہئے تو تم نہ لینا۔ تمہارے حصے کی دولت بھی میں لے لوں گا"...... والٹر نے کہا۔

"تم پاگل ہو گئے ہو"...... سلاٹر نے کہا۔

"ہاں۔ ہو گیا ہوں پاگل اور تم جانتے ہو میں جب پاگل ہو جاؤں تو پھر کچھ بھی کر سکتا ہوں"...... والٹر نے بھی اس بار غراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم ان پاکیشائی ایجنٹوں کی واقعی مدد کرو گے"...... سلاٹر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اگر یہ میری ڈیمانڈ پوری کر دیں تو میں ان کی ہر حال میں مدد کروں گا"...... والٹر نے کہا۔

"وہ کیسے۔ فرض کرو کہ ہم واقعی اسرائیل سے خاموشی سے نکلنا چاہتے ہیں تو تم کیا کرو گے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہرٹ اینڈ برٹ کمپنی یہاں سے ہر قسم کا سامان ایک اسلامی ملک میں امپورٹ کرتا ہے۔ یہاں سے ہر دو تین روز بعد مال سے بھرے ہوئے کنٹینرز نکلتے ہیں۔ ہم ان کنٹینروں میں تمہیں چھپا دیں گے۔ کسی ایسے کنٹینر میں جو اردن کے مقبوضہ علاقے غزہ کی پٹی کے پار جاتے ہوں۔ وہ کنٹینرز تمہیں اُردن پہنچا دیں گے وہاں سے

تم آسانی سے جہاں چاہو جا سکو گے"...... والٹر نے کہا۔

"اُردن جانے والے کنٹینروں میں یہاں سے کیا سپلائی کیا جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بلیک وہسکی کے ٹن۔ ہرٹ اور برٹ ایسی کمپنی ہے جس کا تعلق براہ راست اسرائیلی پرائم منسٹر سے ہے اس لئے ان کنٹینروں کو نہ تو کھولا جاتا ہے اور نہ ان کی چیکنگ کی جاتی ہے۔ اس لئے تم دونوں آسانی سے یہاں سے نکل سکتے ہو لیکن اس کے لئے تمہیں ہمیں اور اس کنٹینر کے ڈرائیور کو بھی مخصوص معاوضہ دینا ہو گا تاکہ وہ تمہیں اسرائیل سے نکال کر لے جائے۔ ہمارا معاوضہ دو دو لاکھ ڈالرز ہیں"...... والٹر نے کہا۔

"اور کنٹینر کے ڈرائیور کو کتنے ڈالرز دینے ہوں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ فی آدمی پچاس ہزار ڈالر لیتا ہے"...... والٹر نے کہا۔

"کتنے کنٹینرز جاتے ہیں یہاں سے اُردن"...... عمران نے پوچھا۔

"ہفتے میں دو بار یہاں سے دو کنٹینرز بھیجے جاتے ہیں تین روز قبل دو کنٹینرز جا چکے ہیں۔ اب دو کنٹینرز باقی ہیں جو فیکٹری میں لوڈ ہو رہے ہیں وہ آج شام یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر کل صبح یہاں سے روانہ کر دیئے جائیں گے"...... والٹر نے کہا۔ عمران اس کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس آدمی کے لہجے سے اس نے اندازہ

لگا لیا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے اور دولت کے حصول کے لئے کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا آدمی کل تم سے ملے گا اور تمہیں رقم کی ادائیگی کر دے گا مگر......" عمران نے چند لمحے سوچتے رہنے کے بعد کہا۔

"مگر کیا"...... اس بار سلاٹر نے کہا۔ لاکھوں ڈالرز کا سن کر وہ بھی شاید ان سب باتوں میں دلچسپی لینے پر مجبور ہو گیا تھا اور اس کے سر سے وطن پرستی کا بھوت اتر گیا تھا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں سے کل صبح نہ جا سکیں۔ ابھی ہمیں یہاں چند ضروری کام کرنے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے ہم اگلے ہفتے یہاں سے ہونے والی سپلائی کے ساتھ نکلنا چاہیں یا تھوڑا سا وقت زیادہ بھی لگ سکتا ہے۔ کیا تم اس کے لئے ہمارا ساتھ دو گے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل۔ اگر تم ہمیں پیشگی ادائیگی کر دو تو تم جب چاہو ہم تمہیں یہاں سے نکالنے کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ کل صبح، اگلے ہفتے یا اس سے اگلے ہفتے بھی۔ سب کنٹینروں کے ڈرائیورز ہمارے ساتھی ہیں اور سب کو ہی ڈالرز کی ضرورت ہے"...... والٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی تم دونوں کو کچھ پیشگی دے جاتا ہوں۔ باقی کی منت کل میرا آدمی کسی بھی وقت آ کر تمہیں کر جائے گا۔ اگر تم اپنی رہائش گاہوں کے بارے میں بتا دو تو میرا آدمی تمہیں

ڈالرز وہیں پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہم یہاں اسی کمرے میں ایک ساتھ رہتے ہیں اس لئے اپنے آدمی کو یہیں بھیج دینا"...... سلاٹر نے کہا۔

"تم دونوں کہہ رہے تھے کہ یہاں جو کچھ ہوا ہے اس کی ذمہ داری تمہارے مالک تم دونوں پر ڈال کر تمہیں یہاں سے نکال سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"تم اس کی فکر نہ کرو۔ مالکوں کو ہم سنبھال لیں گے۔ چونکہ یہ سب ڈی ایجنسی نے کیا ہے اس لئے ان کی ہدایات کے مطابق ہم یہاں کے چند شر پسند عناصروں کا نام لے دیں گے جو آئے دن بند فیکٹریوں اور بند آفسز میں کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ ہم کہیں گے کہ ہم نے ان کا بھرپور مقابلہ کرنے کی کوشش کی تھی جس کے نتیجے میں انہوں نے بیرونی عمارت کو تو نقصان پہنچایا ہے لیکن وہ اندر داخل نہ ہو پائے تھے"...... سلاٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافی ذہین معلوم ہوتے ہو"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"دولت کے لئے احمق آدمی بھی ذہین بن جاتا ہے"...... سلاٹر نے مسکرا کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم دونوں کو پانچ پانچ ہزار ڈالرز دے رہا ہوں۔ یہ رکھ لو۔ کل میرا ایک آدمی آئے گا وہ تمہارے سامنے پرنس آف ڈھمپ کا نام لے گا۔ تم سمجھ جانا کہ اسے میں نے بھیجا

ہے۔ وہ تمہیں ایک ایک لاکھ ڈالرز دے جائے گا۔ باقی ڈالرز تمہیں
اس روز ملیں گے جس روز ہمیں یہاں سے نکلنے ہو گا"...... عمران
نے کہا تو ان دونوں کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ عمران نے جیب سے
سو ڈالرز کی ایک گڈی نکال کر اس کے دو حصے کئے اور پانچ پانچ
ہزار ڈالر ان کے ہاتھوں میں تھما دیئے۔ ڈالرز دیکھ کر وہ دونوں
جیسے پلکیں جھپکانا بھول گئے۔

"اب یہ بتاؤ کہ ہم اگر یہاں سے خفیہ طور پر نکلنا چاہیں تو تم
ہماری کیا مدد کرو گے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ڈینجر ایجنسی کے افراد
یہاں سے چلے تو گئے ہیں لیکن چند افراد ضرور یہاں رک کر عمارت
کی نگرانی کر رہے ہوں گے تاکہ جیسے ہی ہم باہر نکلیں وہ ہمیں دھر
لیں"...... عمران نے کہا۔

"اب تم کوئی فکر نہ کرو۔ یہاں سے بحفاظت تم دونوں کو باہر
نکالنا ہماری ذمہ داری ہے۔ باہر چاہے ڈی ایجنسی کی پوری فورس
بھی کیوں نہ چاروں طرف موجود ہو ہم تمہیں خاموشی سے یہاں
سے نکال دیں گے"...... والٹر نے کہا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں ایک خفیہ راستہ ہے جو زیر زمین ہے اور دور جا کر ایک
تنگ سی گلی میں کھلتا ہے وہ گلی گاہم اسٹریٹ سے مل جاتی ہے۔ وہاں
جا کر تم کسی بھی طرف نکل سکتے ہو"...... والٹر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ کہاں ہے وہ راستہ"...... عمران نے کہا۔

"سلاٹر تم یہاں رکو۔ میں انہیں خفیہ راستے میں پہنچا کر ابھی
واپس آ جاتا ہوں"...... والٹر نے سلاٹر سے مخاطب ہو کر کہا تو سلاٹر
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر والٹر، جولیا اور عمران کو ساتھ لے
کر اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ایک چھوٹے سے کمرے
کے عقبی دروازے سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے تہہ
خانے میں آیا جس کا ایک دروازہ ایک راہداری میں کھلتا تھا جو کافی
طویل تھی اور دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ سائیڈوں
میں دو دروازے اور تھے جو بند تھے۔

"یہ دروازے کس لئے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ دروازے گوداموں کے ہیں۔ خفیہ راستے سے یہاں خاص
مال گوداموں میں لا کر سٹاک کیا جاتا ہے جسے کنٹینروں میں چھپا کر
بیرون ملک سپلائی کیا جاتا ہے"...... والٹر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ اب ہم یہاں سے خود چلے جائیں
گے۔ تم بس میرا بتایا ہوا کوڈ یاد رکھنا"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ والا کوڈ"...... والٹر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا تو والٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
عمران نے جولیا کو ساتھ لیا اور تیزی سے راہداری نما سرنگ میں
آگے بڑھتا چلا گیا۔ ان کے سرنگ میں جاتے ہی والٹر نے عقب

سے دروازے بند کر دیا۔ جولیا خاموشی سے قدم بڑھا رہی تھی اس نے کچھ پوچھنے یا کہنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ دس بارہ قدم آگے بڑھ کر وہ رک گئے پھر عمران نے جولیا کو رکنے کا اشارہ کیا اور پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... عمران نے دوسری طرف مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ اے ایچ اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

''اگر تم اے ایچ ہو تو میں اے آئی ہوں اور میرے ساتھ جے ایف ڈبلیو ہے۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔ دوسری طرف وائٹ اینگل تھا جس نے کوڈ کے طور پر اے ایچ کہا تھا اور جواب میں عمران نے اے آئی یعنی علی عمران کہا تھا اور جولیانا فنٹز واٹر کے لئے اس نے جے ایف ڈبلیو کا کوڈ استعمال کیا تھا۔

''یس اے آئی۔ میرے لئے کیا حکم ہے اوور''...... وائٹ اینگل نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہم پوائنٹ سے سامان لے کر نکل آئے ہیں۔ میں تمہیں ایک پتہ بتاتا ہوں۔ گاڑی لے کر فوراً وہاں پہنچ جاؤ۔ ہم تمہیں وہیں ملیں گے۔ اوور''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے والٹر کے بتائے ہوئے پتے کے بارے میں بتا دیا جہاں یہ راہداری نما سرنگ باہر

نکلی تھی۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم قریب ہی موجود ہیں۔ آپ آ جائیں۔ اوور''...... وائٹ اینگل نے جواب دیا۔

''پہچان کیا ہو گی۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''پہچان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ میں آپ دونوں کو خود پہچان لوں گا۔ اوور''...... وائٹ اینگل نے جواب دیا۔

''دیکھ لینا بھائی پہچان لینا ہمیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ہماری جگہ کسی اور کو لے جاؤ اور ہم تمہارے انتظار میں سڑک کے کنارے کھڑے سوکھتے رہیں۔ اوور''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ بس جلد سے جلد پہنچ جائیں۔ میں آپ کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ رہا ہوں۔ اوور''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''اکیلے ہو یا کوئی اور بھی ہے تمہارے ساتھ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''فی الحال تو اکیلا ہوں۔ آپ کہیں تو دس سے پندرہ منٹوں میں لاٹ کی لاٹ پہنچ سکتی ہے وہ بھی مکمل سامان کے ہمراہ۔ اوور''۔ وائٹ اینگل نے کہا۔ لاٹ سے مراد افراد تھے اور سامان سے ظاہر ہے اس کے کہنے کا مطلب اسلحے سے ہی تھا۔

''نہیں۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم اکیلے ہی آ جاؤ۔ تم اکیلے ہی سو پر بھاری ہو۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں اوور"...... وائٹ اینگل نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔ عمران نے واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور جولیا کی طرف دیکھنے لگا جو بدستور خاموش تھی۔

"تم وائٹ اینگل سے کوڈ میں کیوں بات کر رہے تھے جبکہ تم نے کہا تھا کہ یہ جدید واچ ٹرانسمیٹر ہے اس کی کال نہ تو کہیں کیچ کی جا سکتی ہے اور نہ ہی اسے ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"احتیاط اچھی ہوتی ہے ڈیئر۔ ہم اس وقت موت کے منہ میں ہیں اور ہمارے پاس وہ سب کچھ ہے جس کے لئے ہم نے اس قدر طویل اور خفیہ سفر کیا ہے۔ اس لئے یہاں سے جس قدر احتیاط اور خاموشی سے نکل جائیں اتنا ہی بہتر ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن تم نے ان دونوں چوکیداروں پر اعتبار کیسے کر لیا۔ کیا تمہارے خیال میں وہ بھروسے کے قابل ہیں اور وہ واقعی ہمیں کنٹینروں میں چھپا کر اسرائیل سے باہر نکال سکتے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"اسرائیل سے تو وہ جب نکالیں گے تب نکالیں گے فی الحال ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ انہوں نے ہمیں اس خفیہ راستے سے نکال دیا ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ڈی ایجنسی نے ہرٹ اینڈ برٹ کی عمارت کو اندر سے خالی کیا ہے لیکن ان کے آدمی یقیناً باہر ہمارے انتظار میں بیٹھے ہوں گے۔ ہم جن کاغذات اور دستاویز

کے لئے یہاں آئے تھے وہ ہمیں مل چکے ہیں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ہمارا ڈی ایجنسی سے اس وقت تک ٹکراؤ ہو جب تک ہم یہ ٹاپ سیکرٹ کسی خفیہ ٹھکانے پر نہ پہنچا دیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر بھی مجھے وہ دونوں بھروسے کے قابل نہیں لگتے خاص طور پر سالار۔ وہ تو ہمیں دشمن ایجنٹ قرار دے رہا تھا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تو ہم کون سے دوست ایجنٹ ہیں جو اسرائیل کی مدد کرنے کے لئے آئے ہیں۔ ہم یہاں دشمن ایجنٹوں کے روپ میں ہی تو موجود ہیں۔ میں ان دونوں کی ذمہ داری وائٹ اینگل پر ڈال دوں گا وہ خود ہی انہیں ہینڈل کر لے گا۔ اگر وہ دونوں با اعتماد نہ ہوئے تو ان کی جگہ وائٹ اینگل کے آدمی بھی تو لے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ہاں یہ واقعی مناسب رہے گا کہ ان کی جگہ وائٹ اینگل اپنے آدمیوں کو یہاں ایڈجسٹ کرا دے"...... جولیا نے کہا۔

راہداری نما سرنگ سے ہوتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھ کر چھوٹے سے چبوترے پر آئے جہاں ایک بڑا سا دروازہ تھا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا۔ باہر جھانکا باہر واقعی ایک پتلی سی گلی تھی جو خالی تھی۔ عمران نے جولیا کو اشارہ کیا تو جولیا نے مشین گن وہیں پھینکی اور پھر وہ دونوں باہر آ گئے۔ عمران نے احتیاط کے پیش نظر دروازہ بند کر دیا جو اندر سے آٹو لاک ہو گیا۔ گلی میں آتے

ہی عمران اور جولیا تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔
گلی سے گزر کر وہ ایک سڑک پر آئے اور پھر وہ کچھ دور پیدل
آگے بڑھ کر چوراہے کے پاس آ کر اونچی جگہ کھڑے ہو گئے تاکہ
وائٹ ایگل جس طرف سے بھی آئے وہ انہیں آسانی سے دیکھ
لے۔
تھوڑی ہی دیر میں سیاہ رنگ کی کلرڈ شیشوں والی ایک جدید
ماڈل کی کار ان کے قریب آ کر رک گئی۔ کار کا دروازہ کھلا تو انہیں
وائٹ ایگل کا چہرہ دکھائی دیا۔
''جلدی کریں پیچھے پولیس کی کار آ رہی ہے''...... دروازہ کھلنے
کے ساتھ ہی وائٹ ایگل نے تیز لہجے میں کہا۔
''چلو''...... عمران نے کہا تو جولیا فوراً کار کا عقبی دروازہ کھول کر
اندر چلی گئی جبکہ عمران وائٹ ایگل کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ان
دونوں کے بیٹھتے ہی وائٹ ایگل نے فوراً کار آگے بڑھا دی۔
''پولیس کو پیچھے کہاں سے لگا لائے ہو''...... عمران نے وائٹ
ایگل سے پوچھا۔
''میری تیز رفتاری کی وجہ سے انہیں شک ہوا تھا تب سے وہ
میری کار کے پیچھے لگی ہوئی ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا۔
''تو تمہیں جلدی کیا تھی۔ آرام سے آ جاتے ہم کہاں بھاگے جا
رہے تھے''...... عمران نے کہا۔
''میں جلد سے جلد آپ تک پہنچنا چاہتا تھا''...... وائٹ ایگل

نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔
''ہمارے پیچھے ایک سفید رنگ کی کار آ رہی ہے۔ اس پر نیلی
بتی بھی لگی ہوئی ہے''...... جولیا نے کہا۔
''یہی پولیس پٹرولنگ اسکواڈ کار ہے''...... وائٹ ایگل نے
بیک مرر میں دیکھتے ہوئے کہا۔
''اس کے راستے سے الگ ہو جاؤ ورنہ یہ ہمارے لئے مصیبت
کھڑی کر سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔
''ٹھیک ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا پھر اس نے گاڑی ایک
سائیڈ روڈ پر موڑ دی سائیڈ روڈ پر بیس پچیس گز آگے بڑھنے کے
بعد اس نے کار کو انتہائی تیزی سے موڑ لیا۔ کار کے ایک سائیڈ کے
پہیے ہوا میں اٹھ گئے اور کار قدرے ترچھی ہو گئی۔ ایک لمحے کے
لئے عمران اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے کار دائیں سائیڈ پر الٹ
جائے گی لیکن موڑ مڑتے ہی وائٹ ایگل نے کمال مہارت کا ثبوت
دیتے ہوئے کار سیدھی کی اور پھر اس کی سپیڈ بڑھا کر تیزی سے
سامنے آنے والی متوازی سڑک کی طرف تیز رفتار جیٹ کی اڑاتا
لے گیا۔

''ہیری۔ ہرٹ اور برٹ کمپنی کے دونوں چوکیداروں کی نگرانی کرو''...... کرنل رابرٹ نے اپنے ساتھیوں کو ہرٹ اینڈ برٹ کمپنی سے ناکام باہر نکلتے دیکھ کر اپنے ایک ساتھی ہیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا جس کا نام ہیری تھا۔

''اپنے ساتھ دس افراد رکھ لو اور انہیں ہرٹ اینڈ برٹ کمپنی کے ارد گرد چھپا دو۔ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد شاید وہ دونوں عمارت سے باہر آنے کی کوشش کریں۔ جیسے ہی وہ باہر نکلیں انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے چھلنی کر دینا''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... ہیری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''عمارت میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ تم سائنسی آلات سے عمارت کی نگرانی کرنا ہو سکتا ہے کہ چوکیدار واقعی

ان دونوں کے بارے میں نہ جانتے ہوں اور وہ ہمارے جانے کے بعد عمارت کے کسی خفیہ حصے سے نکل آئیں۔ چوکیداروں پر تم نے نظر رکھ کر یہ دیکھنا ہے کہ وہ کس سے ملتے ہیں''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... ہیری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور اگر ضرورت پڑے تو تم ڈائریکٹ میرے ٹرانسمیٹر پر مجھ سے رابطہ کر لینا۔ میرے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کر لو''...... کرنل رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے ہیری کو اپنے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی نوٹ کرا دی۔

کرنل رابرٹ نے ڈاکٹر کارٹرس کے جانے کے بعد اپنے نمبر ٹو میگ کو بھی وہیں بلا لیا تھا۔ میگ اب کرنل رابرٹ کے ساتھ تھا۔ اس نے کرنل رابرٹ کے کہنے پر ہرٹ اینڈ برٹ کمپنی کا اندر سے راؤنڈ لگایا تھا اور ان چوکیداروں سے بھی بات کی تھی۔ عمران اور جولیا اسے کہیں نہ ملے تھے اور چوکیداروں کے بیان بھی وہی تھے جو وہ کرنل رابرٹ کے آدمیوں کو وہ پہلے دے چکے تھے۔

''چیف۔ مجھے ان چوکیداروں پر شک ہے''...... میگ نے کرنل رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیا مطلب''...... کرنل رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

''یہی کہ ممکن ہے چوکیدار ان دونوں سے ملے ہوئے ہوں۔ انہوں نے عمران سے بھاری رقم لی ہو اور وہ ان کی مدد کر رہے

ہوں اور انہوں نے ہی عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو عمارت میں کسی ایسی جگہ چھپا دیا ہو جو ہماری نگاہوں میں نہ آئی ہو''۔ میگ نے کہا۔

''ایسا بھی ممکن ہو سکتا تھا مگر ایسا ہے نہیں''...... باس نے کہا۔

''وہ کیوں چیف''...... میگ نے پوچھا۔

''وہ دونوں لالچی ضرور ہیں لیکن جب میں نے ان سے بات کی تھی تو مجھے ان کی باتوں میں سچائی معلوم ہوئی تھی۔ ان دونوں کو واقعی عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے ان دونوں کو عمارت میں کہیں چھپانے میں ان کی کوئی مدد کی ہے''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''اوہ۔ اگر آپ نے ان کے چہروں کی ریڈنگ کی ہے تو پھر آپ کی بات پر مجھے یقین کرنا پڑے گا کیونکہ مجھ سے زیادہ آپ دوسروں کی فیس ریڈنگ آسانی سے کر سکتے ہیں جو غلط نہیں ہو سکتی''...... میگ نے کہا۔

''اگر وہ جھوٹ بول رہے ہوتے تو مجھے ان کے چہروں سے فوراً معلوم ہو جاتا تب میں ان سے سچ اگلوانے کے لئے ان کا ایسا بھیانک حشر کرتا کہ مرنے کے بعد بھی ان کی روحیں صدیوں تک تڑپتی اور بلبلاتی رہتیں''...... کرنل رابرٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو میگ اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ کرنل رابرٹ اپنی کار میں آ گیا۔ میگ بھی اس کی کار میں آ گیا تھا۔ کرنل

رابرٹ کے کہنے پر اس نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

''کہاں جانا ہے جناب''...... میگ نے پوچھا۔

''ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ چلو۔ مجھے اس سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں''...... کرنل رابرٹ نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا تو میگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ میں پہنچ گئی۔ ضروری چیکنگ کے بعد ان کی کار کے لئے ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ کا دروازہ کھول دیا گیا اور میگ نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ڈاکٹر کارٹرس کے ساتھ سٹنگ روم میں تھے۔ ڈاکٹر کارٹرس کے چہرے پر سنجیدگی اور فکر مندی کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

''کیا ہوا ڈاکٹر کارٹرس۔ آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں''...... کرنل رابرٹ نے ڈاکٹر کارٹرس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ڈاکٹر کارٹرس کے جواب سے اسے یہ اندازہ لگانے میں دیر نہ لگی تھی کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے اور اس سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔

''آپ شاید مجھ سے کچھ چھپا رہے ہیں''...... کرنل رابرٹ نے

اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے اسی انداز میں جواب دیا۔

"کیا آپ کے دستاویزات اور فائلیں مکمل ہیں۔ ایسا تو نہیں کہ انہیں آپ کی فائلوں یا دستاویزات سے کچھ حاصل کرنے کا موقع مل گیا ہو اور وہ آپ کی کوئی اہم دستاویز یا فائل لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں"...... کرنل رابرٹ نے اس کی طرف چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ فائلیں اور دستاویزات پورے ہیں مگر......" ڈاکٹر کارٹرس کہتے کہتے خاموش ہو گیا۔

"مگر کیا"...... کرنل رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی وہ بات درست ثابت ہوئی ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"کون سی بات"...... کرنل رابرٹ نے چونک کر کہا۔

"ان کاغذات اور فائلوں کے اسپائی کیمرے سے فوٹو اتارے گئے ہیں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے سنجیدگی سے کہا تو کرنل رابرٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بیڈ نیوز۔ رئیلی بیڈ نیوز کہ وہ آپ کی فائلوں اور اہم دستاویزات کی فوٹو اتار کر لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ کو کیسے علم ہوا کہ انہوں نے آپ کی دستاویزات اور

فائلوں کی تصاویر اتاری ہیں"...... کرنل رابرٹ نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ سب خصوصی ساخت کے پیپرز ہیں جن کی ایک بار کاپی کی جا سکتی ہے دوسری بار نہیں اور یہ فرسٹ کاپی ہی ہیں۔ ان کاغذات پر میں نے نائی کام ری سی کیمیکل لگایا ہوا تھا تاکہ اگر ان کاغذات کی تصاویر بنائی جائیں تو مجھے اس کا علم ہو سکے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا پتہ چلا آپ کو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"تمام فائلوں اور کاغذات پر ریڈ ڈاٹس ہیں جو اس خاص کیمیکل کی وجہ سے نمودار ہوئے ہیں۔ یہ ڈاٹس عدسے کی مدد سے دیکھے جا سکتے ہیں اور ان ڈاٹس کے ہونے کا مطلب ہے کہ واقعی ان تمام پیپرز کی تصویریں بنائی گئی ہیں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ جس مقصد کے لئے آئے تھے انہوں نے اپنا مقصد پورا کر لیا تھا"...... کرنل رابرٹ نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"اب آپ مجھے بتائیں کہ کیا واقعی ان کاغذات میں ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی موجود نہیں تھی"...... کرنل رابرٹ نے ایک بار پھر ڈاکٹر کارٹرس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کارٹرس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ہاں موجود تھی۔ میں نے تمہیں اوریجنل ٹاپ سیکرٹ فائل دی
تھی لیکن اس کی ایک کاپی بنا کر اپنے پاس محفوظ کر لی تھی اور پھر
میں نے اس فائل کے دو حصے کر کے ایک حصہ اپنی رہائش گاہ کے
خفیہ تہہ خانے میں اور دوسرا حصہ اس لاکر میں لا کر رکھ دیا تھا''۔
ڈاکٹر کارٹرس نے تھکے تھکے لہجے میں کہا۔

''آپ نے ایسا کیوں کیا تھا ڈاکٹر کارٹرس۔ ایک اہم ترین
سرکاری راز جس کی آپ نے غیر قانونی طور پر کاپی بنائی اور اس
فائل کو لاکر پرائیویٹ لاکرز میں رکھ دیا۔ کیا یہ آپ کی حماقت نہیں
ہے''...... کرنل رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں مانتا ہوں۔ مجھ سے حماقت سرزد ہوئی ہے لیکن
میں ہر بار یہی کرتا ہوں۔ سرکاری اور غیر سرکاری کاغذات کی ایک
کاپی میں اپنے پاس ضرور محفوظ کرتا ہوں تاکہ ضرورت کے وقت
مجھے اصل فائل منگوانے کی ضرورت نہ پڑے اور میں کاپی والی فائل
سے ہی کام مکمل کر سکوں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''جو بھی ہے۔ آپ نے غلطی کی ہے۔ کسی اور کو نہیں تو آپ
مجھ پر اعتماد کرتے اور مجھے ہی بتا دیتے کہ آپ ہر فائل کی کاپیاں
بناتے ہیں۔ یہ مت بھولیں کہ آپ سائنس دان ہونے کے ساتھ
ساتھ اسرائیل کی سب سے بڑی اور طاقتور ایجنسی، ڈی ایجنسی کے
سیکنڈ چیف بھی ہیں۔ میں اس ایجنسی کا فرسٹ چیف ہوں۔ آپ کو
ایسی باتیں مجھ سے ہر حال میں شیئر کرنی چاہئیں تھیں''...... کرنل

رابرٹ نے منہ بنا کر کہا۔

''آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ آئندہ میں ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا
اور جو بھی بات ہو گی میں آپ سے ضرور شیئر کروں گا''...... ڈاکٹر
کارٹرس نے کہا۔

''لاکر سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی جو تصاویر بنائی گئی ہیں کیا وہ
فائل واقعی ادھوری تھی یا اب بھی آپ مجھ سے اصل بات چھپا رہے
ہیں''...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ سچ ہے۔ لاکر میں کسی بھی فائل کی کاپی مکمل نہیں
ہے۔ جتنی بھی فائلیں یا دستاویزات ہیں میں ان کی وہاں ادھوری
کاپیاں ہی رکھتا ہوں''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

''یعنی آدھی فائل دشمنوں تک پہنچ چکی ہے''...... کرنل رابرٹ
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ سچ ہے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے تھکے تھکے لہجے میں
کہا۔

''یہ تو واقعی بہت برا ہوا ہے۔ ہم نے جس ٹاپ سیکرٹ کو انتہائی
محفوظ سمجھ رکھا تھا اس کی ادھوری ہی سہی لیکن معلومات بہرحال
دشمنوں تک پہنچ گئی ہیں۔ اس کے بارے میں اعلیٰ حکام کو علم ہوا تو
وہ ہماری سرزنش ضرور کریں گے اور پرائم منسٹر آف اسرائیل تو اس
معاملے میں انتہائی سخت واقع ہوئے ہیں۔ اگر ان کے علم میں یہ
بات آئی کہ آپ نے سرکاری رازوں کی کاپیاں اپنے پاس رکھی

تھیں اور ان میں سے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی پاکیشیائی ایجنٹ لے اڑے ہیں تو پھر ڈی ایجنسی کو ختم کرنے اور ہمارا کورٹ مارشل کرنے میں وہ ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے"...... کرنل رابرٹ نے قدرے سخت اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات آپ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کیا آپ پرائم منسٹر سے میری شکایت کریں گے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کرنل رابرٹ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس معاملے میں اگر میں آپ کی کسی سے بھی کوئی شکایت کرتا ہوں تو میں بھی اتنا ہی مجرم سمجھا جاؤں گا جتنا کہ آپ ہیں۔ ڈی ایجنسی کے فرسٹ چیف ہونے کی وجہ سے مجھے بھی سخت ترین سزا دی جائے گی"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"تو پھر اس بات کو یہیں دبا دیں۔ جب یہ بات ہم دونوں کے درمیان سے نکلے گی ہی نہیں تو پھر کیسی سرزنش اور کیسی سزا اور پھر دشمن ایجنٹوں کے پاس ادھوری معلومات گئی ہے۔ وہ معلومات بھی کوڈ میں ہے جسے ڈی کوڈ کرنا ان کے لئے آسان ثابت نہیں ہوگا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"ہونہہ۔ ایسا ہی کرنا پڑے گا۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ کے علاوہ اور کون جانتا ہے کہ آپ کے سیکرٹ لاکر میں سرکاری راز اور خاص طور پر ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی موجود تھی"...... کرنل رابرٹ نے سر ہلایا۔

"نہیں۔ میرے علاوہ یہ بات کوئی نہیں جانتا۔ اس لاکر میں، میں خود فائلیں اور کاغذات لے جا کر رکھتا تھا اور ضرورت کے وقت خود ہی وہاں سے نکال کر لاتا تھا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"تو پھر عمران کو کیسے پتہ چلا کہ اس لاکر میں آپ نے ٹاپ سیکرٹ فائل کی کاپی رکھی ہوئی ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"یہ بات میرے لئے بھی حیرت انگیز ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"فائلوں اور دستاویزات کی بات چھوڑیں کیا کوئی اور یہ جانتا ہے کہ ملٹی پلس ماسٹر لاکرز میں آپ کا سیکرٹ لاکر بھی ہے"۔ کرنل رابرٹ نے چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ یہ بات میری پرسنل سیکرٹری کیتھی جانتی ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ چونک پڑا۔

"کیتھی"...... کرنل رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو پھر وہ یہ بھی جانتی ہو گی کہ اس لاکر میں آپ کیا رکھتے ہیں اور کیا نکال کر لاتے ہیں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ اسے صرف سیکرٹ لاکر کا علم ہے۔ وہ یہ نہیں جانتی کہ اس لاکر میں، میں کیا رکھتا ہوں۔ اسے بھی اچانک ہی اس بات کا علم ہوا تھا کہ ماسٹر لاکرز روم میں میرا ایک سیکرٹ لاکر موجود ہے۔ میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں تل ابیب سے باہر جا رہا تھا۔ کیتھی اس وقت میرے ساتھ تھی۔ راستے میں مجھے ماسٹر لاکرز سے

ایک فائل لینی تھی۔ میں کیتھی کو بے خیالی میں ساتھ لے گیا اور وہاں سے فائل نکال لایا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ ماسٹر لاکرز سے میں کون سی فائل لایا ہوں اور اس لاکر کے بارے میں اسے میں نے پہلے کیوں نہ بتایا تو میں اس کی بات ٹال گیا تھا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیتھی کے بارے میں، میں جانتا ہوں وہ کٹر یہودن ہے اور اسرائیل کی انتہائی وفادار ہے۔ وہ اپنی حدود میں رہتی ہے اور اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرتی۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے ماسٹر لاکرز میں آپ کے سیکرٹ لاکر کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا ہوگا"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ وہ بے حد ایماندار ہے۔ اس نے پھر کبھی مجھ سے اس لاکر کے بارے میں بات نہیں کی تھی"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"تب پھر یہ بات عمران تک کیسے پہنچی کہ ماسٹر لاکرز میں آپ کا سیکرٹ لاکر ہے۔ ماسٹر لاکرز روم میں داخل ہو کر اس نے ڈائریکٹ آپ کا ہی لاکر کھولا تھا کسی اور لاکر کو تو اس نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا"...... کرنل رابرٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرے پاس فی الحال تمہارے اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ میں خود اس پر حیران ہوں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"ذہن پر زور دیں اور سوچیں کہ کیتھی کے علاوہ اور کون آپ کے سیکرٹ لاکر کے بارے میں جانتا ہے"...... کرنل رابرٹ نے

کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"آر یو شیور"...... کرنل رابرٹ نے ڈاکٹر کارٹرس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہنڈرڈ اینڈ ون پرسنٹ شیور"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"نجانے کیا بات ہے کہ مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا ہے کہ اس لاکر کے بارے میں آپ کے اور کیتھی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا"...... کرنل رابرٹ نے بڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تیز تھی کہ ڈاکٹر کارٹرس نے اس کی بات آسانی سے سن لی تھی۔

"کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ میں ایسا تو نہیں کہہ رہا"...... کرنل رابرٹ نے فوراً کہا۔

"پھر تم نے ایسا کیوں کہا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے غرا کر کہا۔

"اس لئے کہ آپ کی یہاں آمدورفت سے بھی مجرم اور غیر ملکی ایجنٹ اس کا اندازہ لگا سکتے تھے کہ آپ نے یہاں کسی لاکر میں کاغذات رکھے ہوئے ہیں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ناممکن ہے۔ میرا طریقہ کار ایسا تھا کہ جس کی وجہ سے کسی نے آج سے پہلے مجھے یہاں نہیں دیکھا ہوگا"...... ڈاکٹر کارٹرس

نے کہا۔

"وہ طریقہ کار کیا تھا"...... باس نے پوچھا۔

"میں نے ایک بوڑھے آدمی کے روپ میں لاکر حاصل کیا تھا اور اسی بوڑھے کے روپ میں ہمیشہ جا کر لاکر اوپن کرتا تھا۔ میں نے گاہم اسٹریٹ پر ایک فلیٹ لے رکھا تھا اس فلیٹ میں جا کر میں میک اپ کرتا تھا اور میک اپ کر کے دوسرے راستے سے عمارت کے دوسرے رخ پر واقع سڑک سے گزر کر ماسٹر لاکرز میں جاتا تھا۔ وہاں میں نے اپنا نام بھی الگ لکھوایا ہوا ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"ممکن ہے ایجنٹوں نے اس فلیٹ تک آپ کا تعاقب کیا ہو اور پھر اس راز کو پا لیا ہو"...... کرنل رابرٹ نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ بھی ناممکن ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"وہ کیسے"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"وہ ایسے کہ جس عمارت میں، میں نے فلیٹ لیا ہوا ہے اس عمارت کے ساتھ ایک اور عمارت ملی ہوئی ہے اور دوسری عمارت میں بھی میرا ایک فلیٹ موجود ہے۔ میں ایک فلیٹ سے خفیہ طور پر دوسرے فلیٹ میں جا کر میک اپ کر کے دوسرے فلیٹ والی عمارت سے باہر جاتا تھا۔ اس طرح ناممکن ہے کہ کوئی تعاقب کر کے میرے اس راز کو پا لیتا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا طریقہ کار تو واقعی فول پروف ہے پھر آخر اس لاکر کے بارے میں راز لیک آؤٹ کیسے ہوا"...... کرنل رابرٹ نے حیرت سے پوچھا۔

"اب میں اور کیا کہوں"...... ڈاکٹر کارٹرس نے جھلاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا نمبر ٹو رہوڈا۔ کیا وہ جانتا ہے"...... کرنل رابرٹ نے ایک بار پھر چند لمحے توقف کے بعد پوچھا۔

"نہیں۔ اسے کسی بات کا کچھ علم نہیں ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"لیکن میرے علم میں ایک بات ضرور ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"کون سی بات"...... ڈاکٹر کارٹرس نے چونک کر کہا۔

"کیتھی کے رہوڈا سے گہرے تعلقات ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوتا ہے۔ دونوں نوجوان ہیں۔ ایک ساتھ رہتے ہوئے ایک دوسرے کو پسند نہیں کریں گے تو کسے کریں گے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے منہ بنا کر کہا۔

"میرے کہنے کا مقصد ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ کیتھی آپ کی باتیں رہوڈا کو بتاتی ہو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"کیا مطلب"...... ڈاکٹر کارٹرس نے چونک کر کہا۔

"ہوسکتا ہے کہ باتوں باتوں میں کیتھی نے رھوڈا کو آپ کے سیکرٹ لاکر کا بتا دیا ہو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"اول تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ کیتھی بااعتماد لڑکی ہے وہ رھوڈا کو پسند ضرور کرتی ہے لیکن وہ میرا کوئی بھی راز رھوڈا کو نہیں بتاتی اور رھوڈا بھی میرا وفادار ہے۔ اسے ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ میں کیا کرتا ہوں اور کیا نہیں۔ وہ میرے حکم کا غلام ہے اور بس"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"آپ اگر اجازت دیں تو میں ان دونوں سے پوچھ گچھ کروں ہوسکتا ہے کہ ان سے ہمیں ایسا کوئی کلیو مل جائے جس سے اس بات کا علم ہوسکے کہ آخر آپ کے ماسٹر روم کے سیکرٹ لاکر کا راز عمران تک کیسے پہنچا تھا"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جو چاہے کر سکتے ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"تھینک یو جناب۔ میں بس معمولی انداز میں ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ ان پر کوئی سختی نہیں کروں گا"...... کرنل رابرٹ نے کہا تو ڈاکٹر کارٹرس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کے پاس جن فائلوں اور دستاویزات کی نقول ہیں کیا وہ اب ساری فائلیں اور دستاویزات یہاں اپنی رہائش گاہ میں رکھیں گے"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"نہیں۔ عمران اگر میرے سیکرٹ لاکر تک پہنچ سکتا ہے تو پھر اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ یہاں بھی پہنچ جائے اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ میں لاکر سے نکالے ہوئے کاغذات اور رہائش گاہ میں موجود تمام کاغذات کسی اور محفوظ مقام پر پہنچا دوں جہاں عمران کا خیال بھی نہ پہنچ سکے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"کیا اس کے علاوہ بھی آپ نے کوئی محفوظ جگہ بنائی ہوئی ہے"...... کرنل رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ایک ایسی جگہ جس کے بارے میں سوائے میرے اور کوئی نہیں جانتا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"کیا آپ مجھے نہیں بتائیں گے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ابھی اس بارے میں کچھ نہ پوچھو کرنل رابرٹ۔ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔ ایک بار فائلیں اور دستاویزات محفوظ مقام پر پہنچ جائیں تو پھر میں تمہیں خود آ کر سب کچھ بتا دوں گا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کرنل رابرٹ کے پیچھے کھڑے میگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو بڑے مؤدبانہ انداز میں کسی باڈی گارڈ کی طرح خاموش کھڑا تھا۔

"جیسے آپ کی مرضی"...... کرنل رابرٹ نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ اب آپ اپنے کاغذات کی حفاظت کا بندوبست کریں تب تک میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو ٹریس کراتا ہوں۔ ان

دونوں نے ڈی ایجنسی سے ٹکر لی ہے اور میں انہیں بتا دینا چاہتا
ہوں کہ ڈی ایجنسی سے ٹکر لینا ان کے لئے کس قدر بھیانک ثابت
ہو گا اور موت کس قدر تیزی سے ان پر جھپٹے گی"...... کرنل رابرٹ
نے کہا۔

"او کے۔ میرے آدمی بھی ان دونوں کی تلاش میں لگے ہوئے
ہیں۔ رہوڈا اور اس کے ساتھیوں کو اگر ان کا کوئی کلیو ملا تو وہ آپ
کو یا پھر میگ کو مطلع کر دے گا پھر یہ دونوں مل کر پاکیشیائی ایجنٹوں
کے خلاف کام کر سکیں گے"...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔ ڈاکٹر کارٹرس بھی اٹھ
کر کھڑا ہو گیا تھا۔ کرنل رابرٹ نے ڈاکٹر کارٹرس سے ہاتھ ملایا اور
جانے کے لئے مڑا پھر اچانک جیسے اس کے دماغ میں کوندا سا لپکا
وہ دوبارہ ڈاکٹر کارٹرس کی طرف مڑا۔

"اب کیا ہوا"...... ڈاکٹر کارٹرس نے چونک کر کہا۔

"ماسٹر لاکرز میں اگر آپ بوڑھے کے میک اپ میں اور نئے
نام سے آتے جاتے رہے ہیں پھر اس کمپنی کے مالک نے آپ کو
اصل شکل وصورت میں کس طرح سے شناخت کر لیا تھا"...... کرنل
رابرٹ نے پوچھا۔

"میں نے اپنی اصل شکل والی تصویر بھی اسے دی تھی اور ساتھ
ہی ہدایت کی تھی کہ اگر کبھی یہ تصویر والا آدمی آئے تو اسے میرا
نمائندہ سمجھ کر اس کے احکامات کی تعمیل کی جائے اور میتھوز جو اس

کمپنی کا مالک ہے اس نے میری ہی ہدایت پر عمل کیا ہے"۔ ڈاکٹر
کارٹرس نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا"...... کرنل رابرٹ نے سر ہلا کر
کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ کو میتھوز پر کوئی شبہ ہے"...... ڈاکٹر کارٹرس
نے پوچھا۔

"ہو بھی سکتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے شک کے دائرے
میں ایک بار جو آ جائے وہ اس وقت تک اس دائرے سے باہر نہیں
نکل سکتا جب تک اس کی بے گناہی ثابت نہ ہو جائے اور اس کی
بے گناہی کا فیصلہ بھی میں خود کرتا ہوں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ لیکن آپ نے خاص طور پر میتھوز کا نام
کیوں لیا ہے۔ اس کی کوئی تو خاص وجہ ہو گی"...... ڈاکٹر کارٹرس
نے پوچھا۔

"پہلے یہ بتائیں کہ آپ نے ماسٹر لاکرز میں کس نام سے لاکر
بک کرایا تھا"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"وہاں میرا لاکر مائیک ایلسن کے نام سے بک ہے"...... ڈاکٹر
کارٹرس نے جواب دیا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ کہیں میتھوز یہ تو نہیں جانتا کہ ڈاکٹر
کارٹرس اور مائیک ایلسن ایک ہی آدمی کے دو روپ ہیں"۔ کرنل
رابرٹ نے کہا۔

''ایسا اس لئے ممکن نہیں ہے کہ اصل شکل میں، میں کبھی وہاں نہیں گیا سوائے آج کے''...... ڈاکٹر کارٹرس نے کہا تو کرنل رابرٹ نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے ایک بار پھر ڈاکٹر کارٹرس سے ہاتھ ملایا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈاکٹر کارٹرس کے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ میگ کے ساتھ کار میں سوار وہاں سے نکلا چلا جا رہا تھا۔ کرنل رابرٹ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا اس لئے میگ میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس سے کچھ پوچھتا البتہ ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ سے نکلتے ہی اس نے کرنل رابرٹ سے یہ ضرور پوچھ لیا تھا کہ کہاں چلنا ہے جس کے جواب میں کرنل رابرٹ نے اپنے آفس میں چلنے کا کہا تھا۔

''ہم اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچ چکے ہیں جناب''...... میگ نے کار پارکنگ میں روک کر کرنل رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا جو بدستور اپنے خیالوں میں گم تھا اور اسے احساس تک نہ ہوا تھا کہ وہ کب ہیڈ کوارٹر پہنچا ہے اور میگ نے کار پارکنگ میں روک بھی دی ہے۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم میرے ساتھ آفس آؤ۔ مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے''...... کرنل رابرٹ نے کہا اور کار سے باہر نکل گیا۔ میگ بھی کار سے نکل آیا اور پھر وہ ہیڈ کوارٹر کی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد کرنل رابرٹ اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر جا کر بیٹھ گیا جبکہ میگ اس کے سامنے بڑے مودبانہ انداز میں کھڑا

ہو گیا۔

''میگ''...... کرنل رابرٹ نے میگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... میگ نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''تم نے ڈاکٹر کارٹرس کی ساری باتیں سنی ہیں''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... میگ نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو پھر بتاؤ کہ اس معاملے میں تمہارا شک کس پر جاتا ہے۔ ایسا کون ہو سکتا ہے جس کے ذریعے عمران تک ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کا راز پہنچ سکتا ہو''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''میرا شک کیتھی اور رہوڈا پر ہے چیف''...... آپ کی بات درست معلوم ہوتی ہے کیتھی نے یقیناً باتوں میں رہوڈا سے اس لاکر کا ذکر کیا ہو گا اور پھر رہوڈا کی وجہ سے یہ بات لیک آؤٹ ہوئی ہو گی۔ کیتھی کے بارے میں تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن رہوڈا کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ ان دنوں بے حد پھنسا ہوا ہے۔ اسے مہنگے باروں میں جا کر ادھار شراب پینے کی عادت ہے اور وہ جوئے میں بھی بڑی بڑی رقوم ہار چکا ہے۔ فورٹ گیم روم کا ہی وہ دو لاکھ ڈالرز کا مقروض ہے جس نے اس کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران نے اس سے بات کی ہو اور اس کا قرض اتارنے کا کہہ کر اسے بھاری معاوضہ دیا ہو اور رہوڈا نے ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کے بارے میں اسے بتا دیا ہو''۔

میگ نے کہا۔

"اگر یہ بات تھی تو تم نے مجھے رھوڈا کے بارے میں پہلے کیوں نہیں بتایا"...... کرنل رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے خود ہی کہا تھا چیف کہ ڈاکٹر کارٹرس اور رھوڈا کے معاملات میں، میں دخل نہ دیا کروں اس لئے میں نے ان باتوں کا کبھی آپ سے ذکر نہیں کیا تھا"...... میگ نے سہم کر کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے ہر حال میں یہ پتہ لگانا ہے کہ ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کا راز کیسے کھلا ہے۔ تم جاؤ اور جا کر فوراً رھوڈا اور کیٹی کو ہیڈکوارٹر لے آؤ"...... کرنل رابرٹ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر ڈاکٹر کارٹرس نے مداخلت کی تو"...... میگ نے پوچھا۔

"وہ ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ میں نہیں ہیں۔ وہ یقیناً اس وقت اپنے فلیٹس میں ہوں گے۔ تم انہیں خاموشی سے اٹھا کر لے آؤ وہ بھی اس طرح کہ انہیں اس بات کا پتہ ہی نہ چل سکے کہ تم نے انہیں اٹھایا ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف"...... میگ نے کہا۔

"بلکہ تم ایسا کرو کہ فی الحال رھوڈا کو رہنے دو۔ تم صرف کیٹی کو یہاں لے آؤ۔ اس کے بعد ہم رھوڈا کے خلاف کارروائی کریں گے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ میں کیٹی کو جلد ہی لے کر یہاں پہنچ جاؤں گا"...... میگ نے کہا۔

"روانہ ہو جاؤ یہ کام تم خود کرو گے"...... باس نے کہا۔

"یس چیف"...... میگ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا کرنل رابرٹ کے آفس سے نکلتا چلا گیا۔ ابھی میگ کو وہاں سے گئے کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا جو کرنل رابرٹ کی میز پر اس کے سامنے پڑا ہوا تھا۔ کرنل رابرٹ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیری کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔ یہ وہی ہیری تھا جسے کرنل رابرٹ، ہرٹ اینڈ برٹ کمپنی کے چوکیداروں کی نگرانی پر چھوڑ کر آیا تھا۔ اس کی آواز سن کر کرنل رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل رابرٹ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہیری بول رہا ہوں چیف۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہیری کی آواز آئی۔

"یس ہیری۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... کرنل رابرٹ نے اسی طرح کرخت لہجے میں پوچھا۔

"چیف میں نے سپیشل چیکر مشین سے اس عمارت کی چیکنگ کی تھی۔ چیکنگ کے دوران تو مجھے کچھ نظر نہیں آیا کیونکہ اس عمارت کی دیواریں بے حد موٹی ہیں جنہیں خاص کنکریٹ سے بنایا گیا ہے۔ اس کے باوجود میں چیکنگ کرتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں

نے چیکنگ مشین میں ہرٹ اینڈ برٹ کی عمارت کے شمال میں ایک
چھوٹی سی راہداری نما گلی چیک کی۔ مشینی چیکنگ سے پتہ چلا کہ یہ
راہداری نما گلی ہرٹ اینڈ برٹ سے ہی منسلک ہے۔ میں ابھی اس
راہداری کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک وہاں مجھے دو افراد دکھائی دیئے۔ وہ
دونوں ہرٹ اینڈ برٹ کی عمارت کے کسی خفیہ دروازے سے نکلے
تھے۔ ان میں ایک مرد تھا اور ایک عورت۔ وہ دونوں تیزی سے اس
راہداری نما گلی میں بھاگے جا رہے تھے۔ اس گلی کی دوسری طرف
ایک سڑک ہے جو گاہم سٹریٹ کہلاتی ہے۔ اس طرف میرا ایک
ساتھی موجود تھا۔ چونکہ گاہم سٹریٹ کی طرف جانے میں ہمیں وقت
لگ سکتا تھا اس لئے میں نے وہاں موجود اپنے ساتھی سے بات
کی۔ اس کا نام گیرس ہے۔

گیرس جب تک اس راہداری تک پہنچتا وہ دونوں اس راہداری
سے نکل چکے تھے۔ گیرس ان کی طرف بھاگا تو اچانک وہاں ایک
تیز رفتار سیاہ رنگ کی کار آ کر رکی اور اس کے دروازے کھل گئے۔
دروازے کھلتے ہی مرد اور عورت کار میں سوار ہوئے اور کار انہیں
لے کر روانہ ہو گئی۔ گیرس چونکہ پیدل تھا اس لئے وہ ان کے پیچھے
نہ جا سکا لیکن گیرس نے مجھے بتایا ہے کہ سیاہ رنگ کی کار چونکہ
سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑ رہی تھی اس لئے اس روڈ پر موجود
ایک پولیس موبائل اس کار کے پیچھے لگ گئی تھی۔ گیرس نے پولیس
موبائل کا نمبر نوٹ کیا۔ میں نے فوری طور پر متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے

بات کی اور اپنی ایجنسی کا حوالہ دے کر ڈیپارٹمنٹ سے اس پولیس
موبائل کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی حاصل کر لی۔ اس موبائل میں
آفیسر ڈیوڈ ہے اور اس کے ساتھ سارجنٹ ایرل۔ میں نے ان سے
رابطہ کیا اور کار کی تفصیلات پوچھیں تو آفیسر ڈیوڈ نے بتایا کہ وہ سیاہ
کار کی تیز رفتاری کی وجہ سے ان کے پیچھے لگے ہیں۔ میں نے
ان سے معلومات لیں کہ وہ کہاں ہیں۔ معلومات لیتے ہی میں اپنی
تیز رفتار کار میں روانہ ہو گیا۔ میں نے آفیسر ڈیوڈ سے کہا کہ وہ
مزید نفری کا انتظام کرے اور سیاہ کار کو ہر صورت میں گھیرنے کی
کوشش کرے میں خود اس کے پاس پہنچ رہا ہوں۔ اوور"...... ہیری
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔ کیا آفیسر نے سیاہ کار کو گھیرے میں لیا یا نہیں۔
اوور"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"ہم اسے گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہے ہیں چیف۔ سیاہ
کار کا ڈرائیور انتہائی ماہر معلوم ہو رہا ہے وہ ہمیں ہر ممکن طریقے
سے ڈاج دینے کی کوشش کر رہا ہے اور ہمارا گھیرا توڑ کر نکل رہا ہے
لیکن ہم بدستور اس کے پیچھے ہیں اور میں بھی اپنی کار میں سیاہ کار
کے پیچھے ہوں۔ اس بار وہ ہمارے ہاتھوں سے بچ کر نہیں نکل سکیں
گے۔ اوور"...... ہیری نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ دونوں اسی کار میں موجود ہیں۔
اوور"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"یس چیف۔ ہرٹ اینڈ برٹ کی عمارت کے خفیہ راستے سے وہ
جس طرح مشکوک انداز میں نکلے تھے اور ان کے حلیئے وہی تھے جو
ہمیں مطلوب ہیں۔ اس لئے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہی
ہمارے مجرم ہیں جنہیں سیاہ کار والا ہم سے بچانے کی کوشش کر رہا
ہے۔ اوور"...... ہیری نے کہا۔

"اب تم کہاں ہو۔ اوور"...... باس نے پوچھا۔

"زیرو کراس روڈ پر۔ اوور"...... ہیری نے جواب دیا۔

"اب وہ کس طرف جا رہے ہیں۔ اوور"...... کرنل رابرٹ نے
پوچھا۔

"سیاہ کار ڈی واز وے پر ہے اور سیدھی جا رہی ہے۔ یہ شہر
سے باہر جانے والی سڑک ہے جو تقریباً پچاس کلو میٹر طویل ہے۔
راستے میں کوئی موڑ نہیں ہے۔ پچاس کلو میٹر بعد نواحی علاقہ واہان
آتا ہے۔ اگر وہ واہان پہنچ گئے تو پھر وہ وہاں سے کہیں بھی نکل
سکتے ہیں۔ اس لئے ہماری کوشش ہے کہ ہم انہیں کسی بھی حالت
میں واہان نہ پہنچنے دیں اور اس سے پہلے ہی انہیں پکڑ لیا جائے۔
اوور"...... ہیری نے کہا۔

"ہونہہ۔ انہیں نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا۔ میں میگ اور
اس کے گروپ کو بھیجتا ہوں۔ وہ خود ہی ان سے نپٹ لے گا۔
اوور"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"یس چیف۔ جیسا آپ کا حکم۔ اوور"...... ہیری نے مؤدبانہ

لہجے میں جواب دیا۔ کرنل رابرٹ نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے
رابطہ ختم کیا اور پھر اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس پر میگ
کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"میگ بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی میگ کی مخصوص آواز
سنائی دی۔

"کرنل رابرٹ بول رہا ہوں"...... کرنل رابرٹ نے کرخت
لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ چیف آپ۔ حکم"...... میگ نے کرنل رابرٹ کی آواز
پہچان کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کا پتہ چل گیا ہے میگ"۔ کرنل
رابرٹ نے کہا۔

"اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کیا وہ زندہ ہیں"...... میگ نے چونک کر
کہا۔

"ہاں۔ وہ زندہ ہیں۔ وہ دونوں ہرٹ اینڈ برٹ کی عمارت میں
ہی کہیں چھپے ہوئے تھے۔ ہمارے جانے کے بعد وہ ہرٹ اینڈ
برٹ کی عمارت کے چوکیداروں کی ملی بھگت سے عمارت کے ایک
خفیہ راستے سے نکلے تھے"...... کرنل رابرٹ نے کہا اور پھر اس نے
میگ کو ساری تفصیل بتا دی۔

"تو کیا ہیری پولیس اسکواڈ کے ساتھ اب بھی ان کا تعاقب کر
رہا ہے"...... میگ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے اسے تعاقب جاری رکھنے کا کہا ہے۔ ہیری کے کہنے کے مطابق سیاہ کار ڈی واز وے کی طرف جا رہی ہے جو شہر سے باہر اور سیدھی جاتی ہے۔ تم اپنا گروپ لے کر تیز رفتار ہیلی کاپٹر سے وہاں پہنچ جاؤ۔ وہ اسی طرف جا رہے ہیں۔ آگے جا کر ان کا راستہ روکو اور انہیں ہر صورت میں پکڑنے کی کوشش کرو۔ اگر وہ زندہ ہاتھ نہ آئیں تو انہیں کار سمیت اُڑا دینا۔ اس بار انہیں کسی بھی صورت میں بچ کر نہیں نکلنا چاہئے۔ سمجھے تم۔ کسی بھی صورت میں کا مطلب کسی بھی صورت میں نہیں"...... کرنل رابرٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں ان پر تیز رفتار عقاب کی طرح جھپٹوں گا اور انہیں پنجوں میں دبوچ کر لے اُڑوں گا۔ اگر انہوں نے ذرا سی بھی مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو ان کی یہ مزاحمت ان کے لئے ہلاکت کا باعث بن جائے گی۔ میں انہیں کہیں جانے نہیں دوں گا"...... میگ نے کہا۔

"تو پھر وقت ضائع نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ وہ ہیری اور پولیس موبائل کے ہاتھوں سے نکل کر وہاں پہنچ جائیں اور وہاں سے کہیں اور غائب ہو جائیں انہیں قابو کرو۔ زندہ یا مردہ"۔ کرنل رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیل فون کان سے ہٹا کر کال ڈسکنکٹ کر دی۔

"ہونہہ۔ اب دیکھتا ہوں کہ یہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی ہم

سے بچ کر کہاں جاتے ہیں۔ ان کی موت انتہائی بھیانک ہو گی اور ہمارے ہی ہاتھوں ہو گی"...... کرنل رابرٹ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے سیل فون میز پر رکھا اور خیالوں ہی خیالوں میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کی لاشیں اپنے سامنے دیکھنے لگا۔

متوازی سڑک پر تیز رفتاری سے کار دوڑانے کے باوجود پولیس موبائل نے ان کا تعاقب نہ چھوڑا تھا۔ جیسے ہی وائٹ اینگل نے کار کی رفتار میں اضافہ کیا موبائل کار اسی تیزی سے ان کے پیچھے آنے لگی اور اس کا درمیانی فاصلہ تیزی سے کم ہونا شروع ہو گیا۔ پولیس موبائل فور سلنڈر تھی جو تیزی سے ایک بار پھر ان کی کار کے قریب پہنچ گئی تھی اور پولیس موبائل کو قریب آتے دیکھ کر وائٹ اینگل نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔

''یہ پولیس موبائل تو سر کا درد بنتی جا رہی ہے۔ کسی طرح پیچھا چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے''...... وائٹ اینگل نے عقب میں آنے والی گاڑی کو دیکھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''تو تم نے اسے پیچھے آنے ہی کیوں دیا۔ ڈاج کیوں نہیں دیا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''دو بار ڈاج دیا ہے مگر......'' وائٹ اینگل نے کہنا چاہا تھا۔

''ناکام رہے۔ اب تیسری بار ڈاج دے کر دیکھ لو شاید کامیاب ہو جاؤ''...... عمران نے وائٹ اینگل کی بات پوری کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ اب اسے ڈاج دینا مشکل ہے۔ یہ متوازی سڑک ہے۔ آگے کوئی موڑ نہیں ہے۔ ہمیں پچاس کلو میٹر تک اب سیدھا جانا پڑے گا۔ پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر واہان قصبہ ہے۔ اس قصبے میں پہنچ کر ہی ہم کسی طرف جا سکتے ہیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''تب تک کیا تم پولیس موبائل کو اسی طرح پیچھے لگائے رکھو گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا کروں۔ مجبوری ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں متعدد سائرنوں کی آوازیں سنائی دیں۔ عمران نے بیک مرر میں دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کہ اب ایک پولیس موبائل کی بجائے دس بارہ پولیس موبائل گاڑیاں ان کے پیچھے لگی ہوئی تھیں۔

''تم اس جگہ کتنے عرصے سے رہ رہے ہو وائٹ اینگل''۔ عمران نے سنجیدگی سے پوچھا اور وائٹ اینگل چونک پڑا۔

''آپ جانتے تو ہیں پھر کیوں پوچھ رہے ہیں''...... وائٹ اینگل نے حیرت سے کہا۔

''میں تم سے سننا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تقریباً دس سال سے کیوں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"دس سال میں تم یہاں کے راستوں، گلیوں اور بازاروں سے واقف نہیں ہو سکے ہو"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں سمجھا نہیں جناب"...... وائٹ ایگل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ کہ تم ایک پولیس موبائل کو ڈاج نہیں دے سکے۔ اب دس بارہ گاڑیاں پیچھے لگ گئی ہیں۔ ان سب سے کیسے جان چھڑاؤ گے"...... عمران نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھ گیا جناب کہ آپ کو خدشہ ہے کہ یہ ہمیں گھیرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... وائٹ ایگل نے جلدی سے کہا۔

"ہونہہ۔ دیکھ نہیں رہے۔ پورا اسکواڈ ہمارے پیچھے ہے اور یہ ہمیں ہر صورت گھیرنے کی ہی کوشش کر رہے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ سڑک بالکل سیدھی جاتی ہے۔ میں انہیں آگے آنے نہیں دوں گا۔ بس ہم ایک بار واہان پہنچ جائیں تو میں انہیں ایسا چکر دوں گا کہ یہ ہمیں ڈھونڈتے ہی رہ جائیں گے"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"لگتا ہے تم پولیس موبائل کو دیکھ کر ضرورت سے زیادہ ہی ٹینشن میں آ گئے ہو"...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ مجھے کوئی ٹینشن نہیں ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔ یہ

ہمیں نہیں پکڑ سکیں گے"...... وائٹ ایگل نے فوراً کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے یہ اسکواڈ یہیں تک محدود رہے گا۔ ان کے پاس جدید آلات ہیں۔ انہوں نے واہان سے مزید اسکواڈ طلب کر لیا تو کیا ہم واہان پہنچ سکیں گے"...... عمران نے غرا کر کہا تو وائٹ ایگل کے چہرے پر بوکھلاہٹ ابھر آئی۔

"اوہ اوہ۔ واقعی یہ ایسا کر سکتے ہیں۔ اگر انہوں نے واہان کا راستہ بلاک کر دیا تو پھر نہ ہم آگے جا سکیں گے اور نہ پیچھے"۔ وائٹ ایگل نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"تو پھر پانچ منٹ میں ان سے پیچھا چھڑاؤ۔ ورنہ......" عمران نے غصے سے فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا اس کا غصہ دیکھ کر وائٹ ایگل اور زیادہ بوکھلا گیا۔ سڑک چونکہ مضافات کی طرف جاتی تھی اس لئے وہاں برائے نام ہی ٹریفک تھی۔ اسی لئے وائٹ ایگل کی کار سڑک پر اڑی جا رہی تھی اور اسی رفتار سے پولیس کی گاڑیاں بھی ان کے پیچھے آ رہی تھیں۔

"ان سے پیچھا چھڑانے کا اب ایک ہی راستہ ہے جناب"۔ وائٹ ایگل نے کہا۔

"جو بھی راستہ ہے۔ اس پر پانچ منٹ میں عمل ہونا چاہئے۔ میں تمہیں ایک منٹ بھی زیادہ نہیں دوں گا۔ ہری اپ"...... عمران نے کہا تو وائٹ ایگل نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پھر آپ ڈرائیونگ سیٹ پر آ جائیں۔ آپ کار سنبھالیں۔

میں انہیں سنبھالتا ہوں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"پچھلی سیٹ کے نیچے اسلحہ موجود ہے۔ مشین گنوں کے ساتھ میزائل گنیں اور بموں کی بھی کثیر تعداد ہے۔ میں عقبی شیشہ توڑ کر ان پر میزائل گن سے فائر کرتا ہوں۔ جو بھی ہمارے پیچھے آئے گا میں اسے تباہ کر دوں گا"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"یہ کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔ کیا آگے ایسا کوئی راستہ نہیں کہ ہم ان سے بچ کر نکل سکیں"...... عمران نے کہا۔

"دس کلو میٹر کے فاصلے پر پہاڑی علاقہ ہے۔ وہاں درختوں کے جھنڈ بھی ہیں۔ میں اس طرف جانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ وہاں ہمیں ضرور کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"تعاقب کرنے والی گاڑی قریب آتی جا رہی ہے"...... اچانک جولیا نے عقب میں آنے والی پولیس کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آنے دیں"...... وائٹ اینگل نے کہا اور کار کی رفتار بڑھاتا چلا گیا کار کی رفتار بڑھتے ہی چاروں ٹائروں نے سڑک سے رگڑ کھا کر تیز آواز پیدا کی اور گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔ وائٹ اینگل کا پیر برابر پیڈل پر دباؤ ڈال رہا تھا۔ قریب آتی ہوئی پولیس موبائل گاڑیاں آہستہ آہستہ دور ہونے لگیں لیکن پولیس موبائل گاڑیاں بھی انتہائی تیز رفتار تھیں۔ وائٹ اینگل کے رفتار بڑھاتے

ہی ان کی رفتار میں بھی اضافہ ہو گیا اور پھر ان کا درمیانی فاصلہ تیزی سے سمٹنے لگا یہ دیکھ کر وائٹ اینگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ہمت نہ ہاری اور کار کو سڑک پر زگ زیگ انداز میں لہراتا ہوا آگے بڑھاتا لے گیا۔ گاڑیاں تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور اس کار کو اوور ٹیک کرنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن وائٹ اینگل ان میں سے کسی بھی گاڑی کو آگے آنے کا موقع نہیں دے رہا تھا۔

"انہوں نے ہم پر فائرنگ شروع کر دینی ہے۔ بہتر ہے سپیڈ اور بڑھاؤ اور انہیں قریب آنے کا موقع نہ دو"...... عمران نے کہا تو وائٹ اینگل نے سپیڈ میں مزید اضافہ کر لیا وہ کار سیدھی کر کے سیدھا دوڑاتا لے جا رہا تھا۔

"تم نے بتایا تھا کہ تمہارے پاس سپیشل آرمڈ کار ہے۔ کیا یہ وہ کار نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ آرمڈ کار ہی ہے جناب۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ اسی طرح پولیس سے پیچھا چھڑا لوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ان سب سے ابھی پیچھا چھڑا سکتا ہوں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ ان کے ساتھ سفید رنگ کی ایک کار ہے اس میں بیٹھا ہوا شخص انہیں لیڈ کر رہا ہے اور وہ ہمیں ہر حال میں پکڑنا چاہتا ہے۔ ابھی تک انہوں نے ایک بھی فائر نہیں کیا ہے جس کا مطلب

ہے کہ ہمیں گھیر کر زندہ پکڑنے کے چکر میں ہیں لیکن جب انہیں
محسوس ہوا کہ ہم زندہ ان کے ہاتھ نہیں آئیں گے تو یہ ہمیں ضرور
نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ اب یہاں ان کی ایک بھی گاڑی دکھائی نہیں
دے گی۔ اب اس گاڑی کا کمال دیکھیں"...... وائٹ اینگل نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے عمران نے اسے اجازت دے کر
اس کا دل خوش کر دیا ہو۔ اس نے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ
ڈال کر ایک بٹن پریس کیا تو ڈیش بورڈ کے نیچے سے ایک چھوٹا سا
پینل نکل کر باہر آ گیا جس پر لیور، بٹن اور سوئچ لگے ہوئے تھے۔
وائٹ اینگل نے سوئچ آن کئے اور تیزی سے بٹن پریس کرنے لگا۔
دوسرے لمحے پینل پر لاتعداد چھوٹے بڑے رنگ برنگے بلب جلنا
بجھنا شروع ہو گئے۔

عمران نے مڑ کر دیکھا تعاقب میں آنے والی ایک پولیس
موبائل ہوا کی طرح سے اڑی چلی آ رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے
وہ جلد ہی درمیانی فاصلے کو ختم کر دے گی۔ مگر پھر وہ ہوا جس کی ان
کو توقع نہیں تھی اچانک تعاقب کرنے والی گاڑی پھرکی کی طرح
گھومی اور پھر الٹ کر پھسلتی ہوئی ایک جانب بڑھی اور زور دار
دھماکے کے ساتھ سائیڈ میں موجود ایک چٹان سے جا ٹکرائی۔ ایسا
محسوس ہوا تھا جیسے کوئی ان دیکھی طاقت پولیس موبائل کے سامنے آ
گئی ہو اور پولیس موبائل اس ان دیکھی طاقت سے ٹکرا کر جھٹکے سے

ہوا میں اچھلی ہو اور گھومتی ہوئی سائیڈ میں موجود چٹان سے زور دار
دھماکے سے ٹکرا گئی ہو۔ دوسرے ہی لمحے شعلہ سا لپکا اور پولیس
موبائل دھڑا دھڑ جلنے لگی۔ آگ کے شعلے بڑی تیزی سے بلند ہو
رہے تھے۔ شعلوں میں گھری پولیس موبائل لمحہ بہ لمحہ دور ہوتی جا
رہی تھی۔ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ لیکن اس سے پہلے
کہ وہ کچھ بول پاتا ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دور نظر آنے والے
شعلے فضا میں بکھرتے چلے گئے۔ اس کار کے دھماکے نے پیچھے آنے
والی پولیس موبائلوں کی سپیڈ ڈاؤن کر دی تھی اور وہ سڑک پر رکتی
ہوئی دکھائی دے رہی تھیں جن میں وہ سفید کار بھی شامل تھی جو
پولیس موبائلوں کے ساتھ آ رہی تھی۔ دھماکے سے تباہ ہونے والی
پولیس موبائل کے ٹکڑے سڑک پر پھیل گئے تھے جس سے سڑک پر
جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی تھی۔

"پٹرول ٹینک پھٹا ہے"...... جولیا بڑبڑائی۔

"یس مادام"...... وائٹ اینگل نے کہا۔ سفید کار اور پولیس
موبائل گاڑیاں کچھ دیر کے لئے وہاں رکیں لیکن پھر سفید کار اور
پولیس موبائل گاڑیاں آگ سے اچھل اچھل کر نکل کر سڑک پر
آ گئیں اور انہوں نے ایک بار پھر تیز رفتاری سے ان کے پیچھے آنا
شروع کر دیا۔

"اس پولیس موبائل پر تم نے میزائل فائر کیا تھا"...... عمران
نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ میں نے بمپر کے نیچے سے منی میزائل فائر کیا تھا جو برق رفتاری سے پولیس موبائل سے ٹکرایا تھا اور اس کے ٹکڑے بکھر گئے"...... وائٹ اینگل نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب چونکہ پولیس موبائل گاڑیاں کافی فاصلے پر رہ گئی تھیں اس لئے وائٹ اینگل نے کار کی رفتار میں اور زیادہ اضافہ کر دیا اور کچھ ہی دیر میں وہ پہاڑی علاقے میں داخل ہو گئے۔ آگے جاتے ہی انہیں درختوں کے جھنڈ دکھائی دیے۔ وائٹ اینگل کار درختوں کے جھنڈ میں لے جانے کی بجائے آگے بڑھاتا لے گیا۔ دو تین موڑ مڑنے کے بعد اسے ایک پہاڑی میں ایک چھوٹا سا راستہ دکھائی دیا۔ اس نے گاڑی کی رفتار کم کی اور اسے اس کچی اور ناہموار سڑک کی طرف موڑ دیا۔ پولیس کاروں کے سائرن کی تیز آوازیں اب قریب آتی محسوس ہو رہی تھیں۔ کچی اور ناہموار سڑک پر کار اچھلتی ہوئی دوڑ رہی تھی۔ سامنے ایک چھوٹی پہاڑی تھی وائٹ اینگل کار تیزی سے اس پہاڑی کی جانب لے جا رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پولیس موبائل گاڑیاں وہاں پہنچنے سے پہلے اس پہاڑی کے عقب میں پہنچ جائے۔ اس کی کوشش رنگ لائی۔ اس سے پہلے کہ پولیس موبائل گاڑیاں اس طرف آتیں، وائٹ اینگل کار پہاڑی کی سائیڈ پر لے آیا اور اس نے کار روک کر اس کا انجن فوراً بند کر دیا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ اب تمام پولیس موبائل گاڑیاں آگے نکل جائیں گی"...... جولیا نے اطمینان کا سانس لے کر کہا۔

"ہاں۔ اگر انہوں نے کچی سڑک پر دھول اڑتے دیکھ لی تو انہیں اس طرف آنے میں بھی دیر نہیں لگے گی"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

"ہمیں ان کے مقابلے کی تیاری کرنی ہو گی۔ سیٹ اٹھاؤ اور نیچے سے اسلحہ نکال کر خود بھی لے لو اور مجھے بھی دے دو۔ اگر پولیس موبائل گاڑیوں نے اس طرف آنے کی کوشش کی تو ان میں سے کوئی نہیں بچے گا"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور سیٹ سے اٹھ کر اس نے سیٹ کا ایک حصہ اٹھایا۔ سیٹ کے نیچے اسلحہ موجود تھا۔ اس نے تین مشین گنیں۔ دو سائیلینسر لگے ریوالور۔ ایکسٹرا راؤنڈز کے ساتھ دو منی میزائل گنیں بھی نکال لیں۔ اس نے کچھ اسلحہ اپنے پاس رکھا اور باقی عمران اور وائٹ اینگل کو دے دیا۔ اسی لمحے سڑک کی طرف سے انہیں پولیس موبائل گاڑیوں کے آگے جانے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔

"وہ آگے نکل گئی ہیں"...... وائٹ اینگل نے کہا

"ایسا کر کے ان سب نے اپنی جانیں بچا لی ہیں۔ ورنہ......" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تمہارے خیال میں خطرہ ٹل گیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔ پہاڑیوں میں ایسی چھوٹی چھوٹی سڑکیں کئی جگہ موجود ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں سڑک پر نہ پایا تو وہ یقیناً سمجھ

جائیں گے کہ ہم کسی کچی سڑک پر اتر گئے ہیں۔ تب وہ آگے کسی
بھی کچی سڑک پر اتر کر اس طرف آ سکتے ہیں''...... وائٹ ایگل
نے کہا۔

''تو کیا یہ سڑک آگے کہیں نہیں جاتی''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ فکر نہ کریں جناب۔ اس پہاڑی علاقے میں آتے ہی
مجھے یہاں کا سارا نقشہ یاد آ گیا ہے۔ اب فکر کرنے کی کوئی بات
نہیں ہے۔ اب اگر پولیس موبائل گاڑیاں ہمارے پیچھے آ بھی
جائیں تو وہ ہمیں نہیں پکڑ سکیں گی اور نہ ہمارے گرد گھیرا ڈال سکیں
گی''۔ وائٹ ایگل نے مسکرا کر کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تمہارا دماغ اس خشک اور ویران پہاڑی
علاقے میں پہنچ کر ری چارج ہو گیا ہے''...... عمران نے مسکرا کر
کہا۔

''نہیں۔ آپ کے سخت لہجے نے میرا دماغ ری چارج کیا ہے
ورنہ مجھے ان سڑکوں کا خیال نہیں آ رہا تھا''...... وائٹ ایگل نے
جواباً مسکرا کر کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ مجھے آج ہی علم ہوا ہے کہ میرے سخت لہجے
سے لوگوں کے دماغ ری چارج ہو سکتے ہیں۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو یہ
کام میں کسی اور پر بھی آزما چکا ہوتا''...... عمران نے کن انکھوں
سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے''...... جولیا نے اسے

گھور کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ میں تو ویسے ہی ایک بات کہہ رہا تھا۔ تم پر بھلا
میرے سخت انداز یا غصے کا اثر کہاں ہوتا ہے۔ البتہ تمہیں غصے میں
دیکھ کر میرے مائینڈ کی چارج شدہ بیٹریاں بھی مکمل ڈاؤن ہو جاتی
ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ وائٹ ایگل
کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آ گئی۔ پولیس موبائل گاڑیوں کی
سائرنوں کی آوازیں دور ہوتی جا رہی تھیں۔

''اب یہیں رکے رہنا ہے یا آگے جانے کا بھی کوئی راستہ
ہے''...... عمران نے کہا تو وائٹ ایگل مسکراتے ہوئے کار کی طرف
بڑھ گیا پھر کچھ دیر بعد ناپختہ اور ناہموار سڑک پر کار بری طرح سے
اچھلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ سائیڈوں میں گڑھے اور چھوٹی بڑی
کھائیاں تھیں۔ وائٹ ایگل ان گڑھوں اور کھائیوں سے کار بچاتا
ہوا مناسب رفتار سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ دو تین پہاڑیاں عبور کر
کے وہ ایک چھوٹی سڑک پر آ گیا۔ اس سڑک پر کھائیاں اور گڑھے
تو نہیں تھے لیکن یہ سڑک دوسری سڑکوں سے کہیں زیادہ ناہموار تھی
جس کی وجہ سے کار بری طرح سے اچھلنے اور ہچکولے کھانے لگی
تھی۔ عمران اور جولیا خود کو سنبھالے ہوئے تھے ورنہ ان کے سر یقیناً
کار کی کھڑکیوں یا چھت سے ٹکرا سکتے تھے۔ اس سڑک کو عبور کر کے
وائٹ ایگل نے کار ایک پہاڑی کی طرف موڑی اور کچھ فاصلے پر
موجود ایک اور سڑک پر آ گیا جو صاف اور خاصی ہموار تھی۔ یہ

سڑک زیادہ طویل نہ تھی اور سامنے ایک بڑی پہاڑی کی طرف جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ وائٹ اینگل کار دوڑاتا ہوا پہاڑی کی طرف آیا اور پھر پہاڑی موڑ کے پاس آتے ہی اس نے کار روک دی۔

"اب کیا ہوا۔ کار کیوں روک دی"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس سڑک پر مڑ کر ہم دوسری سڑک پر جا سکتے ہیں۔ میں کار آگے لے جانے سے پہلے دیکھنا چاہتا ہوں کہ سڑک خالی ہے یا نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ پولیس موبائل میں موجود کسی نے اس سڑک پر بھی اسکواڈ بھیج دیا ہو۔ اگر ہم اچانک سڑک پر گئے تو ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گے"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"تو کیا یہ وہ سڑک نہیں ہے جس پر ہم سفر کر رہے تھے اور پولیس موبائل گاڑیاں ہمارے پیچھے تھیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سڑک داہان کی طرف جاتی تھی جبکہ اس سڑک پر سفر کر کے ہم چاکار کے علاقے میں پہنچ سکتے ہیں جو تل ابیب سے تیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ علاقہ عرم کہلاتا ہے"...... وائٹ اینگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ علاقہ بہتر ہے۔ ہم تل ابیب کے قریب ہی رہیں تو زیادہ بہتر ہوگا"...... عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اب تک انہیں پتہ چل چکا ہوگا کہ ہم نے ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر سے دستاویزات اور فائلوں کی فلم بنا لی ہے اور ان کی سوچ کے مطابق ہم ہر صورت میں تل ابیب سے نکلنے کی کوشش کریں گے اس لئے ان کی توجہ تل ابیب کی بجائے دوسرے علاقوں پر زیادہ ہو گی۔ تل ابیب میں ریڈ اینگلز کا مین ہیڈ کوارٹر بھی ہے جس کا سربراہ وائٹ اینگل ہے۔ ہم وہاں پہنچ کر ان دستاویزات اور فائلوں کی فلم چیک کریں گے۔ ابھی تک یہ کنفرم نہیں ہوا ہے کہ اس فلم میں ٹاپ سیکرٹ فائل کی تصاویر ہیں بھی یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے یقین ہے عمران صاحب۔ ڈاکٹر کارٹرس کے خفیہ لاکر سے آپ نے جو تصاویر لی ہیں ان میں ضرور ٹاپ سیکرٹ فائل شامل ہو گی"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا تو ہمارے لئے بہتر ہوگا اور ہمیں مزید بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑے گی۔ ہمارا مشن اگر مکمل ہو چکا ہے تو پھر ہم جلد سے جلد یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اگر وہ پولیس موبائل پیٹڈ کی وجہ سے میرے پیچھے نہ لگی ہوتی تو اب تک میں آپ کو ہیڈ کوارٹر لے کر پہنچ چکا ہوتا۔ ہمارا اتنا وقت ضائع نہ ہوتا"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"اس میں وقت ضائع ہونے والی کون سی بات ہے۔ ہم اسرائیل میں ہیں اور اسرائیلی ایجنسیاں ہمیں دشمن نمبر ایک سمجھتی

ہیں۔ ان کا بس چلے تو ہمیں ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار
دیں۔ ابھی تو ہمارے پیچھے ڈی ایجنسی لگی ہوئی ہے۔ اگر جی پی
فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو ہماری یہاں موجودگی کا علم ہو گیا تو وہ پوری
فورس لے کر ہمارے پیچھے لگ جائے گا اور ہمارے لئے اسرائیل
کی زمین اور زیادہ تنگ ہو جائے گی''..... عمران نے کہا۔
''ٹھیک ہے۔ میں ایک نظر سڑک پر ڈال لوں۔ اس کے بعد ہم
عرم کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور وہاں سے واپس تل
ابیب''..... وائٹ ایگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
پہاڑی کے گرد دو اور سڑکیں جا رہی تھیں۔ دونوں سڑکیں پہاڑی
علاقے کی طرف جا رہی تھیں اس لئے عمران نے ان سڑکوں کے
بارے میں وائٹ ایگل سے تفصیل نہیں پوچھی تھی۔
وائٹ ایگل نے مشین گن اٹھائی اور اسے لے کر کار سے باہر
نکل آیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا پہاڑی کے گرد بنے ہوئے
راستے کی طرف بڑھنے لگا۔ پہاڑی کے سرے پر موجود ایک بڑی
چٹان کے پاس پہنچ کر وہ رک گیا اور پھر اس نے چٹان کی آڑ لیتے
ہوئے دوسری جانب جھانکا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سامنے
سڑک پر واقعی ایک پولیس موبائل گاڑی موجود تھی۔ گاڑی میں
ڈرائیور سمیت سات افراد موجود تھے۔ ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا ہوا
آدمی ان کا آفیسر معلوم ہو رہا تھا جبکہ عقبی حصے میں بیٹھے ہوئے
تمام افراد مشین گنوں سے مسلح دکھائی دے رہے تھے۔ انہیں شاید

اس سڑک پر خصوصی طور پر بھیجا گیا تھا۔ وہ گاڑی میں ہی موجود تھے
تاکہ اگر پہاڑی علاقے سے مطلوبہ سیاہ کار نکلے تو وہ فوری طور پر
اس کے خلاف کارروائی کر سکیں۔ اتفاق سے یہ گاڑی پہاڑی کے
قریب ہی موجود تھی جو وائٹ ایگل کو آسانی سے دکھائی دے گئی
تھی۔ گاڑی کا انجن بند تھا۔ وہ شاید شکار کا گھات لگانے والے
انداز میں وہاں موجود تھے۔ اگر گاڑی دوسری پہاڑیوں یا چٹانوں کی
اوٹ میں ہوتی تو سڑک پر نظر ڈالنے کے لئے وائٹ ایگل کو کسی
پہاڑی پر چڑھنا پڑتا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اس طرف پولیس اسکوارڈ
کی اور بھی گاڑیاں ہوں جو اس گاڑی سے فاصلے پر ہوں۔ اس لئے
وائٹ ایگل کے لئے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ کسی پہاڑی پر چڑھتا
اور اوپر جا کر سڑک کا جائزہ لیتا۔ وائٹ ایگل نے پلٹ کر سیاہ کار
کی طرف دیکھا جس میں موجود عمران اور جولیا اسی کی طرف دیکھ
رہے تھے۔ وائٹ ایگل نے اشارے سے عمران کو پولیس اسکوارڈ کا
بتایا اور پھر وہ چٹان کی آڑ لے کر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ چوٹی پر پہنچ
کر وہ رکا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر ایک چٹان کے عقب
سے سڑک کا جائزہ لینے لگا۔ یہ دیکھ کر اس نے اطمینان کا سانس لیا
کہ وہاں ایک ہی پولیس موبائل موجود تھی۔ اس کے علاوہ وہاں
دوسری کوئی گاڑی موجود نہیں تھی۔ اس نے جو پولیس موبائل دیکھی
تھی اب وہ اسٹارٹ ہو چکی تھی اور آہستہ آہستہ آگے بڑھتی جا رہی
تھی۔ اسے آگے جاتا دیکھ کر وائٹ ایگل نے سکون کا سانس لیا اور

بائل کافی دور نکل گئی تو وہ پہاڑی سے اترتا ہوا تیزی سے نیچے آ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا تم اوپر سے سڑک کا جائزہ لینے گئے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"سڑک پر ایک پولیس موبائل موجود تھی جو اس پہاڑی کے پاس ہی کھڑی تھی۔ پولیس موبائل دیکھ کر مجھے خدشہ ہوا کہ وہاں اور گاڑیاں نہ ہوں اس لئے میں پہاڑی پر چڑھا تھا لیکن وہاں وہی ایک گاڑی تھی جو اب آگے جا چکی ہے"...... وائٹ اینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گویا۔ پولیس یا کسی فورس سے مڈبھیڑ کا کوئی امکان نہیں ہے۔ اب سیٹ کی پشت سے سر لگا کر اطمینان سے آرام کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وائٹ اینگل نے مسکراتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور پھر وہ اسے آہستہ آہستہ چلاتا ہوا پہاڑی موڑ موڑتا ہوا اس سڑک پر لے آیا جہاں کچھ دیر پہلے پولیس موبائل گاڑی موجود تھی۔ اس وقت تک وہ گاڑی آگے جا کر سڑک کی دوسری جانب مڑ گئی تھی۔ وائٹ اینگل نے کار مخالف سمت میں ڈالی اور پھر وہ کار کی رفتار تیزی سے بڑھاتا چلا گیا۔ اس سڑک پر نصف میل تک جانے کے بعد اس نے گاڑی پھر ایک اور سڑک کی طرف موڑ لی۔ پولیس موبائل گاڑیوں کے سائرن کی آوازیں کبھی قریب سے سنائی دینے لگتیں اور کبھی دور ہوتی چلی جاتیں۔

"اس طرح تو صبح ہو جائے گی پیارے بھائی۔ ایسا نہ ہو کہ ہمیں رات یہیں ہو جائے اور صبح ناشتہ پولیس والوں کے ساتھ کرنا پڑے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا جناب"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"نہ ہی ہو تو اچھا ہے"...... عمران نے کہا تو وائٹ اینگل مسکرا دیا۔ وہ کار مختلف راستوں سے گزارتا ہوا عرم نامی علاقے میں پہنچ گیا اور پھر اس علاقے میں آتے ہی اس نے کار کو مختلف سڑکوں پر گھمانا شروع کر دیا۔ مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا وہ ایک بار پھر مین سڑک پر آیا اور پھر اس نے کار تل ابیب جانے والے راستے پر ڈال دی اور اب وہ اطمینان سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

تل ابیب پہنچنے میں ابھی انہیں کافی وقت لگ سکتا تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اور پہاڑی علاقوں میں سر شام ہی اندھیرا چھا جاتا تھا اس لئے ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی رات ہو گئی ہو۔ وائٹ اینگل نے کار کی ہیڈ لائٹس آن کر لی تھیں اور وہ مختلف راستوں اور شاہراہوں سے گزرتا ہوا اپنے مخصوص ٹھکانے کی طرف بڑھا جا رہا تھا اور پھر وہ جیسے ہی شہر میں داخل ہونے والے راستے پر آیا وہاں ایک موڑ تھا۔ موڑ مڑتے ہی وائٹ اینگل نے کار کی رفتار بڑھا دی اب وہ ایک نیم روشن سڑک پر تھے ایسی سڑک پر جہاں خاصے فاصلے سے اسٹریٹ لائٹس بھی مدھم مدھم روشنی بکھیر رہی تھیں۔ اچانک دور سے یکے بعد دیگرے دو سرخ لائٹس جلتی

بجتی نمودار ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی پولیس موبائل گاڑیوں کا مخصوص سائرن بھی فضا میں گونجنے لگا۔ یہ پولیس موبائل گاڑیاں اچانک کسی گلی سے برآمد ہوئی تھیں۔

''لو اسے کہتے ہیں کہ سر منڈواتے ہی اولے پڑے''...... عمران نے پولیس موبائل گاڑیاں دیکھ کر برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ یہ ہم تک نہیں پہنچ سکیں گی''...... وائٹ اینگل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے گاڑی کی رفتار اچانک کم کرنا شروع کر دی۔

''کیا مطلب۔ اب تم کیا کرنا چاہتے ہو''...... عمران نے اسے رفتار کم کرتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

''ان سب کا خاتمہ۔ کیونکہ اب ہم شہر میں داخل ہو چکے ہیں اور اگر ہم نے ان پولیس موبائل گاڑیوں کو تباہ نہ کیا تو یہ وائرلیس پر مدد کے لئے ہر طرف سے اسکواڈ منگوا لیں گے اور پھر ہم ہر طرف سے پھنس جائیں گے''...... وائٹ اینگل نے سنجیدگی سے کہا۔

''کس طرح سے تباہ کرو گے یہ گاڑیاں''...... عمران نے پوچھا۔

''کار کے اگلے حصے میں بھی میزائل لانچر لگے ہوئے ہیں۔ میں سسٹم آن کر کے ان پر میزائل فائر کر دیتا ہوں۔ دونوں گاڑیاں ایک ساتھ تباہ ہو جائیں گی''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''نہیں۔ تم غلط سوچ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... وائٹ اینگل نے تیزی سے

قریب آتی پولیس کاروں کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

''انہیں قریب سے نکل جانے دو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اگر وہ ہمیں دیکھ کر چونک پڑے تو اور یہ بھی تو ممکن ہے وہ ہمیں روکنے کی بھی کوشش کریں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''ایسا کریں گے تو ان کو اس کا جواب مل جائے گا فی الحال تم اطمینان سے کار ڈرائیو کرو اور انہیں چونکنے کا موقع ہی نہ دو کہ وہ تمہاری کار پہچان سکیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن......'' وائٹ اینگل نے کہنا چاہا۔

''جیسا کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو وائٹ اینگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جولیا۔ تم سیٹ پر لیٹ جاؤ''...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلا کر سیٹ پر لیٹ گئی۔ عمران بھی فوراً سیٹ کے نیچے جھک گیا۔ اس نے اپنا سر ڈیش بورڈ کے نیچے کر لیا تھا تاکہ پولیس موبائل گاڑیوں میں موجود افراد کو قریب سے گزرتے ہوئے صرف ڈرائیور ہی نظر آئے اور وہ یہی سمجھیں کہ گاڑی میں صرف ایک ہی آدمی ہے۔ اور پھر ہوا بھی یہی۔ دونوں پولیس گاڑیاں تیز رفتاری سے ان کی کار کے برابر سے نکلتی چلی گئیں تو وائٹ اینگل نے اطمینان کا سانس لیا اور بیک ویو مرر میں پولیس موبائل گاڑیوں کو دور جاتے دیکھنے لگا۔

''اتنا ٹھنڈا اور اطمینان بھرا سانس مت لو کہ ہمیں بھی سردی لگنا

شروع ہو جائے۔ عقب کا خیال رکھو۔ وہ واپس بھی آ سکتے ہیں"۔
عمران نے کہا تو وائٹ ایگل کی نظریں بیک ویو مرر پر جم گئیں۔ یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ دونوں پولیس گاڑیاں رک گئی تھیں اور پھر اس نے ان دونوں گاڑیوں کو سڑک پر مڑتے دیکھا۔ گاڑیاں مڑتے ہی اس کی کار کی طرف بڑھنا شروع ہو گئیں۔

"وہ مڑ کر ہمارے پیچھے لگ گئے ہیں۔ اب ہمیں ان کو سبق سکھانا پڑے گا جناب"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"ظاہر ہے اب اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔ شاید انہوں نے تمہاری کار پہچان لی ہے"...... عمران نے کہا تو وائٹ ایگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان پر کار سے میزائل فائر کرنے کی بجائے کیوں نہ ہم رات کے اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر ان پر ہینڈ گرنیڈ پھینک دیں۔ اگر ہم نے ان پر میزائلوں سے حملہ کیا تو پھر انکوائری سے یہ پتہ چل جائے گا کہ ہم اسی طرف آئے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"اوہ۔ مادام ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم میزائلوں کی بجائے ان دونوں گاڑیوں کو بموں سے تباہ کر دیتے ہیں۔ یہاں انڈر ورلڈ والوں کی اکثر پولیس سے مڈبھیڑ ہوتی رہتی ہے اور ان میں ٹھنی بھی رہتی ہے۔ اگر یہ دونوں گاڑیاں ہم نے بموں سے تباہ کیں تو کسی کو یہ علم نہیں ہو سکے گا کہ گاڑیوں کی تباہی کے پیچھے ہمارا ہاتھ ہے یا

کسی انڈر ورلڈ گروپ کا"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایک ہینڈ گرنیڈ پن نکال دائیں طرف سے سڑک پر میں اچھالتا ہوں۔ دوسرا تم بائیں طرف سے پھینکو۔ بم اس انداز میں سڑک پر پھینکنا کہ پیچھے آنے والوں کو علم نہ ہو سکے کہ سڑک پر بم پھینکے گئے ہیں۔ وہ تیزی سے آگے آئیں گے اور بموں کا شکار بن جائیں گے"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے فوراً سیٹ کی سائیڈ پر رکھا ہوا ایک ہینڈ گرنیڈ اٹھایا اور سیٹ کے بائیں طرف آ گئی۔ عمران نے بھی جیب سے بم نکال لیا اور پھر ان دونوں نے عقب میں دیکھتے ہوئے ایک ساتھ بموں سے پن نکالے اور پھر کھڑکیوں سے ہاتھ باہر نکالتے ہی بم سڑک پر عقب کی طرف اچھال دیئے۔ سڑک کے اس حصے میں روشنی کم تھی اور پولیس موبائل گاڑیاں ان سے کافی فاصلے پر تھیں اس لئے عمران کو یقین تھا کہ پولیس موبائل گاڑیوں میں موجود پولیس اہلکاروں نے انہیں بم اچھالتے نہیں دیکھا ہو گا۔ وہ اسی تیز رفتاری سے سائرن بجاتی ہوئیں ان کے پیچھے آ رہی تھیں اور پھر جیسے ہی ایک پولیس موبائل آگے آئی ایک ہینڈ گرنیڈ اس گاڑی کے عین نیچے پہنچ گیا۔

اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے پولیس موبائل آگ کے شعلے اڑاتی ہوئی ہوا میں یوں اچھلی جیسے کسی طاقتور دیو نے اسے پکڑ کر اچانک ہوا میں اچھال دیا ہو۔ جیسے ہی اگلی پولیس

موبائل دھماکے سے تباہ ہو کر ہوا میں اچھلی اس کے پیچھے آنے والی گاڑی کے ڈرائیور نے اپنی گاڑی کو بریک لگا دیئے لیکن اس اثناء میں جولیا کا پھینکا ہوا ہینڈ گرنیڈ پہلے ہونے والے دھماکے سے اچھل کر دوسری پولیس موبائل کے فرنٹ سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے زور دار دھماکہ ہوا اور اس پولیس موبائل گاڑی کے بھی پرخچے اڑتے چلے گئے۔

''گڈ شو''...... عمران نے کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ دونوں گاڑیوں کو تباہ ہوتے دیکھ کر وائٹ ایگل کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے فوراً کار کی رفتار تیز کر دی۔

''کیا اب ہم دن نکلنے سے پہلے تمہارے خاص ٹھکانے پر پہنچ جائیں گے''...... عمران نے وائٹ ایگل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے میں ہم اپنی رہائش گاہ پر ہوں گے جناب''...... وائٹ ایگل نے کہا۔ ابھی اس کا جملہ پورا ہوا ہی تھا کہ اچانک وہ چونک پڑے۔ دور سے مدھم سنائی دینے والی پولیس موبائل گاڑیوں کے سائرن اب پوری آواز سے سنائی دے رہے تھے۔ دوسرے لمحے وہ طویل سانس لے کر رہ گئے۔ سامنے سے چھ سات پولیس موبائل گاڑیاں مختلف سڑکوں سے نکل کر ان کی طرف آتی دکھائی دیں۔

یہ گاڑیاں شاید وہاں پیٹرولنگ کر رہی تھیں اور دھماکوں کی آوازیں سن کر اس طرف متوجہ ہوئی تھیں۔ دو گاڑیاں ایک ساتھ

سڑک پر اس طرح دوڑ رہی تھی کہ سڑک کی پوری چوڑائی انہوں نے گھیر لی تھی اور اب وائٹ ایگل کے لئے گاڑی نکال لے جانا آسان نہیں رہا تھا۔ اس نے یکلخت کار کو بریک لگا دیئے اور کار کے پہیے احتجاجاً چیختے ہوئے یکلخت سڑک پر جمتے چلے گئے۔ کار کو زور دار جھٹکا لگا تھا۔ اس کے اچانک بریک لگانے کی وجہ سے عمران خود کو ڈیش بورڈ سے اور جولیا نے سیٹ کی پشت سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔

''کار کیوں روکی ہے نانسنس''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''آگے جانے کا راستہ نہیں ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''تو کار بیک کرو۔ فوراً۔ اگر یہ گاڑیاں آگے آ گئیں تو ہم پر بلا اشتعال فائرنگ کرنا شروع کر دیں گی''...... عمران نے غرا کر کہا تو وائٹ ایگل نے فوراً گیئر بدلا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے کار بیک لیتا چلا گیا۔ کار بیک کرتے ہوئے اس نے کار پھرتی سے موڑی اور پھر اس نے ایک بار پھر گیئر بدلا اور کار کو تیزی سے سڑک کی مخالف سمت دوڑانے لگا۔ پولیس موبائل گاڑیاں تیزی سے ان کی جانب بڑھی آ رہی تھیں اور اس بار آگے والی ایک پولیس موبائل گاڑی سے ان پر پسٹل سے فائر ہونا بھی شروع ہو گئے تھے۔

''جولیا۔ عقبی ونڈ سکرین توڑ دو۔ میں پیچھے آ رہا ہوں۔ ہم دونوں کے پاس منی میزائل گنیں ہیں۔ ہم نے ان گاڑیوں کو نشانہ

بنانا ہے“...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا کر سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور مڑ کر مشین گن کے دستے سے عقبی ونڈ سکرین توڑنے لگی۔ پولیس موبائل گاڑیوں سے ہونے والی فائرنگ سے بچنے کے لئے وائٹ ایگل نے کار لہراتے ہوئے دوڑانی شروع کر دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی تک پیچھے سے فائر کی جانے والی کوئی گولی ان کی کار سے بھی نہ ٹکرا سکی تھی۔

”تم کار سنبھال سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ تم میزائل گن لے کر پیچھے جاؤ اور میں کار سنبھالتا ہوں“...... عمران نے وائٹ ایگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”نہیں۔ میں کار سنبھال لوں گا۔ آپ جائیں پیچھے“...... وائٹ ایگل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر درمیانی سیٹوں سے نکل کر جولیا کے پاس عقبی سیٹ پر آ گیا۔ اس وقت تک جولیا عقبی ونڈ سکرین توڑ چکی تھی۔

پولیس موبائل گاڑیوں کا فاصلہ بڑی تیزی سے گھٹ رہا تھا۔ لمحہ بہ لمحہ وہ قریب آتی جا رہی تھیں۔ وائٹ ایگل ہونٹ بھینچے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

”میں دائیں سائیڈ والی گاڑی کو نشانہ بناتا ہوں تم بائیں سائیڈ والی گاڑی پر میزائل فائر کرو“...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں منی میزائل گنیں لے کر عقبی سیٹ پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ پولیس موبائل

گاڑیوں کا اب فاصلہ بمشکل پچیس گز ہی رہ گیا۔

”فائر“...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں موجود منی میزائل گن کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے فائر کہتے ہی جولیا نے بھی منی میزائل کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ دو میزائل نکل کر بجلی کی سی تیزی سے پولیس موبائل گاڑیوں کی طرف بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ پولیس موبائل گاڑیوں کے ڈرائیور میزائلوں کو شعلے برساتے اپنی طرف آتے دیکھ کر گاڑیاں لہراتے میزائل گاڑیوں کے فرنٹ سے جا ٹکرائے۔ دوسرے لمحے ماحول یکلخت دو زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا۔ دونوں گاڑیوں کے ایک ساتھ پرخچے اڑ گئے تھے۔ گاڑیوں کے بچے ہوئے ڈھانچے ہوا میں بلند ہو کر پیچھے آنے والی ایک گاڑی پر گرے اور اس گاڑی کے پیچھے آنے والی گاڑیاں فوراً رکتی چلی گئیں۔

”فائر“...... عمران نے ایک بار پھر کہا اور ساتھ ہی اس نے پیچھے موجود ایک پولیس موبائل گاڑی کا نشانہ لے کر میزائل فائر کیا۔ میزائل برق رفتاری سے پولیس موبائل گاڑی کی طرف بڑھا تو گاڑی میں موجود ڈرائیور اور پولیس والے فوراً گاڑی کے دروازے کھول کر باہر کودے لیکن اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سے دور جاتے ماحول ایک بار پھر زوردار دھماکے سے گونج اٹھا اور اس گاڑی کے ساتھ باہر آنے والے افراد کے بھی پرخچے اڑتے دکھائی دیئے۔ جولیا کا دوسرا میزائل اس گاڑی کی سائیڈ پر رکنے والی ایک اور

گاڑی سے ٹکرایا تھا اور اس گاڑی کے بھی پرخچے اڑ گئے تھے۔

"اب نکل چلو یہاں سے"...... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا تو وائٹ ایگل نے اثبات میں سر ہلایا اور کار کو تیزی سے دوسری سڑک پر موڑا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد آخر کار وہ ایک نئی اور جدید طرز کی کوٹھی میں پہنچ گئے۔ وائٹ ایگل نے کار عمارت کے گیٹ کے پاس روک کر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو گیٹ کی چھوٹی کھڑکی کھلی۔ کھڑکی میں ایک بھاری مونچھوں اور سرخ سرخ آنکھوں والے چوکیدار کا سیاہ چہرہ دکھائی دیا اور اس نے کھڑکی بند کر دی۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھلتا چلا گیا۔

گیٹ کھلتے ہی وائٹ ایگل کار تیزی سے اندر لے گیا اور اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ گیٹ کے پاس جوانا جیسی جسامت کا ایک سیاہ فام کھڑا تھا جس میں دیوؤں جیسی طاقت دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا سر گنجا تھا البتہ اس نے گھنی اور بڑی بڑی مونچھیں رکھی ہوئی تھیں جو اس کے گالوں سے ہوتی ہوئیں کانوں تک جا رہی تھیں۔

کار رکتے ہی عمران اور جولیا دروازے کھول کر باہر آ گئے۔ وائٹ ایگل نے بھی کار کا انجن بند کیا اور دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔

"آئیں"...... وائٹ ایگل نے ان سے کہا۔ برآمدے سے

ہوتے ہوئے وہ ایک چھوٹی اور تنگ راہداری میں آئے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

"گیٹ پر سیاہ فام کون ہے"...... عمران نے وائٹ ایگل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا نام کامبو ہے۔ وہ سیاہ فام ہے۔ میرا خاص وفادار ہے میں اسے جنوبی افریقہ سے لایا ہوں۔ وہ انتہائی طاقتور ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین فائٹر اور ذہین بھی ہے لیکن ایک بار اگر وہ کسی سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو جائے تو لاشوں کے پشتے لگا دیتا ہے۔ اس کے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے کہ ایک ہی مکے سے یہ طاقتور سے طاقتور آدمی کی کھوپڑی تربوز کی طرح توڑ دیتا ہے"۔ وائٹ ایگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ اسے دیکھ کر مجھے جوزف اور جوانا یاد آ گئے۔ یہ انہی کے قبیل کا معلوم ہوتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"جی ہاں۔ میں آپ کے جوزف اور جوانا سے ملا ہوا ہوں۔ انہی سے متاثر ہو کر میں نے کامبو کو اپنے ساتھ رکھا تھا اور یہ واقعی کسی بھی لحاظ سے جوزف اور جوانا سے کم نہیں ہے"...... وائٹ ایگل نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کتنے عرصے سے یہ تمہارے ساتھ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چھ ماہ سے"...... وائٹ ایگل نے جواب دیا۔ راہداری سے

گزر کر وہ ایک کمرے کے دروازے کے پاس آئے اور پھر وائٹ اینگل نے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔ یہ ایک ہال نما بڑا سا کمرہ تھا جس کے ایک حصے میں بڑا سا کیبن تھا اور کیبن آفس کے طور پر سجا ہوا تھا۔ کمرے کی سائیڈ میں چھوٹی چھوٹی کئی راہداریاں تھی جو مختلف سمتوں میں جا رہی تھیں۔ خوبصورت ماحول اور ہال دیکھ کر عمران کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

''بہت خوب۔ کافی اچھا سیٹ اپ ہے تمہارا''...... عمران نے چاروں طرف دیکھ کر کہا۔

''تھینک یو۔ میں آپ کو آپ کے کمروں تک پہنچا دیتا ہوں۔ آپ تھکے ہوئے ہیں۔ کچھ دیر آرام کر لیں پھر باتیں ہوں گی۔ تب تک آپ وہ سارے کاغذات بھی دیکھ لیں جو آپ ماسٹر لاکرز سے لائے ہیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''ہاں۔ میں سب سے پہلے ان کاغذات کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ ان میں ٹاپ سیکرٹ فائل ہے بھی یا نہیں جس کے لئے میں نے اتنی بھاگ دوڑ کی ہے۔ کہیں ساری بھاگ دوڑ غارت ہی نہ ہو جائے''...... عمران نے کہا تو وائٹ اینگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے عمران اور جولیا کو ان کے الگ الگ کمرے دکھائے۔ جولیا عمران کے ساتھ اس کے کمرے میں رک گئی۔ وہ بھی یہ جاننے کے لئے بے تاب ہو رہی تھی کہ عمران نے ماسٹر لاکرز سے جن فائلوں اور دستاویزات

کی تصاویر بنائی تھیں ان میں ٹاپ سیکرٹ فائل کی بھی تصویریں تھیں یا نہیں۔

''آپ کیا پسند کریں گے چائے یا کافی یا کچھ اور''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''کافی منگوا لو''...... عمران نے کہا تو وائٹ اینگل نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

کرنل رابرٹ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ایک کرسی پر ڈاکٹر کارٹرس کی پرسنل سیکرٹری کیتھی بیٹھی ہوئی تھی۔ جو انتہائی پریشان ہونے کے باوجود خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کرنل رابرٹ اسے انتہائی گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

''آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے کرنل''۔ کیتھی نے کرنل رابرٹ کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

''کیا تمہیں خود اس کا اندازہ نہیں ہے''...... کرنل رابرٹ نے سرد لہجے میں کہا۔

''اگر ہوتا تو آپ سے پوچھتی کیوں''...... کیتھی نے کہا۔

''تم ڈاکٹر کارٹرس کی سیکرٹری اور ان کی قریبی ساتھی ہو۔ کیا میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تم ڈاکٹر کارٹرس کے ہر خاص و عام رازوں سے واقف ہو''...... کرنل رابرٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ آپ کے اس سوال کا مطلب کیا ہے''...... کیتھی نے کرنل رابرٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا مطلب تم بخوبی سمجھ رہی ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہوگا کہ تم سے جو پوچھا جائے اس کا مجھے صحیح صحیح جواب دو۔ ورنہ......'' کرنل رابرٹ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اس کا سرد لہجہ سن کر کیتھی چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''مجھے جواب دو''...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔

''نہیں۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب کے تمام راز نہیں جانتی۔ بہت سے راز اور باتیں ایسی ہیں جو ڈاکٹر کارٹرس کی اپنی ذات کے علاوہ کسی اور کو نہیں معلوم''...... کیتھی نے کہا۔

''ہونہہ۔ گذشتہ رات ڈاکٹر تمہارے ہی ساتھ تھا نا''...... چند لمحے کیتھی کو گھورتے رہنے کے بعد کرنل رابرٹ نے کیتھی سے پوچھا۔

''ہاں ہم ایک اہم معاملے پر گفتگو کر رہے تھے کیوں''۔ کیتھی نے کہا۔

''کیا تم جانتی ہو کہ ڈاکٹر کارٹرس اچانک گھر سے کیوں چل پڑا تھا''...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

''ہاں۔ جانتی ہوں''...... کیتھی نے جواب دیا۔

''کیا جانتی ہو بتاؤ''...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

''ڈاکٹر کارٹرس کسی سیکرٹ لاکر کے بارے میں بات کر رہے

تھے۔ میں نے ان سے سیکرٹ لاکر کے بارے میں پوچھنا چاہا لیکن انہوں نے کچھ نہیں بتایا اور وہ فوراً اپنی رہائش گاہ سے نکل گئے تھے اور پھر رات گئے لوٹے تھے“...... کیٹی نے کہا۔

”کیا کہا تھا ڈاکٹر کارٹرس نے سیکرٹ لاکر کے بارے میں تم سے“...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

”کچھ خاص نہیں لیکن وہ بے حد پریشان تھے۔ میں نے ان سے پوچھنے کی کوشش تو انہوں نے مجھے بری طرح سے جھڑک دیا تھا“...... کیٹی نے جواب دیا۔

”جس وقت ڈاکٹر کارٹرس اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے تھے اس وقت رہوڈا کہاں تھا“...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

”وہ اپنے کمرے میں موجود تھا“...... کیٹی نے کہا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ اپنے کمرے میں ہی موجود تھا“...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

”نہیں۔ لیکن اس وقت وہ اپنے کمرے میں ہی ہوتا ہے“۔ کیٹی نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر کارٹرس نے تمہیں کیا بتایا تھا کہ وہ اچانک کہاں جا رہے ہیں“...... کرنل رابرٹ نے پوچھا تو جواب میں کیٹی نے تفصیل سے اپنی اور ڈاکٹر کارٹرس کی گفتگو کے بارے میں بتا دی۔

”ہونہہ۔ ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کے بارے میں تم اور کیا جانتی ہو۔ کہاں ہے وہ لاکر اور اس لاکر میں ڈاکٹر کارٹرس نے کیا

رکھا ہوا ہے“...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

”اس بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے اور نہ ہی ڈاکٹر کارٹرس نے پہلے کبھی اپنے کسی سیکرٹ لاکر کا مجھ سے ذکر کیا تھا۔ وہ تو اس وقت پریشانی کی وجہ سے ان کے منہ سے نکل گیا تھا ورنہ شاید اب بھی مجھے یہ معلوم نہ ہوتا کہ ان کا کوئی سیکرٹ لاکر بھی موجود ہے“...... کیٹی نے کہا۔

”کیا تم سچ کہہ رہی ہو کیا تم واقعی ڈاکٹر کارٹرس کے کسی بھی سیکرٹ لاکر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی“...... کرنل رابرٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ یہ بات میں ہزار بار کہہ چکی ہوں کہ میں ڈاکٹر کارٹرس کے کسی بھی سیکرٹ لاکر کے بارے میں کچھ نہیں جانتی“...... کیٹی نے انتہائی ناگوار لہجے میں کہا۔

”تم جانتی ہو کیٹی کہ مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے اور میرے سامنے کوئی جھوٹ بولے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا“...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔

”میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں“...... کیٹی نے اسی طرح سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہاری ان باتوں میں ذرا سا بھی جھوٹ ہوا تو تم جانتی ہو کہ میں اس بات کا کوئی خیال نہیں کروں گا کہ تمہارا ڈاکٹر کارٹرس سے کیا تعلق ہے۔ میں ڈی ایجنسی کے فرسٹ چیف کی حیثیت سے

تمہاری بوٹی بوٹی الگ کر سکتا ہوں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتی ہوں اور میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں کہ میں آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بول رہی"...... کیتھی نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں کہوں کہ تم اس معاملے میں ملوث ہو تو"...... کرنل رابرٹ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کس معاملے میں"...... کیتھی نے پوچھا۔

"انجان بننے کی کوشش بے کار ہے کیتھی۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ جو سچ ہے وہ مجھے بتا دو ورنہ......" کرنل رابرٹ نے سخت لہجے میں کہا۔

"میں انجان نہیں بن رہی بلکہ یہ جاننا چاہتی ہوں کہ مجھے کس معاملے میں ملوث کیا جا رہا ہے"...... کیتھی نے کہا۔

"ملوث نہیں کیا جا رہا بلکہ حقیقت یہی ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہونہہ۔ آپ کس حقیقت کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے"...... کیتھی نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ کیا تمہارا ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی میں اپنا کوئی لاکر موجود ہے یا نہیں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ کمپنی میں میرا لاکر۔ میں کچھ سمجھی نہیں۔

میرا وہاں کوئی لاکر نہیں ہے"...... کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کہاں ہے تمہارا لاکر"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"میرا کسی بنک یا پرائیویٹ کمپنی میں کوئی لاکر نہیں ہے کرنل رابرٹ۔ بے شک آپ اس کی تحقیق کر لیں"...... کیتھی نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اگر میں کہوں کہ تم ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر جو ملٹی پلس لاکرز لمیٹڈ میں ہے کے بارے میں جانتی ہو اور تم نے یہ راز غیر ملکی ایجنٹوں کو بتایا ہے تو تم کیا کہو گی۔ کیا یہ بھی جھوٹ ہے"...... کرنل رابرٹ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تو کیتھی بری طرح سے اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ اب غصے کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کرنل رابرٹ۔ میرا غیر ملکی ایجنٹوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ آپ خواہ مخواہ مجھ پر تہمت لگا رہے ہیں۔ کیوں۔ جواب دیں مجھے۔ میں نے ایسا کیا کیا ہے جو آپ مجھ سے اس انداز میں سوال و جواب کر رہے ہیں"...... کیتھی نے اس بار بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اپنے لہجے پر قابو پاؤ کیتھی۔ تم ڈی ایجنسی کے فرسٹ چیف کے سامنے بیٹھی ہو"...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا تو کیتھی نے خود کو فوراً سنبھال لیا۔

"مم مم۔ میرا مطلب ہے کہ یہ جھوٹ ہے"...... کیٹی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سچ کیا ہے وہ اگل دو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"وہی جو میں آپ کو بتا چکی ہوں نہ میں ڈاکٹر صاحب کے کسی سیکرٹ لاکر سے واقف ہوں اور نہ ہی میرا کسی غیر ملکی ایجنٹ سے کوئی تعلق ہے"...... کیٹی نے کہا۔

"اور اگر یہ بات سچ نکلی تو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"تو پھر آپ کو اختیار ہو گا کہ آپ مجھے جب چاہیں اور جہاں چاہیں شوٹ کر دیں"...... کیٹی نے بااعتماد لہجے میں کہا تو کرنل رابرٹ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ انتہائی زیرک اور شاطر دماغ انسان تھا۔ انسانی چہروں کے ذریعے ان کی نفسیات پڑھنے پر بھی اسے مہارت حاصل تھی۔ اس نے کیٹی سے باتوں میں اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے وہ سچ ہے اور وہ واقعی اس معاملے میں کسی طور پر ملوث نہیں تھی۔

"ڈاکٹر کارٹرس کے تم زیادہ قریب ہو یا رہوڈا"...... کرنل رابرٹ نے بات بدلنے والے انداز میں پوچھا۔

"میں ڈاکٹر صاحب کی سیکرٹری ہوں۔ میرے اختیارات محدود ہیں جبکہ رہوڈا ڈاکٹر صاحب کا خاص آدمی اور ان کا نمبر ٹو ہے۔ مجھ سے زیادہ ڈاکٹر صاحب رہوڈا پر ہی بھروسہ کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہوں ان سب باتوں کا تعلق رہوڈا سے

ہی ہو"...... کیٹی نے کہا۔

"تمہاری نظر میں رہوڈا کیسا آدمی ہے"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"مجھے تو اس میں کچھ خاص معلوم نہیں ہوتا۔ وہ ڈاکٹر کارٹرس کا وفادار ہے اور بس"...... کیٹی نے پوچھا۔

"کیا تمہارے خیال میں وہ ڈاکٹر کارٹرس سے غداری کر سکتا ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"غداری۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... کیٹی نے چونک کر اور حیرت سے کہا۔

"یہی کہ کیا دولت کے لئے وہ ڈاکٹر کارٹرس کو دھوکہ دے سکتا ہے اور ڈاکٹر کارٹرس کے راز غیر ملکی ایجنٹوں کو دولت کے عیوض بتا سکتا ہے یا نہیں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے حالات خراب ضرور ہیں لیکن وہ ڈاکٹر کارٹرس کا وفادار ہے۔ وہ ڈاکٹر کارٹرس کو کسی بھی طرح دھوکہ نہیں دے سکتا"...... کیٹی نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"یہ بات تم اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتی ہو"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"اس لئے کہ میں اسے کافی عرصہ سے جانتی ہوں اور مجھے اس میں کوئی خامی دکھائی نہیں دی"...... کیٹی نے کہا۔

"کیا تم اسے پسند کرتی ہو"...... کرنل رابرٹ نے اس کی طرف

ایک بار پھر گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ شادی شدہ ہے اور اس کے بچے ہیں کرنل رابرٹ۔ میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آئی اور نہ ہی میرا اس سے ایسا کوئی تعلق ہے جسے آپ پسند کا نام دے رہے ہیں"...... کیتھی نے منہ بنا کر کہا۔

"تم شاید میری باتوں پر غصہ کر رہی ہو"...... کرنل رابرٹ نے کیتھی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ خود ہی غصہ دلانے والی باتیں کر رہے ہیں"...... کیتھی نے کہا۔

"کیونکہ میں جانتا ہوں کہ انسان کو جب غصہ آتا ہے تو وہ غصے میں سچ بھی بول دیتا ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا تو کیتھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں"۔ کیتھی نے منہ بنا کر کہا۔

"ممکن ہے ایسا ہی ہو اور اگر ایسا ہوا تو اس کا انجام میں تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"انجام کی پرواہ انہیں ہوتی ہے جو غلط ہوں اور میں غلط نہیں ہوں کرنل رابرٹ"...... کیتھی نے بااعتماد لہجے میں کہا تو کرنل رابرٹ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ وہ چند لمحے کیتھی کی جانب گہری اور تیز نظروں سے دیکھتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور پھر اس نے

انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"میگ کو اندر بھیجو"...... کرنل رابرٹ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ چند لمحوں کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور میگ اندر آ گیا۔

"یس سر"...... میگ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیتھی کو لے جا کر سپیشل روم میں بٹھاؤ اور رھوڈا کو لے آؤ۔ میں اس سے بھی چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد ان دونوں کو جانے دیا جائے گا"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"یس سر"...... میگ نے کہا اور کیتھی کو لے کر کمرے سے نکلتا چلا گیا پانچ منٹ بعد وہ رھوڈا کے ساتھ واپس آیا تھا۔ رھوڈا انتہائی پریشان اور گھبرایا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنی گھبراہٹ اور خوف کے تاثرات کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن کرنل رابرٹ نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ رھوڈا اندر ہی اندر کسی بات سے انتہائی بے چین اور پریشان ہے۔

"تم جاؤ"...... کرنل رابرٹ نے میگ سے کہا تو میگ اثبات میں سر ہلا کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"رھوڈا"...... میگ کے جانے کے بعد کرنل رابرٹ نے رھوڈا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... رہوڈا نے کہا۔

"بیٹھو"...... کرنل رابرٹ نے کہا تو رہوڈا تھینک یو کہہ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے"...... کرنل رابرٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ رہوڈا کے چہرے پر بے چینی عیاں تھی۔

"میں ٹھیک ہوں سر"...... رہوڈا نے کہا۔

"تو پھر تمہارے چہرے پر خوف کیوں ہے اور تم مجھ سے نظریں ملا کر بات کیوں نہیں کر رہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"نو سر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے سر میں شدید درد ہے۔ شاید اس وجہ سے"...... رہوڈا نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ سر میں کیوں درد ہے"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"میں رات بھر جاگتا رہا ہوں جناب۔ دن میں بھی مجھے آرام کرنے کا موقع نہیں ملا اس وجہ سے سر میں درد ہو رہا ہے شاید"۔ رہوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں رات بھر کیوں جاگتے رہے ہو۔ تمہاری ڈیوٹی تو دن کے وقت ڈاکٹر کارٹس کے ساتھ ہوتی ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"کل رات میں وہیں رک گیا تھا۔ رات کو اچانک ڈاکٹر

صاحب کسی کام سے باہر گئے تھے تو میں ان کے انتظار میں جاگتا رہا۔ ان کی واپسی رات گئے ہوئی تھی۔ پھر دن میں مجھے ان کے کچھ ضروری کام کرنے تھے اس لئے سو نہیں سکا تھا"...... رہوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سے کام"...... کرنل رابرٹ نے رہوڈا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب۔ وہ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی کام تھے جن کے بارے میں آپ کو میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ آپ ان سے پوچھ لیں وہ شاید آپ کو بتا دیں"...... رہوڈا نے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم ڈاکٹر کارٹس کے انتہائی خاص آدمی ہو اور ان کے ہر راز سے واقف ہو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"سنی سنائی ہر بات سچ نہیں ہوتی"...... رہوڈا نے کہا۔

"تو سچ کیا ہے۔ تم بتا دو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"آپ پوچھیں۔ جو باتیں بتانے والی ہوں گی میں ضرور بتاؤں گا جناب کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ ڈی ایجنسی کے فرسٹ چیف ہے اور فرسٹ چیف سے جھوٹ بولنا یا کچھ چھپانا اپنی موت آپ مرنا ہے"...... رہوڈا نے کہا۔

"گڈ خاصے ذہین ہو"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"تھینک یو"۔ رہوڈا نے کہا۔

"میں تم سے جو کچھ پوچھوں گا سچ بتاؤ گے"...... کرنل رابرٹ

نے کہا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہوگا میں آپ کو سچ ہی بتاؤں گا کوئی جھوٹ نہیں بولوں گا"...... رہوڈا نے کہا۔

"ڈاکٹر کارٹس کے سیکرٹ لاکر کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... کرنل رابرٹ نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو رہوڈا بری طرح سے چونک پڑا۔

"سیکرٹ لاکر۔ کیا مطلب۔ کون سا سیکرٹ لاکر"...... رہوڈا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں اسی لاکر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں جس کے بارے میں تم نے غیر ملکی ایجنٹوں سے ڈیل کی تھی"...... کرنل رابرٹ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو رہوڈا کا رنگ اُڑ گیا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ کون سا لاکر اور کون سے غیر ملکی ایجنٹ"...... رہوڈا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیٹھ جاؤ"...... کرنل رابرٹ غرایا۔

"لیکن جناب......" رہوڈا نے بے چینی سے کہا۔

"میں کہہ رہا ہوں بیٹھ جاؤ"...... کرنل رابرٹ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو رہوڈا بیٹھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے تاثرات عیاں تھے اور کرنل رابرٹ اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا

تھا جیسے وہ اس کے دماغ میں جھانکنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میری بات سن کر تم اس قدر گھبرا کیوں رہے ہو رہوڈا۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... کرنل رابرٹ نے اسے چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نن نن۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ نے اچانک الزام لگایا تھا جسے سن کر میں تو کیا کوئی بھی بوکھلا سکتا ہے"...... رہوڈا نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے تم نے کوئی بہت بڑا جرم کیا ہو اسی لئے تم اس قدر گھبرا رہے ہو اور تمہارے جسم سے خوف کے باعث پسینہ پھوٹ نکلا ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے"...... رہوڈا نے کہا۔

"کیٹی نے تمہارے بارے میں جو بتایا ہے اس کے بارے میں کیا کہو گے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا بتایا ہے کیٹی نے"...... رہوڈا نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور بوکھلاہٹ میں ایک بار پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا خوف اور گھبراہٹ دیکھ کر کرنل رابرٹ کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

"اس نے بتایا کہ اس نے تمہیں غیر ملکی ایجنٹوں سے ملتے دیکھا ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"جھوٹ۔ وہ جھوٹ بولتی ہے نانسنس"...... رہوڈا نے منہ بنا

کر کہا۔

"اچھا چلو۔ میں تمہاری بات مان لیتا ہوں لیکن یہ تو جھوٹ نہیں ہے کہ تم ڈاکٹر کارڈس کے اس خفیہ لاکر کے بارے جانتے ہو جو ملٹی پلس لمیٹڈ کمپنی میں موجود ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں اس لاکر کے بارے میں"...... رہوڈا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"گڈ۔ تو پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ ڈاکٹر کارڈس اس لاکر میں کس قدر اہم کاغذات اور فائلیں رکھتے ہیں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں"...... رہوڈا نے کہا۔

"ویری گڈ۔ جس طرح تم سچ بول رہے ہو اب یہ بھی سچ بتا دو کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تمہارے ذریعے ہی اس لاکر کا علم ہوا ہے اور انہوں نے تمہاری ایماء پر ہی ماسٹر لاکر روم میں گھس کر ڈاکٹر کارڈس کا سیکرٹ لاکر توڑا تھا تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ یہ بات ڈاکٹر کے علم میں نہیں آئے گی"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ"...... رہوڈا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ کاغذات اڑانے کی کوشش کرنے والے پاکیشیائی ایجنٹ تھے۔ اگر تم صحیح سب کچھ بتا دو تو میں تمہاری مدد کرنے کا وعدہ کرتا ہوں"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... رہوڈا

نے کہا۔

"تمہارا یہ جھوٹ تمہارے گلے کا پھندہ بن جائے گا رہوڈا"...... کرنل رابرٹ نے غراتے ہوئے کہا تو رہوڈا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"مم مم۔ میں نے آپ سے کوئی جھوٹ نہیں بولا"...... رہوڈا نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"یہی تمہارا سب سے بڑا جھوٹ ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیا مطلب"...... رہوڈا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"کہ تم نے مجھ سے کوئی جھوٹ نہیں بولا ہے"...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں"...... رہوڈا نے ہکلا کر کہا۔

"تمہارا انداز اور تمہاری بوکھلاہٹ اس بات کا ثبوت ہے رہوڈا کہ ماسٹر لاکرز کا راز تمہارے ذریعے ہی پاکیشیائی ایجنٹوں تک پہنچا ہے اور تم نے اس کے لئے ان سے یقیناً بہت بڑی رقم لی ہے۔ بولو۔ یہ سچ ہے"...... کرنل رابرٹ نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کا سرد لہجہ سن کر رہوڈا کانپ کر رہ گیا۔ کرنل رابرٹ کی آنکھوں میں خون کی سرخی دکھائی دے رہی تھی اور رہوڈا جانتا تھا کہ کرنل رابرٹ ڈی ایجنسی کا فرسٹ چیف ہے اور وہ اس کے

ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

''نہیں میں نے کوئی رقم نہیں لی۔ یہ الزام ہے''...... بے ساختہ رہوڈا نے تھرتھراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ تو پھر تم نے ان لوگوں کو ڈاکٹر کارٹرس اور ٹاپ سیکرٹ فائل کے راز سے آگاہ کیوں کیا۔ بولو۔ جواب دو مجھے''...... کرنل رابرٹ نے اس بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مم مم۔ میں مجبور تھا جناب''...... رہوڈا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل رابرٹ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا اور وہ صحیح نشانے پر لگا تھا۔ رہوڈا کا سارا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا اور وہ یوں کانپنا شروع ہو گیا تھا جیسے وہ جاڑے کے بخار میں مبتلا ہو۔

''مجبور۔ کیا مطلب۔ کیا مجبوری تھی تمہیں۔ بولو''...... کرنل رابرٹ نے اور زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ میرے بیوی بچوں کی جان خطرے میں تھی''۔ رہوڈا نے خوفزدہ لہجے میں کہا تو کرنل رابرٹ ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کیا مطلب۔ اس معاملے سے تمہاری بیوی بچوں کا کیا تعلق''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''وہ میرے گھر میں گھس گئے تھے اور انہوں نے میرے بیوی بچوں کو یرغمال بنا لیا تھا''...... رہوڈا نے کہا تو کرنل رابرٹ کی

پیشانی پر لاتعداد بل پڑ گئے۔

''مجھے سب کچھ کھل کر بتاؤ رہوڈا۔ کس نے تمہارے بیوی بچوں کو یرغمال بنایا تھا۔ کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ۔ مجھے ساری بات بتاؤ''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو رہوڈا نے کرنل رابرٹ کو ساری تفصیل بتا دی۔

''ہونہہ۔ تو تم نے اپنے بیوی بچوں اور اپنی جان بچانے کے لئے انہیں سب کچھ بتا دیا''...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔

''جی ہاں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو میں اس وقت آپ کے سامنے زندہ نہ ہوتا اور گھر میں میرے بچوں کی بھی کٹی پھٹی لاشیں پڑی ہوتیں''...... رہوڈا نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تم نے بہت برا کیا ہے رہوڈا۔ تمہاری وجہ سے وہ اسرائیل کا بہت بڑا راز لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم انہیں سب کچھ بتا دیتے لیکن اس لاکر کے بارے میں نہ بتاتے''۔ کرنل رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں اپنے بیوی بچوں کی حالت دیکھ کر ڈر گیا تھا جناب''۔ رہوڈا نے کہا اس کی آنکھیں یکلخت بھیگ گئی تھیں۔

''اس کے بعد وہ تمہیں زندہ کیوں چھوڑ گئے''...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

''وہ مجھے ہلاک کر دیتے لیکن شاید میرے بیوی بچوں کے سامنے انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا''...... رہوڈا نے جواب دیا۔

"اگر یہ سب ہوا تھا تو تم نے مجھے یا ڈاکٹر کارٹرس کو اس بارے میں بتایا کیوں نہیں نانسنس"...... کرنل رابرٹ نے غرا کر کہا۔

"میں کیا بتاتا جناب۔ جو کچھ ہوا تھا اگر میں بتا دیتا تو آپ اور ڈاکٹر صاحب میری باتوں پر کیسے یقین کرتے۔ آپ نے بھی تو مجھ پر رقم لینے اور غداری کا الزام لگایا ہے"...... رہوڈا نے کہا۔

"اب وہ کہاں ہیں"...... کرنل رابرٹ نے پوچھا۔

"میں نہیں جانتا۔ انہوں نے جانے سے پہلے ہم سب کو انجکشن لگائے تھے جس سے ہم بے ہوش ہو گئے تھے۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اور میرے بیوی بچے ایک کمرے میں بند تھے۔ میں فوراً وہاں سے نکلا اور ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ پہنچ گیا۔ میں یہ سب کچھ ڈاکٹر کارٹرس کو بتا دینا چاہتا تھا لیکن جب میں وہاں پہنچا تو ڈاکٹر صاحب سے یہ سن کر میرے ہوش اُڑ گئے کہ مجرموں نے ان کے سیکرٹ لاکر کو کاٹ دیا ہے اور وہاں موجود ان کے تمام کاغذات اور فائلوں کی اسپائی کیمرے سے تصویریں بنا کر لے گئے ہیں۔ اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... رہوڈا نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ رات تم ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ میں تھے یہ سچ نہیں ہے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ میں صبح وہاں پہنچا تھا"...... رہوڈا نے سر جھکا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تم نے جان بوجھ کر یا پھر مجبوری کے تحت جو بھی کیا ہے یہ سب غداری کے زمرے میں آتا ہے اور تم جانتے ہو کہ

گریٹ اسرائیل سے غداری کرنے والے کی کیا سزا ہوتی ہے"۔ کرنل رابرٹ نے کہا۔

"ہاں۔ میں جانتا ہوں لیکن......" رہوڈا نے کہنا چاہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں رہوڈا۔ تمہاری وجہ سے گریٹ اسرائیل کو زبردست نقصان پہنچا ہے اور دشمن ایجنٹ ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر سے جو کاغذات لے گئے ہیں وہ گریٹ اسرائیل کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل تھے"...... کرنل رابرٹ نے کہا۔ رہوڈا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر خاموش ہو گیا اور اس نے اپنا سر جھکا لیا جیسے اب واقعی اس کے پاس کہنے کے لئے کچھ باقی نہ ہو۔

"ڈی ایجنسی کے فرسٹ چیف کی حیثیت سے اس غداری پر میں تمہیں فارنگ اسکواڈ کے سامنے کھڑا کر کے موت کی سزا بھی سنا سکتا ہوں جس پر فوری عملدرآمد بھی ہو سکتا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم چونکہ ڈاکٹر کارٹرس کے وفادار ہو اس لئے ڈاکٹر کارٹرس ہی تمہارا فیصلہ کرے۔ اس غداری پر وہ تمہیں اپنی مرضی سے سزا دے تو بہتر ہو گا"...... کرنل رابرٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تت۔ تو کیا آپ یہ سب کچھ ڈاکٹر صاحب کو بتا دیں گے"...... رہوڈا نے ہکلا کر کہا۔

"ہاں"...... کرنل رابرٹ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کر کے پرنسپل سیکرٹری سے بات کی اور اسے کہا کہ وہ

میگ کو اندر بھیج دے۔ چند ہی لمحوں میں میگ اندر آ گیا۔

''یس سر''...... میگ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اصل غدار سامنے آ گیا ہے میگ۔ یہ رہوڈا ہی تھا جس کے ذریعے عمران کو ڈاکٹر کارٹرس کے سیکرٹ لاکر کا علم ہوا تھا اور عمران نے ماسٹر لاکرز میں نقب لگائی تھی''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو میگ اچھل پڑا۔

''اوہ۔ لیکن اس نے ایسا کیوں کیا یہ تو ڈاکٹر کارٹرس کا وفادار ہے اور......'' میگ نے کہا تو کرنل رابرٹ نے اسے مختصر طور پر اس کے بچوں کے یرغمال بننے والی بات بتا دی۔

''جو بھی ہے۔ رہوڈا تمہیں ملک کی سلامتی کے لئے اپنی اور اپنے بچوں کی جانوں کی قربانی دے دینی چاہئے تھی لیکن کوئی راز ملک دشمن ایجنٹوں کو نہیں بتانا چاہئے تھا''...... میگ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تو رہوڈا ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اسے یہاں سے لے جاؤ اور آئرن روم میں پہنچا دو۔ میں ڈاکٹر کارٹرس کو کال کر کے اس کے بارے میں بتاتا ہوں۔ وہ خود ہی فیصلہ کرے گا کہ اس کے ساتھ کیا کرتا ہے اور کیتھی کو میرے پاس بھیج دو''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''یس چیف''...... میگ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رہوڈا کو ساتھ لے کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ پھر دس منٹ بعد کیتھی تنہا کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ اترا ہوا تھا وہ کرنل

رابرٹ کے سامنے بیٹھ گئی۔

''اب مجھے کیوں بلایا گیا ہے''...... کیتھی نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تمہیں یہ بتانے کے لئے کہ تمہاری بے گناہی ثابت ہو گئی ہے''...... کرنل رابرٹ نے کہا تو کیتھی بری طرح سے اچھل پڑی۔

''کک۔ کک۔ کیا واقعی۔ کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں اور کیا میں اب یہاں سے جا سکتی ہوں''...... کیتھی نے حیرت اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں تم آزاد ہو۔ رہوڈا نے اعتراف جرم کر لیا ہے۔ اسی نے غیر ملکی ایجنٹوں کو وہ راز فراہم کئے تھے جس کے شک میں تمہیں پوچھ گچھ کے لئے یہاں لایا گیا تھا۔ ڈاکٹر کارٹرس اور گریٹ اسرائیل سے تم نے نہیں بلکہ رہوڈا نے غداری کی ہے''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''رہوڈا۔ کیا مطلب۔ کیا واقعی رہوڈا غدار ہے اور اسی نے غیر ملکی ایجنٹوں کو راز سے آگاہ کیا ہے''...... کیتھی نے کہا۔ حیرت سے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔

''ہاں۔ اس کا اعتراف ریکارڈ ہو چکا ہے اور میں نے اسے چیک اپ کے لئے بھیجا ہے''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔

''کیسا چیک اپ۔ کیا وہ پاگل ہو گیا ہے''...... کیتھی نے پوچھا۔

''اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ بہرحال اب تم جا سکتی

ہیں''...... کرنل رابرٹ نے کہا۔ کیٹی چند لمحے یقین نہ آنے والی نظروں سے کرنل رابرٹ کی طرف دیکھتی رہی پھر وہ تھکے تھکے انداز میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''شکریہ''...... اس نے کہا اور پھر وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران اور جولیا، وائٹ ایگل کے مخصوص ٹھکانے پر تھے۔ وہ دونوں ایک گول میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور میز پر بے شمار فوٹو پرنٹ رکھے ہوئے تھے جنہیں وہ انتہائی باریک بینی سے چیک کر رہے تھے۔ یہ انہی دستاویزات اور فائلوں کے پرنٹ تھے جو عمران نے ماسٹر لاکر میں موجود ڈاکٹر کارڈس کے سیکرٹ لاکر سے اسپائی کیمرے سے حاصل کئے تھے۔ وائٹ ایگل نے عمران کو ایک مشین اور ٹیلی پرنٹر مہیا کر دیا تھا اور عمران نے مشین اور پرنٹر کے ساتھ اسپائی کیمرے کو منسلک کر کے اس سے تمام پرنٹ نکال لئے تھے۔ ان تمام پرنٹس میں ایک بات مشترک تھی اور وہ یہ کہ فائلوں اور دستاویزات پر ایک طرف تحریر تھی جبکہ اگلا صفحہ خالی تھا اور یہ عمران کی حماقت ہی تھی کہ اس نے فائلوں کے بلینک پیپرز کی بھی تصاویر لے لی تھیں۔ اب جب اس نے ان دستاویزات کے پرنٹس نکلوائے تھے تو ان میں بلینک پیپرز کے بھی پرنٹ شامل تھے۔ یہ پرنٹ نیلے

رنگ کے تھے اور ان پر سرخ دھبے پڑے ہوئے تھے اور عجیب و غریب ٹیڑھی میڑھی لکیریں سی بنی ہوئی تھیں۔

وہ دونوں کافی دیر سے ان پرنٹس کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں سے ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی تک انہیں مطلب کا کوئی پرنٹ نہ ملا ہو۔

''یہ تم نے بلینک پیپروں کے پرنٹ کیوں نکلوا لئے ہیں۔ ہر فائل اور ہر دستاویز کے ساتھ ایک بلینک پرنٹ ہے''...... جولیا نے بلینک پرنٹ دیکھ کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم اسے میری حماقت کہہ سکتی ہو''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اس میں کہنے کی کیا بات ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کک کک۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے سچ مچ احمق سمجھتی ہو''۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''صرف میں نہیں۔ غیر ملکی ایجنسیاں بھی تمہیں مسخرے کا خطاب دیتی ہیں کیونکہ تمہاری عادتیں ہی ایسی ہیں''۔ جولیا نے مسکرا کر کہا۔

''اور تم اسی مسخرے پر جان چھڑکتی ہو''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور وائٹ اینگل اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر جولیا اور عمران چونک پڑے۔

''کیا رپورٹ ہے۔ پولیس اور ڈی ایجنسی کی سرگرمیوں کے بارے میں''...... سلام و دعا کے بعد عمران نے وائٹ اینگل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''شہر کی ناکہ بندی کی جا چکی ہے اور ہر شخص کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''پھر''...... عمران نے پوچھا۔

''مقبوضہ علاقوں اور غزہ کی پٹی کی طرف جانے والے علاقوں کی خاص طور سے اور انتہائی سخت چیکنگ کی جا رہی ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''یہ سب ٹھیک ہے۔ صرف اتنا بتاؤ کہ کیا وہ ہمارے بارے میں کوئی سراغ لگا سکے ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''فی الحال وہ اندھیرے ہی میں ہاتھ پیر مار رہے ہیں۔ البتہ رہوڈا سے کرنل رابرٹ نے اعتراف کرا لیا ہے کہ اسی نے ڈاکٹر کارڈس کے سیکرٹ لاکر کا راز لیک آؤٹ کیا تھا''...... وائٹ اینگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہت تیز جا رہا ہے کرنل رابرٹ''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ انتہائی ذہین اور شاطر دماغ کا انسان ہے۔ ایک بار اسے جس پر شک ہو جائے اس سے وہ ہر ممکن طریقے سے راز اگلوا ہی لیتا ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''اچھی بات ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس نے ہر طرف اپنے ایجنٹ پھیلا رکھے ہیں جو تل ابیب کے ساتھ ساتھ اردگرد کے علاقوں کی بھی سخت چیکنگ کر رہے ہیں اور انہیں ذرا سا بھی کسی پر شک ہوتا ہے تو وہ اسے اٹھا کر نامعلوم مقام پر لے جاتے ہیں اور پھر نجانے اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں کہ غائب ہونے والے افراد کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہماری وجہ سے یہاں بے گناہ مسلمانوں کی شامت آئی ہوئی ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ کرنل رابرٹ اور اس کے ساتھی انتہائی بے رحم اور مسلموں سے نفرت کرنے والے انسان ہیں۔ ان کا تو بس نہیں چلتا کہ وہ اسرائیل، غزہ اور اردگرد مسلم ممالک کے تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دیں''...... وائٹ اینگل نے منہ بنا کر کہا۔

''اگر کرنل رابرٹ اور اس کے ساتھی اس قدر بے رحم اور سفاک درندے ہیں تو تم نے اور تمہارے گروپ نے ان کے خلاف کارروائیاں کیوں نہیں کیں''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم نے ان کے خلاف بہت سی کامیاب کارروائیاں کی ہیں جناب اور اب تک ہم ڈی ایجنسی کے بے شمار ایجنٹوں کو ہلاک کر چکے ہیں لیکن ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہم ابھی تک ہزار کوششوں کے باوجود ڈی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ نہیں چلا سکے

ہیں۔ جس روز ہمیں ڈی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہو گیا تو ہم اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ہیڈ کوارٹر میں گھس جائیں گے اور کرنل رابرٹ سمیت پورے ہیڈ کوارٹر کو راکھ کا ڈھیر بنا دیں گے چاہے اس کے لئے ہمیں اپنی جانیں ہی کیوں نہ قربان کرنی پڑیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''تو اس میں مسئلہ کیا ہے۔ تم جانتے ہو ڈاکٹر کارٹرس ڈی ایجنسی کا سیکنڈ چیف ہے۔ اگر تم ہمارے لئے رہوڈا تک پہنچ سکتے ہو تو تم کرنل رابرٹ کے ساتھی میگ کو کیوں نہیں پکڑتے۔ اس کے ذریعے بھی تو تم ڈی ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''یہ سب پہلے ہمیں معلوم نہیں تھا۔ آپ کی آمد کے بعد ہم نے یہ ساری معلومات حاصل کی تھیں۔ اب ہم بھی یہی پروگرام بنا رہے ہیں کہ کسی طرح میگ کو اپنے قابو میں کیا جائے اور اس کے ذریعے کرنل رابرٹ تک پہنچا جائے۔ اس کے لئے میں نے اپنے گروپ کے چند افراد کی خصوصی کمیٹی بنا دی ہے جو میگ اور کرنل رابرٹ تک پہنچنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''بہر حال۔ میں نے تمہیں جن کاغذات کے لئے بھیجا تھا ان کا کیا ہوا۔ تیار ہوئے وہ کاغذات یا نہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''کاغذات تیار ہیں''...... وائٹ اینگل نے کہا اور اس نے کوٹ

کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک لفافہ نکالا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ لفافہ سیلڈ تھا۔ عمران نے لفافہ کھولا اور اس میں سے کاغذات نکال کر ان کا مطالعہ کرنے لگا۔

''گڈ شو۔ کاغذات بالکل ٹھیک ہیں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے یہ دستاویزات سپیشل منسٹری کے خصوصی محکمے سے اُڑائے گئے کاغذات پر تیار کئے ہیں تاکہ ان پر کوئی جعلی ہونے کا شک نہ کر سکے۔ کیونکہ پورے اسرائیل میں، ائرپورٹس اور ریلوے اسٹیشنوں اور تمام نقل وحمل کے راستوں پر خصوصی طور پر ہر جوڑے کو مشتبہ سمجھ کر ان سے سخت پوچھ گچھ اور چیکنگ کی جا رہی ہے اس لئے ایسے کاغذات بنانا بے حد ضروری تھا جو آپ دونوں کو مقامی ظاہر کر سکیں ورنہ آپ دونوں کا یہاں سے نکلنا مشکل ہو سکتا ہے''۔ وائٹ اینگل نے کہا۔

''ہم ہر مشکل کا مقابلہ کرنا جانتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے مادام لیکن پھر بھی احتیاط ضروری ہے بلکہ عمران صاحب اگر آپ برا نہ منائیں تو کیا میں آپ کو ایک مشورہ دوں''...... وائٹ اینگل نے پہلے جولیا اور پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرا مائنڈ ہی نہیں ہے۔ تم جو مرضی مشورہ دے دو بھائی''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ دونوں یہاں سے ایک ساتھ نہ

نکلیں بلکہ میں آپ دونوں کو یہاں سے الگ الگ نکالنے کا انتظام کر دیتا ہوں۔ ڈی ایجنسی اور پولیس کی توجہ جوڑوں کی طرف ہے۔ اگر آپ دونوں یہاں سے الگ الگ جائیں گے تو وہ شاید آپ دونوں پر زیادہ توجہ نہ دیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''مشورہ تو اچھا ہے لیکن تمہاری مادام میرے ساتھ ہی رہنا پسند کرتی ہے اسے اکیلے سفر کرنا پسند نہیں ہے''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو جواب میں جولیا بھی مسکرا دی۔

''جیسے آپ مناسب سمجھیں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''ہم یہاں سے ٹرین کے ذریعے نکلنے کی کوشش کریں گے۔ ہمارا پہلا پڑاؤ اطاؤس ہوگا۔ اطاؤس پہنچ کر ہم فیصلہ کریں گے کہ ہم نے کہاں جانا ہے اور کیسے جانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا میں آپ دونوں کے لئے ٹرین کی ٹکٹیں بک کرا دوں''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

''ہاں۔ البتہ ٹکٹ حاصل کرتے ہوئے تمہیں ایک بات کا خاص خیال رکھنا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیا جناب''...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

''یہی کہ دونوں ٹکٹوں کے نمبر ایک سیریل کے نہ ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''میں سمجھ گیا جناب۔ ایک ٹکٹ لینے کے بعد میں کچھ دیر انتظار کر کے پھر دوسرا ٹکٹ خرید دوں گا''...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"ایسا بھی کیا جا سکتا ہے مگر بہتر ہو گا کہ ایک ٹکٹ تم سٹی اسٹیشن سے لو اور دوسرا کینٹ اسٹیشن سے"...... عمران نے کہا۔

"یہ اور بھی مناسب رہے گا۔ میں ٹکٹوں کا انتظام کراتا ہوں"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"جاتے ہوئے چائے بھیجتے جانا"...... عمران نے کہا۔

"بہتر جناب"...... وائٹ اینگل نے کہا اور کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ ڈاکٹر کارٹرس کیا اتنا ہی احمق ہے کہ اس نے اتنے اہم کاغذات معمولی سے لاکر میں رکھتے ہوئے اس کے مضمرات کے بارے میں نہ سوچا ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ضرور سوچا ہو گا اور سوچنے کے بعد ہی اس نے ماسٹر لاکرز میں لاکر لے کر کاغذات رکھے ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ڈاکٹر کارٹرس نے جان بوجھ کر یہ حماقت کی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"حماقت نہیں عقلمندی کہو"...... عمران نے کہا۔

"حماقت کو عقلمندی نہیں کہا جا سکتا"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"تم ڈاکٹر کارٹرس کی چال کو سمجھ نہیں سکی ہو"...... عمران نے کہا۔

"چال۔ کیسی چال"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس نے ایک معمولی سی لاکرز کمپنی میں لاکر لے کر اہم ترین کاغذات اس میں رکھ کر غیر ملکی ایجنٹوں کو نفسیاتی ڈاج دینے کی کوشش کی تھی۔ تم ہی بتاؤ رہوڈا سے معلومات حاصل ہونے سے پہلے کیا ہم یہ سوچ سکتے تھے کہ اتنے اہم ترین کاغذات ڈاکٹر کارٹرس جیسے ذہین اور چالاک آدمی نے لاکرز کمپنی میں ایک معمولی سا لاکر لے کر اس میں رکھے ہوں گے"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں"...... جولیا نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم ہی کیا میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا تھا مگر یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ رہوڈا پہلے ہی مرحلے پر ہمارے ہاتھ لگ گیا اور ہم ٹاپ سیکرٹ فائل کی فلم حاصل کرنے میں بڑی آسانی سے کامیاب ہو گئے"...... عمران نے کہا۔

"تم نے ٹاپ سیکرٹ فائل کی فلم کے پرنٹ نکالے تھے۔ ان کا کیا بنا"...... جولیا نے پوچھا۔

"پرنٹ بالکل صحیح ہیں اس میں ہمارے مطلوبہ تجربے کی پوری تفصیل موجود ہے اس کا پلان بھی شامل ہے لیکن فائل ادھوری ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا یہ فائل بھی مکمل نہیں ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس لاکر سے ہمیں جو بھی کاغذات ملے ہیں وہ سب نامکمل ہیں اور یہی تو ڈاکٹر کارٹرس کی عقلمندی ہے کہ اس نے سیکرٹ لاکر ہونے کے باوجود وہاں کوئی دستاویز مکمل نہیں رکھی تھی"۔ عمران نے کہا۔

"تو کیا ہمارا مشن پورا نہیں ہوا ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ادھوری فائل کے ساتھ ہمارا مشن بھی ادھورا ہے۔ ہمیں پوری فائل چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب ہمیں باقی آدھی فائل کہاں سے ملے گی"۔ جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے اگر ڈاکٹر کارٹرس نے سیکرٹ لاکر میں ادھوری فائل رکھی ہے تو یقیناً اس کا کوئی اور بھی سیکرٹ لاکر ہوگا جہاں اس نے فائل کا دوسرا حصہ رکھا ہوگا اب وہ لاکر کہاں ہے اس کے بارے میں شاید رہوڈا بھی نہیں جانتا تھا ورنہ وہ اس کے بارے میں بھی ہمیں ضرور بتا دیتا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اس ادھوری فائل سے یہ پتہ نہیں چل سکا کہ آخر ٹاپ سیکرٹ ہے کیا۔ کیا یہ کوئی سائنسی ایجاد ہے یا کوئی خطرناک سائنسی اسلحہ جسے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس بارے میں بعد میں بات کریں گے"...... عمران نے ٹالنے والے انداز میں کہا اور جولیا نے سر ہلا دیا۔

"کہاں ہیں اس فائل کے پرنٹ"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے تمام پرنٹ جلا دیئے ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں"...... جولیا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ پرنٹ کہیں بھی تلاشی کے دوران تلاشی لینے والوں کے ہاتھ لگ سکتے تھے۔ اس کے برعکس مائیکروفلم تلاش کرنا عام پولیس والے کے بس کی بات نہیں ہے۔ فائل اب بھی میرے پاس مائیکروفلم کی صورت میں محفوظ ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو اور ہاں ایک اور بات"...... جولیا نے کہا۔

"وہ کیا"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ تمہیں بیٹھے بٹھائے ٹرین سے سفر کرنے کی کیا سوجھی ہے۔ ہم تل ابیب سے کسی بس یا کار سے بھی تو جا سکتے ہیں۔ جب وائٹ ایگل نے ہمارے تمام کاغذات مکمل کرا دیئے ہیں تو پھر ہمیں پولیس یا کسی ایجنسی سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وائٹ ایگل کے کہنے کے مطابق نقل وحمل کے تمام ذرائع پر پولیس اور ڈی ایجنسی کی نظر ہے۔ وہ گاڑیوں اور آمد و رفت کے دوسرے ذرائع پر نظر رکھ رہے ہیں جبکہ ان کی توجہ ٹرین کی طرف نہیں ہے۔ ہم ٹرین سے زیادہ محفوظ طریقے سے تل ابیب سے باہر نکل سکتے ہیں۔ ریلوے اسٹیشنوں پر اتنی سخت چیکنگ وہ نہیں کر سکتے

کیونکہ وہاں ہزاروں مسافر ہوتے ہیں جبکہ ائرپورٹ پر چند سو کی تعداد ہوتی ہے۔ اسی طرح سڑکوں پر تو گاڑیوں کو روک کر چیک کیا جا سکتا ہے لیکن ٹرین کو روکنا آسان نہیں ہوتا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ اتنے جتن کرنے کے باوجود ہمارے ہاتھ ادھوری فائل لگی ہے ورنہ میں تو سمجھ رہی تھی کہ مشن مکمل ہو چکا ہے اور اب ہم یہاں سے نکل جائیں گے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔

''میرا بھی یہی خیال تھا لیکن پرنٹ دیکھ کر مجھے بھی مایوسی ہوئی کہ ابھی ہمارا کام باقی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو اب کیا کرنا ہے۔ تمہارے خیال کے مطابق اگر فائل کا دوسرا حصہ ڈاکٹر کارٹرس کے پاس ہی ہے تو پھر ہم تل ابیب سے باہر کیوں جا رہے ہیں۔ ہمیں تو فوراً ڈاکٹر کارٹرس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا چاہئے تاکہ وہاں سے فائل کا باقی حصہ حاصل کر سکیں۔

''اس کی رہائش گاہ میں جانے کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''وہ کیوں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''لاکر ٹوٹنے کے بعد ڈاکٹر کارٹرس نے فوری طور پر رہائش گاہ خالی کر دی ہے اور وہ اپنا سب کچھ سمیٹ کر اطاقہ چلا گیا ہے اور وہاں کسی خفیہ جگہ روپوش ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم اس کے پیچھے جا رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''میں سمجھی تھی کہ تم اسرائیل سے نکلنے کا پروگرام بنا رہے ہو''۔ جولیا نے کہا۔

''پروگرام تو میں نے بہت سے بنا رکھے ہیں لیکن......'' عمران نے جان بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

''لیکن۔ کیا مطلب۔ لیکن سے تمہاری کیا مراد ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''وہ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ شجری سے پیوستہ رہ اور امید بہاراں رکھ۔ اب میں شجری سے تو پیوستہ ہوں بس بہار آنے کی ہی امید لگائے بیٹھا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس پڑی۔

''شجر کا تو سنا ہے۔ یہ شجری کیا ہوتی ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا حالانکہ وہ عمران کی بات کا مطلب بخوبی سمجھ گئی تھی کہ وہ اسی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

''شجر کی مؤنث شجری ہی ہو سکتی ہے اور وہ شجری کون ہے اس کا میں نے تمہیں بتایا تو تم نے خواہ مخواہ میرے گلے پڑ جانا ہے''۔ عمران نے کہا تو جولیا کے چہرے سے یکلخت مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ میرے علاوہ بھی تمہاری زندگی میں کوئی اور ہے۔ کون ہے وہ۔ بولو۔ مجھے اس کا نام بتاؤ۔ میں اس کے ٹکڑے

نہ اُڑا دوں تو کہنا''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ تم تو ہاتھ منہ دھو کر خواہ مخواہ اس کے پیچھے پڑ گئی ہو۔ ابھی تو میں نے تمہیں اس کا نام بھی نہیں بتایا''...... عمران نے بوکھلا کر کہا تو جولیا کا چہرہ اور زیادہ سرخ ہو گیا۔

''کیا ہے اس کا نام۔ جلدی بولو اور وہ رہتی کہاں ہیں۔ ایک بار تم مجھے اس کا پتہ بتا دو پھر دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں''...... جولیا نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

''تم خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی ہو۔ اپنے غصے پر کنٹرول کرنا سیکھو۔ غصہ خواہ مخواہ بلڈ پریشر بڑھا دیتا ہے اور بلڈ پریشر کئی بیماریوں کی ماں بلکہ گرینڈ ماں ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ ہوں میں جذباتی اور میں اپنے غصے پر کنٹرول کرنا بھی نہیں جانتی۔ تم مجھے بس اس کا نام بتاؤ جلدی ورنہ......'' جولیا نے اسی طرح بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''نہ بتاؤں تو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو میں تمہاری جان کو آ جاؤں گی۔ میں اس وقت تک تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی جب تک تم مجھے اس کا نام نہیں بتا دیتے''۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور پھر یوں ہانپنے لگی جیسے دور سے دوڑ لگاتی ہوئی آ رہی ہو اور اس کا سانس پھول گیا ہو۔

''تو میں کون سا کہہ رہا ہوں کہ تم مجھے چھوڑو۔ اب تمہیں شجری سے پیوستہ رہنے والی بات سمجھ میں نہیں آئی تو میں کیا کہہ سکتا

ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''یہی کہ میں پچھلے کئی برسوں سے ایک ہی شجری سے پیوستہ ہوں اور اسے اپنا نام ہی نہیں معلوم''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر جولیا بے اختیار چونک پڑی اور پھر جیسے ہی بات اس کی سمجھ میں آئی اس کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم یہ سب میرے لئے کہہ رہے تھے''۔ جولیا نے جذبات سے لبریز اور لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ لیکن تم کچھ بھی کر لو میں شجری کا تمہیں نام نہیں بتاؤں گا جو دن رات میرے ساتھ رہنے کے باوجود مجھ سے کوسوں دور ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا۔

''کون ہے تم سے دور۔ میں تو سائے کی طرح ہر وقت تمہارے ساتھ ہوتی ہوں''...... جولیا نے فوراً کہا۔

''یہ یہاں کی بات ہے۔ پاکیشیا میں تو تم کئی کئی دن شکل تک نہیں دکھاتی۔ بولو۔ کبھی آئی ہو اپنی مرضی سے صرف مجھ سے ملنے میرے فلیٹ میں۔ میں اور میرا فلیٹ بس تمہاری راہ ہی تکتے رہ جاتے ہیں''...... عمران نے ڈھیٹ عاشقانہ انداز میں کہا۔

''میں نہیں آتی تو تم کون سا مجھ سے ملنے میرے فلیٹ میں آ

جاتے ہو"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"مجھے تو چیف کا خوف تمہارے فلیٹ سے دور رکھتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"چیف کا خوف۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ہی کہتی ہو کہ چیف ہزاروں آنکھیں رکھتا ہے۔ ان ہزاروں آنکھوں میں اس کی ایک نظر مجھ پر اور ایک تم پر بھی رہتی ہو گی۔ اگر اس نے مجھے تم سے ملتے دیکھ لیا اور میرے رقیب روسفید تک یہ خبر پہنچ گئی تو میرا شجری سے پیوستہ رہنے کے ساتھ ساتھ کسی بہار کی آمد کا انتظار بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا"۔ عمران نے کراہ کر کہا۔

"اب تم فضول باتیں کر رہے ہو"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔

"تو پہلے میں کون سی معقول باتیں کر رہا تھا"...... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ہر بات کا مطلب بتانا ضروری نہیں ہوتا۔ کچھ باتیں سمجھنے کی بھی ہوتی ہیں۔ اگر اس بات کا مطلب تمہیں سمجھ آ جائے تو چپکے سے مجھے بھی بتا دینا کیونکہ میں خود بھی نہیں جانتا کہ میری اس بات کا مطلب کیا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"تو یہ سب تم مجھے احمق بنانے کے لئے کہہ رہے تھے"۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"احمق مذکروں کو بنایا جاتا ہے۔ تم مونث ہو اس لئے تم پر یہ فقرہ درست نہیں بیٹھتا کہ میں تمہیں احمق بنا رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تم آخر کہنا کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی سوچنے کی بات ہے کہ میں آخر کہنا کیا چاہتا ہوں"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو بیٹھ کر سوچتے رہو۔ میں جا رہی ہوں آرام کرنے۔ جب ٹرین کی ٹکٹیں آ جائیں تو مجھے بتا دینا"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"لو۔ میں شجری سے پیوستہ رہنے کی بات کر رہا ہوں اور شجری ہی مجھے چھوڑ کر بھاگ رہی ہے"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میں بھاگ نہیں رہی۔ آرام کرنے اپنے کمرے میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"اب آرام کا وقت نہیں ہے۔ وائٹ ایگل ٹکٹیں لے کر آتا ہی ہو گا۔ ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تمہیں کوئی خطرہ محسوس ہو رہا ہے"...... جولیا نے عمران کو سنجیدہ ہوتے دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"کیسا خطرہ"...... جولیا نے کہا۔

"اس خطرے کی میں وضاحت نہیں کر سکتا لیکن مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم یہاں سے آسانی سے نہیں نکل سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس خیال کی وجہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"چھٹی حس سمجھ لو"...... عمران نے کہا۔

"ہوسکتا ہے تمہارا احساس غلط ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہونے کو بہت کچھ ہو سکتا ہے لیکن......" عمران نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس۔ کم ان"...... جولیا نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک آدمی چائے کی ٹرے لئے ہوئے اندر آگیا۔ اس نے ٹرے میز پر رکھی اور چائے تیار کرنے لگا۔ پھر دو کپ بنا کر اس نے میز پر ان کے سامنے رکھے اور مڑ کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

"ہاں۔ تو تم کیا کہہ رہے تھے"...... اس آدمی کے جانے کے بعد جولیا نے کہا۔ چائے دیکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"کب"...... عمران نے کہا۔

"اس آدمی کے آنے سے پہلے تم اپنی چھٹی حس کے بارے میں کچھ بتا رہے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"چھٹی حس۔ یہ چھٹی حس کیا ہوتی ہے۔ پہلے مجھے اس کا مطلب سمجھاؤ پھر شاید مجھے یاد آ جائے کہ میں تم سے کیا کہہ رہا تھا"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ اب کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"چائے پینے کے بعد کاغذات میں لگی ہوئی تصویر کے مطابق تمہارا اور اپنا میک اپ کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"یہ تصویریں ہیں کس کی"...... جولیا نے پوچھا۔

"جو بھی ہیں۔ وائٹ ایگل نے سوچ سمجھ کر ہی یہ کاغذات بنائے ہیں جو ہمارے لئے کارآمد ہی ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی"...... جولیا سر جھٹک کر کہا اور چائے کا کپ اٹھا کر چائے سپ کرنے لگی۔

"کیا سمجھ گئی۔ مجھے بھی بتا دو شاید میرے بھس بھرے دماغ میں بھی کوئی بات آ جائے"...... عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں"...... جولیا نے کہا اور خاموشی سے چائے پینے لگی۔ عمران نے بھی چائے کا کپ اٹھایا اور سپ لینے لگا۔ وہ چائے پینے کے ساتھ ساتھ میز پر پڑے ہوئے پرنٹس کا بھی جائزہ لیتا جا رہا تھا اور ان پرنٹس کو سائیڈ پر پھینک رہا تھا جیسے وہ اس کے کسی کام کے نہ ہوں۔

"ان میں تو کوئی بھی پرنٹ کام کا نہیں ہے"...... عمران نے سارے پرنٹ دیکھ لینے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انہیں بھی اسی طرح جلا دو جیسے ٹاپ سیکرٹ فائل کے پرنٹ جلائے تھے تاکہ ان کا بھی کوئی ثبوت باقی نہ رہے"۔ جولیا نے کہا۔

"یہ کام وائٹ اینگل کے آدمی کر لیں گے۔ تم میرے ساتھ ڈریسنگ روم چلو۔ میں وائٹ اینگل کے آنے سے پہلے تمہارا اور اپنا میک اپ کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران بھی اٹھا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے ملحق ڈریسنگ روم میں آ گئے اور عمران جولیا کا میک اپ کرنے لگا۔ جولیا کا میک اپ کرنے کے بعد وہ خود بھی آئینے کے سامنے بیٹھ گیا اور پھر وہ اپنا بھی میک اپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ میک اپ کرنے کے بعد وہ دونوں واپس کمرے میں آ گئے۔ اسی لمحے وہی آدمی کمرے میں داخل ہوا جو ان کے لئے چائے لایا تھا۔ وہ خاموشی سے آگے بڑھا اور اس نے خالی کپ اٹھا کر ٹرے میں رکھنے شروع کر دیئے۔

"وائٹ اینگل آیا"...... عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔

"جی نہیں"...... اس نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی پیغام"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں"...... اس آدمی کہا۔

"آئے تو اسے میرے پاس بھیج دینا"...... عمران نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"اب ہمیں وائٹ اینگل کے آنے کا انتظار کرنا ہے جب تک وہ نہیں آ جاتا کیا اس وقت تک میں تھوڑا آرام نہیں کر سکتی"۔ جولیا نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم آرام کی ضرورت محسوس کر رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سر میں کچھ درد محسوس ہو رہا ہے اور یہ شاید مسلسل کئی گھنٹے ڈیجیٹل پرنٹ دیکھنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ چائے پی لی ہے کچھ دیر ریسٹ کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا"...... جولیا نے کہا ابھی اس نے بات ختم ہی کی تھی کہ اچانک انہیں باہر سے تیز دوڑتے ہوئے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اسی لمحے دروازہ دھماکے سے کھلا اور ایک سیاہ فام آدمی اندر آ گیا۔ یہ سیاہ فام وائٹ اینگل کا وہی خاص ساتھی تھا جس کا قد کاٹھ جوزف اور جوانا جیسا تھا اور وائٹ اینگل نے عمران کو اس کا نام کامبو بتایا تھا۔

"صاحب۔ صاحب"...... کامبو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے تم گھبرائے ہوئے کیوں ہو کامبو"...... عمران نے پوچھا۔

''وہ۔ وہ باس کی کال آئی تھی''...... کامبو نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کہا ہے وائٹ اینگل نے''...... عمران نے چونک کر کہا۔ جولیا بھی غور سے اس آدمی کی طرف دیکھ رہی تھی جو واقعی بے حد گھبرایا ہوا تھا۔

''ڈی ایجنسی کو اس ٹھکانے کا علم ہو گیا ہے اور باس نے ہم سب کو آپ سمیت یہاں سے فوراً نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہاں کسی بھی وقت ڈی ایجنسی کی فورس حملہ کر سکتی ہے اس لئے ہمیں یہ جگہ فوراً چھوڑنی ہو گی جناب''...... کامبو نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وائٹ اینگل کہاں ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''انہوں نے ہمیں پوائنٹ تھری پہنچنے کا حکم دیا ہے۔ ہمارے وہاں پہنچتے ہی وہ بھی وہاں پہنچ جائیں گے''...... کامبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں کوئی ایسی چیز تو نہیں جس سے بعد میں تم لوگوں کا ڈینجر ایجنسی سراغ لگا سکے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی نہیں۔ مجھے بس ان پرنٹس کو جلد سے جلد جلانا ہے اور پھر ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے''...... کامبو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم ان پرنٹس کو تلف کرو تب تک ہم اپنا سامان سمیٹ لیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو کامبو نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے بیڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے بیڈ سے چادر اٹھائی اور

اسے لا کر زمین پر پھیلا دیا اور پھر وہ زمین پڑے ہوئے پرنٹس اٹھا کر اس چادر میں ڈالنے لگا۔ عمران اپنا سامان سمیٹنے لگا۔ اس کے کہنے پر جولیا اپنے کمرے میں چلی گئی تاکہ اپنا سامان سمیٹ سکے۔ تھوڑی ہی دیر میں جولیا کاندھے پر سفری بیگ لٹکائے ایک بار پھر عمران کے کمرے میں آ گئی۔

''سمیٹ لیا سب کچھ''...... عمران نے جولیا کو دیکھ کر اس سے پوچھا۔

''ہاں۔ اور تم نے''...... جولیا نے پوچھا۔

''میں نے بھی کام کی ساری چیزیں اٹھا لی ہیں''...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور کامبو ایک بار پھر کمرے کا دروازہ کھول کر تیزی سے اندر آ گیا۔

''اب کیا ہوا''...... عمران نے اسے دیکھ کر حیرت سے کہا۔

''ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے جناب۔ عمارت کے باہر ڈی ایجنسی کی مسلح فورس موجود ہے''...... کامبو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ان کی کمانڈ کون کر رہا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نہیں جانتا''...... کامبو نے جواب دیا۔

''ان سے بچ کر یہاں سے نکلنے کا خفیہ راستہ کہاں ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

"خفیہ راستہ"...... کامبو نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک انہیں باہر سے تیز فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہر طرف سے بھاری بوٹوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ ڈی ایجنسی کی فورس شاید عمارت میں داخل ہو گئی تھی۔

بھاری بوٹوں کے قدموں کی آوازیں سن کر عمران اور جولیا کے ساتھ کامبو کے جسم میں بھی جیسے سنسنی سی پھیل گئی۔ یہ آوازیں اسی راہداری سے سنائی دے رہی تھیں جہاں وہ کمرے میں موجود تھے۔ خطرے کے احساس نے جیسے ان کی رگ رگ میں پگھلا ہوا لاوا بھر دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے اسی لمحے کمرے کا دروازہ زور دار دھماکے سے کھلا اور پھر کمرے میں یکلخت ایک ساتھ کئی آدمی اچھل کر اندر آ گئے۔

کرنل رابرٹ کے حکم سے میگ اور اس کا گروپ ہر طرف عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو تلاش کرتا پھر رہا تھا لیکن اب تک انہیں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کا کوئی سراغ نہیں مل سکا تھا جس سے میگ کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ میگ اپنے آفس میں موجود تھا اور اپنے مسلح گروپ سے مسلسل رابطے میں تھا وہ ہر ایک سے رپورٹس لے رہا تھا لیکن ابھی تک اسے کسی طرف سے بھی امید افزا رپورٹ نہیں ملی تھی جس سے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

میگ کو یہ تو علم تھا کہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی جس سیاہ کار میں تھے وہ کار عرم پہنچ کر واپس تل ابیب آ گئی تھی۔ اس کار کا ماڈل اور نمبر اس نے اپنے گروپس کے ساتھ ساتھ پولیس موبائل سروسز کو بھی بتا دیا تھا تاکہ شہر میں گشت کرنے والی پولیس موبائل گاڑیوں کو اگر اس ماڈل اور نمبر کی کار کہیں دکھائی دے تو وہ فوراً اسے گھیر لیتے اور اسے مطلع کر دیتے۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ رات کے وقت ایک

کار شہر میں داخل ہوتے دیکھی گئی تھی۔ اس کار کا ماڈل اور نمبر وہی تھا جس کی میگ کو تلاش تھی۔ پولیس موبائلز نے اس کار کو گھیرنے اور پکڑنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن کار میں سوار افراد کے پاس خطرناک اور انتہائی طاقتور اسلحہ تھا۔ انہوں نے پیچھا کرنے والی کئی پولیس موبائل گاڑیوں کو منی میزائلوں سے تباہ کر دیا تھا جس میں کئی پولیس آفیسرز اور اہلکار ہلاک ہو گئے تھے۔ اس کار کی شہر میں آمد کی اطلاع بچ جانے والے پولیس اہلکاروں نے اپنے محکمہ کے ساتھ ساتھ ڈی ایجنسی کے فرسٹ چیف کرنل رابرٹ اور میگ کو بھی دے دی تھی۔

میگ نے یہ اطلاع ملتے ہی تل ابیب میں اپنے گروپس پھیلا کر شہر کا محاصرہ کر لیا تھا۔ گروپس ہر طرف اس سیاہ کار اور ان حملہ آوروں کو تلاش کرتے پھر رہے تھے جنہوں نے پولیس موبائل گاڑیوں کو منی میزائلوں سے تباہ کیا تھا لیکن سیاہ کار ان افراد کو لے کر شہر میں یوں غائب ہو گئی تھی جیسے کبھی وہاں آئی ہی نہ ہو۔

کرنل رابرٹ کے حکم سے اس کے آدمی نہ صرف اس سیاہ کار کی تلاش میں لگے ہوئے تھے بلکہ شہر سے باہر جانے والی ہر گاڑی کی سختی سے چیکنگ کی جا رہی تھی اور ہر جوڑے کو خصوصی طور پر چیک کیا جا رہا تھا۔ میگ نے تو اپنے گروپس کو یہ تک ہدایات دے دی تھیں کہ اگر انہیں کسی جوڑے پر ذرا سا بھی شک ہو تو وہ اسے فوراً حراست میں لے کر ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیں اور اگر کوئی جوڑا

مزاحمت کرنے کی کوشش کرے تو اسے بے دریغ گولی مار دی جائے۔ یہ سب کرنے کے باوجود ابھی تک میگ کو کہیں سے بھی حوصلہ افزاء رپورٹ نہیں ملی تھی۔ وہ اپنے آفس میں بیٹھا اسی انتظار میں تھا کہ اسے کہیں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پتہ چلے تو وہ فوراً ان پر ریڈ کر دے اور ان کا دھڑن تختہ کر کے رکھ دے۔

اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو میگ اپنے خیالوں سے نکل آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"میگ بول رہا ہوں"...... میگ نے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"سارگو بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

"سارگو۔ کون سارگو"...... جارج نے چونک کر کہا۔

"میرا تعلق سپیشل چیکنگ برانچ سے ہے باس۔ آپ نے مجھے ایک ٹیکسی ڈرائیور کا اسکیچ بنوا کر دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ میں اس ٹیکسی ڈرائیور کو تلاش کراؤں"...... سارگو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ اسی ٹیکسی ڈرائیور کا اسکیچ ہے جو ایئر پورٹ سے ایک جوڑے کو لے کر فرار ہوا تھا۔ میں نے چونکہ اس ٹیکسی ڈرائیور کو دیکھا تھا اس لئے اس کا چہرہ مجھے یاد رہ گیا اور میں نے اس

آدمی کا اسکیچ بنا کر تمہارے سیکشن کو بھیج دیا تھا کیونکہ مجھے اس کا چہرہ
شناسا سا لگا تھا لیکن لاکھ یاد کرنے کے باوجود مجھے اب تک یہ یاد
نہیں آ سکا ہے کہ میں نے اس آدمی کو کہاں دیکھا تھا اور میں اسے
کیسے جانتا ہوں"...... میگ نے کہا۔

"یس باس"...... سارگو کی آواز سنائی دی۔

"بولو۔ کیوں فون کیا ہے"...... جارج نے پوچھا۔

"اس آدمی کا پتہ چل گیا ہے باس"...... سارگو نے کہا تو میگ
یکلخت اچھل پڑا۔

"اس آدمی کا پتہ چل گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیسے پتہ چلا ہے
اس کا۔ کون ہے وہ اور کہاں ہے"...... میگ نے تیز تیز بولتے
ہوئے کہا۔

"اس آدمی کا نام ڈابلر ہے باس"...... سارگو نے کہا۔

"ڈابلر۔ تمہارا مطلب ہے جم کلب کا مالک اور جنرل منیجر
ڈابلر"...... میگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں نے سب سے پہلا کام یہ کیا تھا کہ میں
رجسٹریشن آفس کے سپیشل سیکشن میں جا کر بیٹھ گیا تھا اور وہاں موجود
تمام افراد کا ڈیٹا چیک کرتا رہا۔ مسلسل اور لگاتار کئی گھنٹوں کی
کوششوں کے بعد جب میرے سامنے ڈابلر کی تصویر آئی تو اس کی
شکل ہو بہو اس اسکیچ سے مل رہی تھی جو آپ نے مجھے بنا کر بھیجا
تھا۔ میں نے اس کی ساری معلومات حاصل کر لی ہیں باس اور وہ

تفصیلات آپ کو بھیج دی ہیں۔ کچھ ہی دیر میں میرا ایک آدمی آپ
کو ڈابلر کے بارے میں ساری تفصیلات دے جائے گا"...... سارگو
نے جواب دیا۔

"نہیں۔ مجھے اب تفصیلات بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یاد
آ گیا ہے وہ واقعی ڈابلر ہی تھا۔ اس نے میک اپ کیا ہوا تھا اس
لئے میں دھوکہ کھا گیا تھا اور مجھے یاد نہیں آ رہا تھا کہ وہ کون ہے
لیکن اس کے چہرے کی شناسائی میری آنکھوں کے سامنے سے نہیں
جا رہی تھی۔ تم نے اس کا نام لیا تو اس کا چہرہ میری آنکھوں کے
سامنے آ گیا ہے۔ وہ جم کلب کا مالک ہی ہے۔ ڈابلر"...... میگ
نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... سارگو نے کہا۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے مجھے ڈابلر کے بارے میں بتا دیا اب
میں اسے خود دیکھ لوں گا"...... میگ نے کہا اور پھر اس نے دوسری
طرف سے جواب سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ
یکلخت آگ کے انگارے کی طرح دہک اٹھا تھا۔ اسے ڈابلر پر بے
حد غصہ آ رہا تھا۔ یہ وہی ڈابلر تھا جس نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کے
روپ میں ایئر پورٹ سے اپنا تعاقب کرتے ہوئے اسے اس وقت
ڈاج دیا تھا جب وہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کے پیچھے تھا۔ کوئی
اسے ڈاج دے جائے یہ بات میگ کسی بھی طرح برداشت نہیں کر
سکتا تھا۔ اب جیسے ہی میگ کو اس آدمی کے بارے میں معلوم ہوا

اس کا خون کھولنا شروع ہو گیا تھا۔

"تو وہ ڈابلر تھا جس نے مجھے ڈاج دیا تھا"...... میگ نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے غصے سے کھولتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"جیک بول رہا ہوں"...... رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"میگ بول رہا ہوں"...... میگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ باس آپ۔ فرمائیں"...... میگ کی آواز سنتے ہی جیک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں ہو تم"...... میگ نے پوچھا۔

"میں اپنے وائٹ سیکشن کے ساتھ ایئر پورٹ کے احاطے میں ہوں باس اور یہاں آنے جانے والوں پر نظر رکھ رہا ہوں"۔ جیک نے جواب دیا۔

"جم کلب کے جنرل مینیجر ڈابلر کو جانتے ہو"...... میگ نے پوچھا۔

"یس باس۔ میں اکثر اس کلب میں جاتا رہتا ہوں اور ڈابلر سے میری اچھی شناسائی بھی ہے۔ اکثر اس سے ملاقات ہوتی رہتی ہے"...... جیک نے جواب دیا۔

"جم کلب ایئر پورٹ سے زیادہ دور نہیں ہے۔ کیا تم وہاں جا کر مجھے چیک کر کے بتا سکتے ہو کہ ڈابلر وہاں موجود ہے یا

نہیں"...... میگ نے کہا۔

"یس باس۔ آپ کہیں تو میں کلب میں موجود ایک آدمی سے فون پر پوچھ کر آپ کو ڈابلر کا بتا دیتا ہوں"...... جیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پوچھ لو اپنے آدمی سے اور پھر فوراً میرے نمبر پر کال کر کے مجھے بتاؤ"...... میگ نے کہا۔

"یس باس"...... جیک نے کہا اور میگ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا کر کان سے لگا لیا۔

"میگ بول رہا ہوں"...... اس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جیک بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے جیک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... میگ نے پوچھا۔

"وہ اپنے آفس میں موجود ہے باس"...... جیک نے کہا۔

"تھینک یو"...... میگ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور پر ہاتھ مار کر کال ڈسکنکٹ کی اور پھر اس نے دوبارہ کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور ٹون کلیئر ہوتے ہی نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

"میگ بول رہا ہوں"...... میگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں مارک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف

سے میگ کی آواز سن کر مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"فوراً جم کلب پہنچو میں تھوڑی دیر تک وہاں آ رہا ہوں۔ سامان ساتھ لیتے آنا"...... میگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی جیب تھپتھپائی جس میں سائیلنسر لگا ریوالور موجود تھا اور پھر وہ میز کے پیچھے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی تیز رفتار کار میں جم کلب کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔

جم کلب کی عمارت خاصی وسیع و عریض تھی۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور کار سے اتر آیا۔ جیسے ہی وہ کار سے اترا سائیڈ سے ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان تیز تیز چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔

"باس"...... اس آدمی نے میگ کو مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ مارک"...... میگ نے کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا ہوا کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ نوجوان جس کا نام مارک تھا سر ہلا کر اس کے پیچھے چل پڑا۔ دونوں ہال میں داخل ہوئے۔ ہال میں کافی رش تھا وہاں کوئی جگہ خالی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ ہر طرف بدمعاش ٹائپ آدمی بیٹھے شراب اور منشیات کا آزادانہ استعمال کر رہے تھے۔ ہال میں شراب اور منشیات

کی بو بھی پھیلی ہوئی تھی۔ دائیں طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار نوجوان لڑکیاں متحرک نظر آ رہی تھیں۔ وہ ویٹرز کو شراب اور منشیات مہیا کر رہی تھیں۔ سائیڈ میں ایک نوجوان لڑکی کیش کاؤنٹر پر موجود تھی۔ میگ سیدھا اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر۔ فرمائیں"...... کیش کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہمیں ڈابلر سے ملنا ہے"...... میگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام اور آپ کس سلسلے میں باس سے ملنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے کہا۔

"میرا تعلق ڈی ایجنسی سے ہے اور میرا نام میگ ہے۔ بتاؤ ڈابلر کو اور اس سے کہو کہ وہ فوراً مجھ سے ملے"...... میگ نے کرخت لہجے میں کہا اور ڈی ایجنسی کا نام سن کر لڑکی بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کا ہاتھ مشینی انداز میں سائیڈ پر پڑے انٹرکام کی طرف بڑھا اور اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ڈابلر کی غراہٹ بھری آواز سنائی دی۔

"باس۔ ڈی ایجنسی سے مسٹر میگ تشریف لائے ہیں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اس سے پہلے کہ لڑکی دوسری طرف سے باس کا جواب سنتی میگ نے ہاتھ

بڑھا کر اس سے رسیور چھین لیا۔

"کیا کہا میگ۔ اس کا یہاں کیا کام"...... دوسری طرف سے باس کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مجھے تم سے فوری طور پر ملنا ہے ڈابلر۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ اپنے آدمیوں سے کہو کہ مجھے ابھی اور اسی وقت تمہارے پاس پہنچا دیں ورنہ......" میگ نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"ٹھیک ہے۔ فون اس مارشا کو دو"...... چند لمحوں بعد ڈابلر نے سنجیدگی سے کہا تو میگ نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھا دیا جو خوف بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"یس باس"...... لڑکی نے رسیور لے کر کان سے لگاتے ہوئے کہا اور چند لمحے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کاؤنٹر کے ساتھ دائیں طرف دروازہ کھول کر اندر چلے جائیں۔ وہاں راہداری ہے۔ راہداری کے آخر میں باس کا آفس ہے"...... لڑکی نے کہا تو میگ نے اثبات میں سر ہلایا اور کاؤنٹر سے ہٹ کر تیزی سے سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے کے پاس ایک مسلح غنڈہ کھڑا تھا۔ ان دونوں کو اس طرف آتے دیکھ کر اس نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جس نے باس سے بات کی تھی تو لڑکی نے اسے انہیں نہ روکنے کا اشارہ کیا تو مسلح

آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ان کے لئے دروازہ کھول دیا۔ میگ اور مارک راہداری میں داخل ہوئے۔ راہداری کی سائیڈوں میں کمروں کے دروازے تھے جو بند تھے۔ راہداری میں کوئی نہیں تھا۔ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے راہداری کے سرے پر پہنچے جہاں ایک اور کمرے کا دروازہ تھا۔

"تم یہاں رکو اور جب تک میں اندر ہوں کسی کو اس طرف نہیں آنا چاہئے"...... میگ نے کہا۔

"یس باس"...... مارک نے مؤدبانہ انداز میں کہا اور اس نے جیب سے فوراً مشین پسٹل نکالا اور دیوار کے ساتھ راہداری کے سامنے کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ میگ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جسے آفس کے طرز پر نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ کمرے میں فرش پر قیمتی قالین بچھا ہوا تھا اور کمرے کی سجاوٹ بھی قیمتی سامان سے کی گئی تھی۔ سامنے ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے اونچی پشت والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر مگر مضبوط جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اسے اندر آتے دیکھ کر وہ آدمی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آئیں مسٹر میگ۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا"۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔ میگ مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ ادھیڑ عمر نے میز کے پیچھے سے نکل کر اس سے ہاتھ ملایا اور اسے سائیڈ میں موجود شیشوں کے بنے ہوئے سٹنگ کیبن کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ میگ نے کیبن

دیکھا اور پھر سر ہلا کر اس کے ساتھ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"تشریف رکھیں"...... ڈابلر نے کہا تو میگ سر ہلا کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ ڈابلر بھی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ میگ غور سے اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں مسٹر میگ"...... ڈابلر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھ رہا ہوں کہ کیا تم واقعی اتنے چالاک انسان ہو سکتے ہو جو مجھے ڈاج دے کر نکل جاؤ"...... میگ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"۔ ڈابلر نے چونک کر کہا۔

"تم میری بات کا مطلب بخوبی سمجھ رہے ہو ڈابلر"۔ میگ نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں سمجھ رہا"...... ڈابلر نے منہ بنا کر کہا۔

"وہ تم ہی تھے نا جس نے ایئر پورٹ سے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو اپنی ٹیکسی میں بٹھایا تھا اور انہیں مجھ سے بچا کر لے اڑے تھے"...... میگ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"عمران۔ ٹیکسی۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ مجھے آسان لفظوں میں سمجھانا پسند کریں گے کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں"...... ڈابلر نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"گڈ شو۔ تم واقعی انتہائی مضبوط اعصاب کے مالک ہو۔ عمران کا نام لینے کے باوجود تمہارے چہرے پر کوئی تاثر نمودار نہیں ہوا ہے۔ تم ایسے انجان بن رہے ہو جیسے واقعی کچھ نہیں جانتے۔ گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو"...... میگ نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں کچھ نہیں جانتا۔ آپ نجانے کیا باتیں کر رہے ہیں"...... ڈابلر نے منہ بنا کر کہا۔

"اچھا بتاؤ کہ اب عمران اور اس کے ساتھ جو لڑکی ہے وہ کہاں ہیں"...... میگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"کون عمران۔ کون لڑکی"...... ڈابلر نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا جیسے اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہو اور وہ میگ پر بھڑک اٹھا ہو۔

"بیٹھ جاؤ ڈابلر اور میرے سامنے اپنی آواز نیچی کر لو۔ تم جانتے ہو کہ میگ کے سامنے کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ اس کے سامنے اونچی آواز میں بات کر سکے"...... میگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ ڈابلر چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس کے چہرے کے خدوخال نرم پڑ گئے اور وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نہ تو کسی عمران کو جانتا ہوں اور نہ اس کی کسی ساتھی لڑکی کو اور یہ آپ ایئر پورٹ اور ٹیکسی والی کیا بات کر رہے تھے"...... ڈابلر نے کہا تو میگ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کی ہنسی میں زہر ہی زہر تھا۔ اس کی آنکھیں

یکلخت سرخ ہو گئیں۔ اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک ریوالور نکال لیا۔ ریوالور پر سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ اس نے ریوالور کا رخ ڈابلر کی طرف کر دیا۔ ریوالور دیکھ کر ڈابلر کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے اور وہ ایک بار پھر جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ یہ ریوالور کیوں نکالا ہے آپ نے جیب سے"...... ڈابلر نے حیرت اور غصیلے لہجے میں کہا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اسی صوفے پر گرا جس سے وہ اٹھا تھا۔ میگ نے اچانک اس پر فائر کر دیا تھا۔ چونکہ ریوالور پر سائیلنسر لگا ہوا تھا اس لئے صرف ٹھک کی آواز ابھری تھی اور ڈابلر کے کاندھے میں سوراخ ہو گیا جہاں سے خون ابل پڑا تھا۔ ڈابلر سیدھا ہوا اور اس نے غصے سے غراتے ہوئے یکلخت میگ پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن اسی وقت میگ کے ریوالور سے متعدد شعلے نکلے اور ڈابلر کے بازوؤں اور اس کی ٹانگوں میں گھستے چلے گئے۔ وہ اچھل کر صوفے سے نیچے گرا اور بری طرح سے تڑپنے لگا۔ میگ اٹھا اور اس نے ایک ہاتھ سے جھک کر ڈابلر کو گردن سے پکڑ کر اٹھایا اور اسے ایک جھٹکے سے صوفے پر ڈال دیا۔ ڈابلر کا چہرہ کرب سے بگڑا ہوا تھا اور اس کا سارا جسم خون سے سرخ ہوتا جا رہا تھا۔ میگ نے ریوالور کی نال ڈابلر کے سر سے لگا دی۔

"میں نے تم پر چھ فائر کئے ہیں۔ تمہارے کاندھے، دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں زخمی ہیں۔ تم اب اٹھ کر مجھ پر حملہ نہیں کر سکتے۔ ریوالور میں اب بھی دو گولیاں باقی ہیں۔ اب اگر تم نے مجھے غصہ دلانے والی کوئی بات کی تو میں دونوں گولیاں تمہارے سر میں اتار دوں گا"...... میگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھے ہلاک کر کے یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکو گے میگ۔ یہ مت بھولو کہ میں تمہارے ٹھکانے پر نہیں تم میرے ٹھکانے پر موجود ہو۔ میرے آدمی تمہیں یہاں سے کسی بھی صورت میں زندہ واپس نہیں جانے دیں گے"...... ڈابلر نے تکلیف کے باوجود انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم میری فکر چھوڑو اور اپنی فکر کرو۔ موت تمہارے سر پر موجود ہے۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ بے موت مرنے کی بجائے مجھے سب کچھ بتا دو۔ اگر تم نے مجھ سے تعاون کیا تو میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔ تمہیں خود اپنے ساتھ کسی ہسپتال میں لے جاؤں گا اور تمہارا علاج کرا کے تمہاری جان بچاؤں گا۔ بولو کرتے ہو مجھ سے اپنی زندگی کا سودا"...... میگ نے غرا کر کہا۔

"کک۔ کک کیا چاہتے ہو"...... ڈابلر نے ہکلا کر کہا۔

"مجھے بتا دو کہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کہاں ہے بس اس سے زیادہ میں تم سے کچھ نہیں پوچھوں گا"...... میگ نے کہا۔

"مم مم۔ میں نہیں جانتا"...... ڈابلر نے کہا۔

"ایسا جواب دے کر تم اپنی موت کو بھیانک بنا رہے ہو ڈابلر۔ میری بات مان لو اور اپنی جان بچانے کا سوچو"...... میگ نے کہا۔

"مجھے اپنی جان کی کوئی فکر نہیں ہے۔ تم اپنی جان کی فکر کرو میگ۔ میرے کمرے میں سی سی کلوز سرکٹ کیمرہ لگا ہوا ہے۔ تمہیں یہ سب کرتے میرے ساتھی دیکھ رہے ہیں۔ وہ ابھی یہاں امنڈ پڑیں گے اور تمہارا جسم گولیوں سے شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیں گے"...... ڈابلر نے کہا تو میگ چونک کر دیواروں کی طرف دیکھنے لگا لیکن اسے وہاں کوئی خفیہ کیمرہ دکھائی نہ دیا۔

"کہاں ہے کیمرہ"...... میگ نے پوچھا۔

"وہ خفیہ جگہ پر ہے۔ تم اسے تلاش نہیں کر سکتے"...... ڈابلر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ باہر میرے آدمی موجود ہیں۔ اگر کسی نے تمہیں بچانے کے لئے یہاں آنے کی کوشش کی تو وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے"...... میگ نے کہا۔

"تک تک۔ کیا تم اپنے آدمی بھی ساتھ لائے ہو"...... ڈابلر نے چونک کر کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ اتنے بڑے انڈر ورلڈ کنگ کے کلب میں، میں اکیلا ہی آ جاتا۔ تمہارا کلب میرے مسلح آدمیوں نے گھیرا ہوا ہے اور میرے مسلح ساتھی کلب کے اندر بھی موجود ہیں۔ اگر یہاں معمولی سی بھی جنبش ہوئی تو نہ تمہارے آدمی زندہ رہیں گے

اور نہ ہی تمہارے کلب کو تباہی سے کوئی روک سکے گا"...... میگ نے کہا تو ڈابلر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہوتا جا رہا تھا اور اس کے چہرے پر نقاہت طاری ہونے کے آثار بھی واضح ہوتے جا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر میگ نے اچانک پوری قوت سے اس کی پیشانی پر ریوالور کا دستہ مار دیا۔ ڈابلر کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور اس کی بند ہوتی ہوئی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔ اس کی پیشانی پر ایک گومڑ سا بن گیا تھا جو ظاہر ہے ریوالور کے دستے کی ضرب سے ہی نمودار ہوا تھا۔

"بولو جلدی۔ کہاں ہیں عمران"...... میگ نے گرجدار لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا۔ میں کچھ نہیں جانتا"...... ڈابلر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کے حلق سے ایک بار پھر زوردار چیخ نکل گئی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا جیسے اس کے جسم سے جان نکل رہی ہو۔ میگ نے ٹھیک اس کی پیشانی پر نمودار ہونے والے گومڑ پر ایک بار پھر ریوالور کا دستہ مار دیا تھا۔

"تم جانتے ہو۔ تم سب کچھ جانتے ہو ڈابلر۔ بتاؤ کہاں ہے عمران۔ بتاؤ۔ ورنہ......" میگ نے کہا اور اس نے ڈابلر کے اسی زخم پر ایک بار پھر ریوالور کی ضرب لگا دی۔ اس ضرب کے لگتے ہی ڈابلر کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ تڑپتے تڑپتے یکلخت

ساکت ہو گیا۔

"ہونہہ۔ بس اتنی سی جان ہے۔ جسامت سے تو یہ جناتی مخلوق لگتا ہے کہ بڑے سے بڑا زخم اور تکلیف آسانی سے سہ جائے گا لیکن......" میگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے ریوالور ایک طرف رکھا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے ڈابلر کا ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ چند ہی لمحوں میں ڈابلر کا سانس گھٹا تو اس کے جسم میں تیز حرکت پیدا ہوئی۔ جیسے ہی اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی میگ نے اس کے ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔ دوسرے ہی لمحے ڈابلر کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی اس کے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ میگ نے دیکھ لیا تھا کہ اس کا آفس ساؤنڈ پروف ہے اس لئے کمرے کی آوازیں نہ تو باہر جا سکتی تھیں اور نہ باہر کی آوازیں اندر آ سکتی تھیں اس لئے میگ کو ڈابلر کے چیخنے کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔

اسے ہوش میں آتے دیکھ کر میگ نے اس بار دونوں ہاتھ بڑھا کر ڈابلر کی گردن سائیڈ سے پکڑی اور پھر اس نے چٹکی بھرنے والے انداز میں ڈابلر کی گردن کی دو مخصوص رگیں پکڑ کر دبا دیں۔ رگیں پریس ہوتے ہی ڈابلر کو زوردار جھٹکا لگا اور اس کا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ جسم ساکت ہونے کے باوجود اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر خود پر جھکے میگ کی طرف دیکھ رہا ں کے ناک سے سانس لینے کی تیز آواز آ رہی تھی۔

"اب تم میرے ہر سوال کا صحیح جواب دو گے۔ ورنہ ان دونوں رگوں کو میں اس بری طرح سے مسلوں گا کہ تمہاری روح تک تڑپ اٹھے گی۔ بولو۔ دو گے جواب یا نہیں"...... میگ نے ڈابلر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ ڈابلر کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی لیکن اس کے لب ہلنے لگے۔

"ہاں۔ میں تمہارے سوالوں کا جواب دوں گا"...... ڈابلر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی اندھے کنوئیں سے بول رہا ہو یا پھر کسی ماہر ہپناٹائزز کی ٹرانس میں آ گیا ہو۔

"اپنا نام بتاؤ"...... میگ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ہارون۔ میرا نام ہارون ہے"...... ڈابلر نے کہا تو میگ بری طرح سے چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو تم نے یہاں ڈابلر کا نام محض اپنی پہچان چھپانے کے لئے اختیار کر رکھا ہے"...... میگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے اصل ڈابلر کی جگہ لے رکھی ہے"...... ڈابلر نے کہا جس کا اصل نام ہارون تھا۔

"ہونہہ۔ تو پھر اصل ڈابلر کہاں ہے"...... میگ نے پوچھا۔

"جب میں نے اس کی جگہ لی تھی تب اسے ہلاک کر دیا گیا تھا"...... ہارون نے جواب دیا۔

"کب سے تم اس کی جگہ پر قابض ہو"...... میگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تین سالوں سے"...... ہارون نے کہا تو میگ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"یہ جگہ تم نے اس لئے لی تھی کہ تم ڈابلر کا سیٹ اپ استعمال کر کے غیر ملکی ایجنٹوں اور فلسطینی گروپس کو طاقت مہیا کر سکو۔ بولو"...... میگ نے غرا کر کہا۔

"ہاں۔ یہی وجہ ہے"...... ہارون نے جواب دیا۔

"کیا تمہارا تعلق بھی کسی فلسطینی گروپ سے ہے"...... میگ نے پوچھا۔

"ہاں"...... ہارون نے کہا۔

"کس گروپ سے تعلق ہے۔ نام بتاؤ اس کا"...... میگ نے کہا۔

"میرا تعلق ریڈ ایگل گروپ سے ہے"...... ہارون نے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ وہی گروپ ہے جس کا سربراہ وائٹ ایگل کہلاتا ہے"...... میگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ وائٹ ایگل ہمارا سربراہ ہے اور ہم اسی کے احکامات کے پابند ہیں"...... ہارون نے کہا۔

"اس کلب میں ریڈ ایگل کے اور کتنے افراد موجود ہیں"۔ میگ نے پوچھا۔

"کئی افراد ہیں لیکن باقی سارا سیٹ اپ ڈابلر کا ہی ہے"۔ ہارون نے جواب دیا۔

"تو کیا اب تم قبول کرتے ہو کہ ایئر پورٹ سے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو ٹیکسی میں تم نے ہی اٹھایا تھا اور مجھ سے انہیں بچا کر لے گئے تھے"...... میگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ میں ہی تھا۔ میں نے ہی تم سے ان دونوں کو بچایا تھا"...... ہارون نے کہا۔

"عمران کو تو میں جانتا ہوں۔ اس کے ساتھ لڑکی کون ہے۔ کیا اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... میگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے لیکن میں اس کا نام نہیں جانتا"...... ہارون نے کہا۔

"وہ دونوں یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہیں"...... میگ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میری ڈیوٹی انہیں ایئر پورٹ سے لے کر نکلنا تھا۔ وہ یہاں کیا کرنے آئے ہیں اس کے بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا گیا ہے"...... ہارون نے کہا۔

"تو کیا تم یہ بھی نہیں جانتے کہ انہوں نے ڈاکٹر کارٹرس کا سیکرٹ لاکر توڑا تھا اور وہاں سے ان کی تمام فائلوں اور دستاویزات کی اسپائی کیمرے سے تصاویر بنائی تھیں"...... میگ نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے اس بات کا بھی علم نہیں ہے"...... ہارون نے کہا۔

"لیکن تم یہ تو جانتے ہو گے کہ اس وقت وہ دونوں کہاں ہیں"...... میگ نے کہا۔

"یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ باس کے ساتھ ان کے سپیشل ہیڈ کوارٹر میں ہوں"...... ہارون نے کہا تو میگ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"سپیشل ہیڈ کوارٹر۔ تمہارا مطلب ہے کہ ریڈ اینگلز کا ہیڈ کوارٹر"...... میگ نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ریڈ اینگل کا نہیں وائٹ اینگل کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ایک عارضی ہیڈ کوارٹر جہاں وہ غیر ملکی مہمانوں کو چھپاتا ہے"۔ ہارون نے کہا۔ اس کی آواز بدستور نقاہت زدہ تھی اور وہ میگ کو کسی معمول کے انداز میں جواب دے رہا تھا۔

"کیا وہ ہیڈ کوارٹر حل ابیب میں ہی ہے"...... میگ نے پوچھا۔

"ہاں۔ اسے پوائنٹ فائیو کہتے ہیں"...... ہارون نے کہا۔

"کہاں ہے پوائنٹ فائیو۔ مجھے اس کا پورا پتہ بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ وہاں کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں اور وہاں کون کون رہتا ہے۔ سب کچھ تفصیل سے بتاؤ مجھے"...... میگ نے کہا اور ہارون نقاہت زدہ انداز میں اسے پوائنٹ فائیو کے بارے میں بتانے لگا۔

میگ اس کی بتائی ہوئی ایک ایک بات ذہن نشین کرتا جا رہا تھا۔

"گڈ۔ اب مجھے وائٹ اینگل کے بارے میں بتاؤ۔ اس کے حل ابیب میں کتنے ٹھکانے ہیں اور کہاں کہاں ہیں"...... میگ نے پوچھا

لیکن اس بار ہارون کے منہ سے کوئی آواز نہیں نکلی۔ وہ بدستور آنکھیں کھولے میگ کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اس کا چلتا ہوا سانس رک چکا تھا اور وہ میگ کے ہاتھوں میں بے جان ہو گیا تھا۔

"جواب دو مجھے۔ بولو۔ کہاں کہاں ہے وائٹ اینگل کے ٹھکانے اور اس کا اصل نام اور اصل حلیہ کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو"...... میگ نے اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن بے جان آدمی بھلا کسی کی بات کا کیا جواب دے سکتا تھا۔ جب ہارون نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تو میگ نے اس کی گردن کی رگیں چھوڑ کر اس کا سر زمین پر ڈال دیا اور اس کی نبض اور دل کی دھڑکن چیک کرنے لگا۔

"ہونہہ۔ یہ تو مر چکا ہے"...... میگ نے منہ بنا کر کہا۔ چند لمحے وہ غضیلی نظروں سے ہارون کی لاش گھورتا رہا جیسے اسے غصہ آ رہا ہو کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر مر کیسے سکتا ہے پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اور کچھ نہیں تو اس نے وائٹ اینگل کے پوائنٹ فائیو کا تو بتا ہی دیا ہے جہاں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی چھپے ہوئے ہیں۔ وہاں یقیناً وائٹ اینگل بھی موجود ہو گا۔ میں ان سب کو قابو کروں گا اور باقی ساری تفصیل وائٹ اینگل خود مجھے بتا دے گا"...... میگ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا ہارون کی میز کی طرف بڑھا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

"یس سر"...... رابطہ ملتے ہی اس لڑکی کی آواز سنائی دی جو کاؤنٹر پر کیش وصول کر رہی تھی۔

"مہمان جا رہے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد مجھے چند ضروری فون کالز کرنے ہیں۔ جب تک میں نہ کہوں کوئی میرے آفس میں نہیں آئے گا"...... میگ نے ڈابلر کی آواز میں کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا اور پھر مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کمرے کا دروازہ کھول کر وہ باہر آیا تو باہر اس کا ساتھی مارک موجود تھا۔

"کوئی آیا تو نہیں اس طرف"...... میگ نے پوچھا۔

"نو باس"...... مارک نے کہا تو میگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو"...... میگ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مارک بھی اس کے ساتھ تھا۔ راہداری کے سرے پر دروازہ کھول کر وہ ہال میں آئے تو بہت سے افراد کی نظریں ان پر جم گئیں لیکن میگ نے ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اطمینان بھرے انداز میں قدم بڑھاتا ہوا مین ڈور کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مارک بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ دونوں ہال سے نکل کر باہر آئے اور پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

"مارک"...... میگ نے ہال سے باہر آتے ہی مارک سے

مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... مارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنی فورس کے ساتھ اس کلب پر ریڈ کرو اور تمام مشتبہ افراد کو اپنی حراست میں لے کر اس کلب کو ہمیشہ کے لئے سیلڈ کر دو"۔ میگ نے کہا تو مارک چونک پڑا۔

"یس باس۔ لیکن......" مارک نے حیران ہو کر کہنا چاہا۔

"اس کلب کا مالک ڈابلر تین سال پہلے ہلاک ہو چکا ہے نانسنس۔ اس کی جگہ ایک فلسطینی نے لے رکھی تھی جس کا تعلق ریڈ ایگل سے ہے۔ اب وہ میرے ہاتھوں مارا جا چکا ہے۔ کلب میں اور بھی بہت سے فلسطینی موجود ہیں۔ ان سب کو تلاش کرو اور کلب ہمیشہ کے لئے بند کر دو"...... میگ نے کہا تو مارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ یہ سن کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے کہ کلب کا مالک ڈابلر تین سال قبل ہلاک ہو چکا تھا اور اس کی جگہ ایک فلسطینی نے لے رکھی تھی جو ڈابلر کے روپ میں اس کلب کا مالک بنا ہوا تھا۔

پارکنگ میں آتے ہی میگ اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مارک کو وہاں سے جانے کا حکم دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں وہ کار میں سوار کلب کے احاطے سے نکلا جا رہا تھا۔

کلب سے کچھ دور آتے ہی اس نے جیب سے سیل فون نکالا اور اس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

"جیک بول رہا ہوں باس"...... رابطہ ملتے ہی اس کے وائٹ سیکشن کے انچارج جیک کی آواز سنائی دی جو اپنی فورس کے ساتھ ایئر پورٹ پر موجود تھا۔

"تمہارے ساتھ فورس کے کتنے افراد ہیں جیک"...... میگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"بیس افراد ہیں باس"...... جیک کی آواز سنائی دی۔

"بیس افراد بے حد کم ہیں۔ تم فوری طور پر اپنے سیکشن سے مزید افراد منگواؤ اور انہیں لے کر تھرڈ ایسٹ کالونی کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ میں ریڈ سیکشن کے انچارج اور اس کی فورس کو بھی وہاں بھیج رہا ہوں اور میں خود بھی تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جاؤں گا"۔ میگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تھرڈ ایسٹ کالونی۔ کیا وہاں ریڈ کرنا ہے باس"...... جیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں ایک پتہ بتاتا ہوں اسے ذہن نشین کر لو اور جاتے ہی اس عمارت کے گرد پھیل جاؤ۔ اس عمارت سے ایک پرندہ بھی باہر نہیں آنا چاہئے۔ میرے آنے تک اگر کوئی اس عمارت میں جانے کی کوشش کرے تو تم نے اسے زندہ پکڑنا ہے۔ اس کے بعد کیا کرنا ہے یہ میں تمہیں خود وہاں پہنچ کر بتاؤں گا"...... میگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیک کو چند مزید ہدایات دیں اور سیل فون آف کر دیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں عمران کہ تم مجھ سے کیسے بچ کر نکلتے ہو"...... میگ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور کار کی رفتار بڑھاتا چلا گیا جیسے وہ فورس پہنچنے سے پہلے اس علاقے میں پہنچ کر ایک نظر اس عمارت کو دیکھ لینا چاہتا ہو جس میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کے ساتھ وائٹ ایگل بھی موجود تھا۔

"خیر کہو۔ کیسے آئے ہو"...... آسکر نے پوچھا۔

"بس چلا آیا ہوں تمہارے پاس"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"تم بغیر مطلب کے نہیں آیا کرتے۔ مجھے یقین ہے کہ ضرور تمہیں کوئی نہ کوئی مطلب ہی میرے پاس کھینچ لایا ہے"...... آسکر نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا اور وائٹ انگل بھی مسکرا دیا۔

"مطلب ہی سمجھ لو"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"کہو کیا بات ہے"...... آسکر نے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آج کا ڈنر تم میرے ساتھ کرو"...... وائٹ انگل نے کہا تو آسکر بے اختیار چونک پڑا۔

"ڈنر۔ تمہارے ساتھ۔ کیوں اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور کہاں کراؤ گے تم مجھے ڈنر"...... آسکر نے کہا۔

"ریڈ پرل کلب میں"...... وائٹ انگل نے کہا تو ریڈ پرل کلب کا نام سن کر آسکر بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ ریڈ پرل کلب تل ابیب کا سب سے مہنگا نائٹ کلب تھا۔

"تھینک یو۔ مگر اس نوازش کا مقصد بھی بتا دو"...... آسکر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی مقصد نہیں ہے"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"جھوٹ تو مت بولو۔ تم اور بغیر کسی غرض کے مجھے اس قدر مہنگے کلب میں ڈنر کراؤ گے"...... آسکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقین کرو کوئی مقصد نہیں ہے"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"تو پھر شاید تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو"...... آسکر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ مذاق بھی نہیں"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"تو پھر اچانک تمہیں مجھے ریڈ پرل کلب میں ڈنر کرانے کا خیال کیسے آ گیا"...... آسکر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ماہ پہلے تم نے مجھ سے اس کلب میں ڈنر کی فرمائش کی تھی یاد ہے یا نہیں"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"اوہ ہاں یاد آ گیا۔ تو کیا"...... آسکر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ وہ فرمائش مجھے یاد تھی۔ آج میرے پاس وقت بھی تھا اور ڈالرز بھی اس لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ تم سے کیا ہوا وعدہ ہی پورا کر لوں"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"تھینک یو۔ اب ایک بات بتاؤ"...... آسکر نے کہا۔

"پوچھو"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"آج کل میں تمہارا کوئی مال تو نہیں پکڑا گیا"...... آسکر نے پوچھا۔

"نہیں کیوں"...... وائٹ انگل نے پوچھا۔

"بندرگاہ پر آج صبح ہی چھاپہ مارا گیا تھا اور لاکھوں روپے کا مال اور گاڑیاں پکڑی گئی ہیں۔ مجھے شک تھا کہ کہیں یہ تمہارا مال اور گاڑیاں نہ ہوں"...... آسکر نے کہا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے"...... وائٹ انگل نے کہا۔

"پھر تو ڈبل شکریہ"...... آسکر نے مسکرا کر کہا۔

"اب بتاؤ کہ کب اور کہاں ملو گے"...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

"جہاں تم کہو"...... آسکر نے کہا۔

"آفس سے کب نکلتے ہو"...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

"آٹھ بجے تک فری ہو جاؤں گا"...... آسکر نے کہا۔

"بس تو ساڑھے آٹھ بجے میں ریڈ پرل کلب میں تمہارا انتظار کروں گا"...... وائٹ اینگل نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ آسکر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے وائٹ اینگل سے ایکسکیوز کرتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"آسکر بول رہا ہوں"...... اس نے اپنے لہجے میں کرختگی پیدا کرتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سن کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں فورس لے کر دس منٹ تک پہنچ جاؤں گا جناب۔ آپ فکر نہ کریں"...... آسکر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ وہ فون پر جس طرح مؤدبانہ انداز میں بات کر رہا تھا اس سے وائٹ اینگل کو اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ کال ضرور کرنل رابرٹ یا اس کے نمبر ٹو میگ کی ہو گی کیونکہ آسکر ان کے انڈر ہی کام کرتا تھا اور فون پر بات کرتے ہوئے آسکر اس کی طرف عجیب سی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ جس سے وائٹ اینگل کو شبہ ہونے لگا کہ کال اس

سے متعلق نہ ہو۔ چند لمحے آسکر فون پر ہدایات سنتا رہا پھر اس نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور وائٹ اینگل کو گھورنے لگا اس کی آنکھوں میں حیرت ہی حیرت تھی۔

"کیا بات ہے تم مجھے اس طرح گھور کیوں رہے ہو اور کہاں ریڈ کرنے جا رہے ہو"...... وائٹ اینگل نے کہا۔

"تھرڈ ایسٹ کالونی میں آٹھ سو دس نمبر کی کوٹھی تمہاری ہی ہے نا"...... آسکر نے وائٹ اینگل کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں کیوں"...... وائٹ اینگل نے چونک کر کہا۔

"مجھے اسی عمارت پر ریڈ کرنے کا حکم ملا ہے"...... آسکر نے کہا تو وائٹ اینگل چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میری رہائش گاہ پر ریڈ۔ لیکن کیوں۔ کیا تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو"...... وائٹ اینگل نے حیرت سے کہا۔

"یہ مذاق نہیں ہے۔ اگر تم میرے دوست نہ ہوتے تو میں تمہیں اسی وقت گرفتار کر لیتا"...... آسکر نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن میری رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کا حکم کسے نے دیا ہے تمہیں اور کیوں"...... وائٹ اینگل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"باس میگ کی کال تھی۔ ان کا حکم ہے کہ میں مسلح فورس کو لے کر فوراً اس عمارت پر پہنچوں۔ باس نے وائٹ گروپ کے انچارج جیک کو بھی فورس لے کر وہاں پہنچنے کا حکم دیا ہے۔ جیک آدمی لے کر نکلنے والا ہی ہو گا۔ باس خود بھی وہاں پہنچ رہا ہے اور اس نے

مجھے بھی فورس لانے کو کہا ہے۔ تمہارے پاس چند منٹ ہیں۔ ان منٹوں میں تم اپنے بچاؤ کے لئے جو کچھ کر سکتے ہو کر لو۔ تم اتفاق سے یہاں ہو اس لئے میں تمہیں یہ موقع دے رہا ہوں ورنہ شاید تمہیں یہ موقع بھی نہ ملتا کیونکہ باس تو کیا میں کسی کے سامنے بھی اس بات کا اقرار نہیں کر سکتا کہ میرے اور تمہارے دوستانہ تعلقات ہیں..... آسکر نے کہا۔

''شکریہ'' ..... وائٹ اینگل نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''شکریہ ادا کرنے کی بجائے وقت بچاؤ اور جا کر جو کر سکتے ہو کر لو۔ ہری اپ'' ..... آسکر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایک بار پھر شکریہ'' ..... وائٹ اینگل نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آسکر کے آفس سے نکلتا چلا گیا۔ وہ پارکنگ میں آیا اور پھر گاڑی لے کر وہ عمارت سے نکل آیا اور سڑک پر آتے ہی اس نے کار ہوا کی رفتار سے اُڑانی شروع کر دی۔ ڈیڑھ دو فرلانگ دور نکل آنے کے بعد اس نے ڈیش بورڈ سے ٹرانسمیٹر نکال کر آن کیا اور پوائنٹ فائیو پر موجود اپنے آدمی کو کال کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ وائٹ اینگل کالنگ۔ ہیلو۔ اوور'' ..... اس نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس۔ کامبو اٹنڈنگ یو۔ اوور'' ..... رابطہ ملتے ہی اس کے سیاہ فام کامبو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''کامبو۔ میری بات دھیان سے سنو اور اس پر فوراً عمل کرو۔ اوور'' ..... وائٹ اینگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ حکم۔ اوور'' ..... کامبو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ڈی ایجنسی کا ریڈ اور وائٹ سیکشن فورس لے کر پوائنٹ فائیو پر ریڈ کرنے پہنچ رہے ہیں۔ تم مہمانوں کو ساتھ لو اور فوری طور پر پوائنٹ فائیو کو خالی کر دو۔ تمہارے پاس صرف چند منٹ ہیں۔ مہمانوں کو لے کر وہاں سے نکل جاؤ اور پوائنٹ تھری پر پہنچ جاؤ۔ کچھ دیر تک میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اوور'' ..... وائٹ اینگل نے کہا۔

''اوہ۔ یس باس۔ میں ابھی مہمانوں کو لے کر یہاں سے نکلتا ہوں۔ اوور'' ..... کامبو نے کہا۔

''پوائنٹ فائیو پر کسی نے نہیں رکنا۔ عمارت سے نکلنے سے پہلے وہاں موجود ہر ثبوت تلف کر دینا۔ اوور'' ..... وائٹ اینگل نے کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ ڈی ایجنسی کو اس عمارت میں کچھ نہیں ملے گا۔ اوور'' ..... کامبو نے کہا۔

''پوائنٹ فائیو سے نکلتے وقت پوری طرح چوکنے رہنا ایسا نہ ہو کہ نگرانی ہو رہی ہو اور کوئی تمہارے پیچھے لگ کر پوائنٹ تھری تک جا پہنچے۔ اوور'' ..... وائٹ اینگل نے کہا۔

''میں خیال رکھوں گا باس۔ اوور'' ..... کامبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوراً عمل کرو۔ اوور"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"آپ کہاں ہوں گے باس۔ آپ کو بعد میں کہاں رپورٹ دی جائے۔ اوور"...... کامبو نے پوچھا۔

"میں پوائنٹ تھری کی طرف جا رہا ہوں۔ تم سے وہیں ملوں گا۔ تمہیں ہر حال میں مہمانوں کو میرے پاس بحفاظت پوائنٹ تھری پر پہنچانا ہے۔ اوور"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"یس باس۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں مہمانوں کو لے کر آپ کے پاس آ رہا ہوں۔ اوور"...... کامبو نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... وائٹ ایگل نے کہا اور رابطہ منقطع کر کے پھر ٹرانسمیٹر پر نئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا اور پھر اس نے وائٹ ایگل کی حیثیت سے دوسری طرف کال دینی شروع کر دی۔

"یس باس۔ ایگل تھری بول رہا ہوں۔ پوائنٹ تھری سے۔ اوور"...... دوسری طرف رابطہ ملتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پوائنٹ فائیو پر ریڈ ہونے والا ہے میں نے کامبو کو کال کر کے حکم دیا ہے کہ وہاں موجود تمام افراد کو لے کر پوائنٹ تھری پر پہنچ جائے۔ وہ سب کچھ ہی دیر میں تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ ان کے ساتھ دو مہمان بھی ہیں۔ اپنے آدمیوں کے ساتھ ان دونوں مہمانوں کی حفاظت بھی تمہاری ذمہ داری ہے۔ میرے آنے تک تمہیں ان کا خیال رکھنا ہے۔ اوور"...... وائٹ ایگل نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... ایگل تھری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مہمانوں کے لئے خصوصی انتظام کرو اور پوائنٹ تھری کے ارد گرد اپنے آدمی پھیلا دو اور انہیں میری طرف سے ہدایات دے دو کہ اس بات کو چیک کریں کہ پوائنٹ تھری کی کوئی چیکنگ تو نہیں ہو رہی اور آنے والے ساتھیوں پر بھی وہ نظر رکھیں تاکہ اگر ان کا کوئی تعاقب کرتا ہوا وہاں پہنچے تو اس کا پتہ چلایا جا سکے۔ اوور"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"اوکے باس۔ میں ابھی آدمی باہر بھیج دیتا ہوں۔ اوور"۔ ایگل تھری نے جواب دیا تو وائٹ ایگل نے اوور اینڈ آل کہہ کر اس سے رابطہ ختم کر دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے ڈیش بورڈ میں رکھ کر ڈیش بورڈ بند کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر قدرے اطمینان تھا۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں کار ڈرائیو کرنے لگا۔

وائٹ ایگل، عمران کی ہدایات پر جارج کے بارے میں معلومات لینے کے لئے آسکر کے آفس میں آیا تھا اور اس نے جان بوجھ کر آسکر کو رات کے ڈنر کی آفر دی تھی۔ اس کا ارادہ تھا کہ وہ آسکر کو کلب میں بلا کر ڈنر کرانے کے ساتھ ساتھ سپیشل شراب بھی پلائے گا اور اتنی پلائے گا کہ وہ آؤٹ ہو جائے۔ آسکر آؤٹ ہونے کے بعد اسے ضرورت کی بہت سی معلومات فراہم کر دیتا تھا جس کا وائٹ ایگل پہلے بھی فائدہ اٹھا چکا تھا اور یہ اتفاق

ہی تھا کہ جب وہ آسکر کے پاس پہنچا تو اسی وقت میگ نے اسے کال کر دی اور آسکر کو مسلح افراد کے ساتھ اس کے سیکشن فائیو پر ریڈ کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ آسکر اس کا دوست تھا اس لئے وہ اس کے پوائنٹ فائیو کے بارے میں جانتا تھا۔ اس لئے اس نے خود ہی وائٹ اینگل کو بتا دیا کہ اسے پوائنٹ فائیو پر ریڈ کرنے کا حکم ملا ہے۔ وہ اسے موقع دے رہا تھا کہ وہ اگر وہاں سے کچھ نکالنا چاہتا ہے تو نکال لے اور جو کچھ محفوظ کر سکتا ہے کر لے کیونکہ میگ اور وائٹ سیکشن کے انچارج جیک کی موجودگی میں وہ اس کی کوئی مدد نہیں کر سکے گا اور اسے اس عمارت سے جو کچھ بھی ملے گا اسے اپنی تحویل میں لینا ہی پڑے گا چاہے وہ اس کا مال ہو یا اس کے خاص آدمی۔

وائٹ اینگل حیران تھا کہ آخر میگ کو اس کے پوائنٹ فائیو کے بارے میں علم کیسے ہوا اور اس نے کس شک کی بنیاد پر اپنے دو سیکشنوں کو پوری فورس کے ساتھ اس کے پوائنٹ پر حملہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کیا میگ کو اس بات کا کوئی کلیو ملا ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی لڑکی اس عمارت میں موجود ہیں لیکن وہ کلیو کیا ہو سکتا ہے اور ایسا کون ہو سکتا ہے جو میگ کو اس بارے میں بتا سکتا ہو کہ اس نے عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کو پوائنٹ فائیو میں چھپایا ہوا ہے۔ ریلوے کے ٹکٹس حاصل کرتے ہی وہ آسکر کے پاس پہنچ گیا تھا اور یہ بات واقعی اس کے گمان میں بھی

نہ تھی کہ اس قدر اہم خبر اسے ملے گی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر وہ آسکر کے پاس نہ آیا ہوتا تو ذی ایجنسی کے دو سیکشنوں کے مسلح افراد خاموشی سے پوائنٹ فائیو پر پہنچ جاتے اور وہ دبوچ لئے جاتے۔ ایک طرح سے اس کا آسکر سے ملنے کے لئے آنا فائدہ مند ہی رہا تھا۔

وہ سوچتا رہا اور گاڑی فراٹے بھرتی رہی اس کے اندازے کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پہنچ جانے کے بعد ہی پوائنٹ تھری پر پہنچنا تھا۔ پوائنٹ تھری، پوائنٹ فائیو سے بارہ کلومیٹر دور شہر کے دوسرے حصے میں تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد آخر کار وہ پوائنٹ تھری پہنچ گیا۔ اس نے کار پورچ میں کھڑی کی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز چلتا ہوا اپنے آفس نما کمرے میں چلا آیا۔ آفس میں داخل ہو کر وہ سائیڈ کی دیوار کے پاس موجود ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس نے الماری کا ایک خفیہ خانہ کھول لیا۔ اس خانے میں ایک جدید ساخت کا کارڈلیس فون موجود تھا جو سیٹلائٹ سے منسلک تھا۔ اس فون پر ہونے والی کال کو نہ تو کوئی سن سکتا تھا اور نہ ہی یہ کال ٹریس کی جا سکتی تھی۔

وائٹ اینگل فون سیٹ لے کر میز کی طرف بڑھا اور اپنی اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے فون سیٹ آن کیا اور اس پر نمبر

پریس کرنے لگا۔ چند لمحے وہ بیل کی آواز سنتا رہا۔ پھر اس نے کال ڈسکنکٹ کی اور فون بند کر دیا۔ اس نے پوائنٹ فائیو پر کال کی تھی۔ اس کے ذہن میں یہی خیال ابھرا تھا کہ عمران، جولیا اور اس کے ساتھی پوائنٹ فائیو سے روانہ ہو چکے ہیں اسی لئے اس کی کال رسیو نہیں کی جا رہی تھی۔ وہ کچھ دیر انتظار کرتا رہا پھر اس نے دوبارہ فون سیٹ اٹھایا اور ری ڈائل کا بٹن پریس کر دیا۔ اس بار بیل کی آواز کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا تھا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک غراہٹ بھری آواز سنائی دی تو وائٹ ایگل بری طرح سے چونک پڑا۔

"کون بول رہا ہے"...... وائٹ ایگل نے آواز بدل کر کہا۔

"کس سے بات کرنی ہے"...... دوسری جانب سے پوچھا گیا آواز وائٹ ایگل کے لئے اجنبی تھی۔

"مس ریٹا سے بات کرنی ہے"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"کون مس ریٹا"...... دوسری جانب سے پوچھا گیا۔

"کیا یہ مس ریٹا کا نمبر نہیں ہے"...... وائٹ ایگل نے فرضی فون نمبر بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ رانگ نمبر ہے یہ"...... دوسری جانب سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔ وائٹ ایگل نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اسے یقین ہو گیا کہ اس کے ساتھی عمران اور جولیا کے ساتھ ڈی ایجنسی کی فورس کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی نکل چکے ہیں

کیونکہ یہ آواز جو اس نے سنی تھی یہ اس کے کسی ساتھی کی نہیں تھی۔ یقیناً میگ مسلح فورس کے ساتھ پوائنٹ فائیو میں داخل ہو چکا تھا فون اس نے یا پھر اس کے کسی آدمی نے ہی رسیو کیا تھا۔ وائٹ ایگل نے فون آف کیا اور اسے میز پر رکھ دیا۔ پھر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

"یس باس"...... فوراً ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہمارے آدمی اور مہمان پہنچیں تو انہیں فوراً میرے پاس لے آنا"...... وائٹ ایگل نے کہا۔

"یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسے ہی کاہو اپنے آدمیوں اور مہمانوں کو لے کر یہاں آئے گا میں آپ کو فوراً مطلع کر دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وائٹ ایگل نے اوکے کہہ کر انٹرکام کا بٹن آف کر دیا۔ وہ ایک بار پھر سوچ میں ڈوب گیا۔ اس کی الجھن یہ تھی کہ ڈی ایجنسی نے پوائنٹ فائیو پر کس بنیاد پر ریڈ کیا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کا کوئی آدمی ان کی نظروں میں آ گیا ہو۔ وہ سوچتا رہا اور وقت گزرتا رہا۔ پھر وہ تب چونکا جب دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... وائٹ ایگل نے کہا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر آ گیا۔ اس کے ہاتھوں میں ایک ٹرے تھی جس پر چائے کا کپ رکھا ہوا تھا۔ وائٹ ایگل جب بھی یہاں آتا تھا اسے یہ آدمی خصوصی طور پر اپنے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے بن

مانگے ہی لا کر پلاتا تھا کیونکہ وائٹ ایگل کو اس کے ہاتھوں کی بنی ہوئی چائے بے حد پسند تھی۔

''چائے لایا ہوں باس''...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت اچھا کیا ہے جیمز۔ مجھے اس وقت واقعی تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے کی ہی طلب ہو رہی تھی''...... وائٹ ایگل نے مسکرا کر کہا تو جیمز نے ٹرے سے چائے کا کپ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔

''پوائنٹ فائیو سے کامبو اور اس کے ساتھی نہیں پہنچے اب تک''...... وائٹ ایگل نے پوچھا۔

''نو باس۔ ابھی تک تو کوئی نہیں آیا ہے''...... جیمز نے جواب دیا تو وائٹ ایگل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''حیرت ہے۔ میں نے ایک گھنٹہ قبل کامبو سے بات کی تھی۔ اب تک تو اسے اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ آخر یہ لوگ کہاں رہ گئے''...... وائٹ ایگل نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

''کامبو کو آپ دوبارہ کال کر لیں۔ ہو سکتا ہے وہ راستے میں ہی کہیں ہو''...... جیمز نے کہا تو وائٹ ایگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیمز نے ٹرے اٹھائی اور مڑ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا وائٹ ایگل کے چہرے پر تفکرات کی لکیریں گہری ہوتی جا

رہی تھیں۔ اس نے چائے کو ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔ وہ کچھ دیر انتظار کرتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ایگل تھری کو میرے پاس بھیجو''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''یس باس''...... فون سیکرٹری نے جواب دیا تو وائٹ ایگل نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز اور سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کا سر گنجا تھا اور اس کے چہرے پر کرختگی اور سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ بے حد لڑاکا اور ہتھ چھٹ قسم کا بدمعاش ہو۔

''آپ نے مجھے بلایا باس''...... نوجوان نے اندر آ کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے راشد لیکن ابھی تک کامبو اپنے ساتھیوں اور مہمانوں کو لے کر یہاں نہیں پہنچا ہے۔ مجھے ان کی بے حد فکر ہو رہی ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''ہو سکتا ہے باس کہ انہیں پوائنٹ فائیو سے نکلنے کا موقع ہی نہ ملا ہو اور وہ فورس کی وجہ سے عمارت میں ہی محصور ہوں''...... ایگل تھری نے کہا جس کا اصل نام راشد تھا۔

''میں نے پوائنٹ فائیو پر کال کی تھی۔ فورس اندر داخل ہو چکی

ہے۔ اگر ہمارے ساتھی ان کے ہاتھ لگ گئے ہوتے تو اب تک فورس وہاں سے انہیں لے کر نکل گئی ہوتی“...... وائٹ اینگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”تو پھر باس کیا میں وہاں جا کر چیک کروں“...... راشد نے سنجیدگی سے کہا۔

”چند منٹ اور انتظار کر لو“...... وائٹ اینگل نے کہا تو راشد نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑے۔ چند لمحے وائٹ اینگل فون کو گھورتا رہا پھر تیسری گھنٹی بجتے ہی اس نے رسیور اٹھا لیا تھا۔

”یس۔ کراؤن سپیکنگ“...... وائٹ اینگل نے بھاری آواز میں کہا۔

”مجھے زیرو ون سے بات کرنی ہے“...... دوسری جانب سے کہا گیا۔ اس آواز کو سنتے ہی وائٹ اینگل کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ یہ اسی کے ایک آدمی کی آواز تھی۔

”زیرو ون بول رہا ہوں“...... وائٹ اینگل نے کہا۔

”باس میں اینگل تھرٹین بول رہا ہوں“...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

”یس اینگل تھرٹین۔ کیوں فون کیا ہے بولو“...... وائٹ اینگل نے کہا۔

”باس۔ میں نے پوائنٹ فائیو پر فون کیا تھا لیکن وہاں سے

ایک اجنبی آواز سنائی دی تھی اس لئے میں نے یہاں کال کیا ہے“...... اینگل تھرٹین نے کہا۔

”کوئی خاص بات تھی“...... وائٹ اینگل نے پوچھا۔

”یس باس۔ ابھی دو منٹ قبل میں نے پوائنٹ فائیو کی بلیو برڈ وین کو مضافات کی طرف جاتے دیکھا ہے اس میں آدمی بھرے ہوئے تھے“...... اینگل تھرٹین نے کہا۔

”اوہ۔ کتنے آدمی تھے اس میں“...... وائٹ اینگل نے چونک کر پوچھا۔

”کافی آدمی ہیں باس۔ وین کامبو ڈرائیو کر رہا تھا“...... اینگل تھرٹین نے جواب دیا۔

”ان کا کوئی تعاقب تو نہیں کر رہا تھا“...... وائٹ اینگل نے تیز لہجے میں پوچھا۔

”یس باس۔ دو گاڑیاں ان کے پیچھے لگی ہوئی تھیں۔ وہ ڈی ایجنسی کے ریڈ سیکشن کی گاڑیاں ہیں جن میں مسلح افراد بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن فاصلہ کافی تھا“...... اینگل تھرٹین نے کہا۔

”ٹھیک ہے“...... وائٹ اینگل نے کہا۔

”کیا میں ان کی مدد کروں“...... اینگل تھرٹین نے کہا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ وہ مضافاتی علاقے کی طرف گئے ہیں یا کسی اور طرف“...... وائٹ اینگل نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ میں نے انہیں مضافات کی طرف ہی جاتے

ہوئے دیکھا تھا''...... دوسری جانب سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے کچھ آدمیوں کے ساتھ ان کا پیچھا کرو اور انہیں ریڈ سیکشن کے آدمیوں سے بچانے کی کوشش کرو۔ میں بھی ادھر پہنچ رہا ہوں''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''اگر مسلح افراد نے ہمیں روکنے کی کوشش کی تو''...... ایگل تھرٹین نے کہا۔

''تو تم وہی کرنا جو تمہیں کرنا چاہئے۔ بلیو برڈ وین اور اس میں موجود تمام افراد کو تمہیں ہر حال میں ان سے بچانا ہے۔ سمجھ گئے تم''...... وائٹ ایگل نے کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گیا''...... ایگل تھرٹین نے جواب دیا۔

''جلدی کرو اور جاؤ ان کے پیچھے''...... وائٹ ایگل نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ فون کا لاؤڈر چونکہ پہلے سے آن تھا اس لئے اس کے ساتھی راشد نے بھی ساری باتیں سن لی تھیں۔

''میں آپ کے ساتھ چلوں باس''...... راشد نے کہا۔

''آ جاؤ اور پانچ مسلح افراد کو بھی ساتھ لے لو۔ ہمیں ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے''...... وائٹ ایگل نے کہا اور پھر وہ تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راشد بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک بڑی، انتہائی تیز رفتار اور مضبوط جیپ میں مضافات کی جانب اڑا چلا جا رہا تھا۔

وائٹ ایگل کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر راشد بیٹھ گیا تھا جبکہ اس کے پانچ مسلح ساتھی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے تھے۔

حصہ اول ختم ہوا

عمران سیریز میں اسرائیل پر لکھا جانے والا ایک لرزہ خیز ناول

جہنم سے فرار حصہ دوم

مصنف
ظہیر احمد

کرنل ڈیوڈ — جس نے ٹاپ سیکرٹ سیکشن کو عمران اور جولیا کے خلاف ایکشن میں آنے کا حکم دے دیا۔

ٹاپ سیکرٹ سیکشن — جس کا باس میجر بارلس تھا۔

میجر بارلس — جو انتہائی ذہین اور شاطر دماغ انسان تھا۔ وہ ہر اس جگہ آسانی سے پہنچ جاتا تھا جہاں اسے عمران اور جولیا کے موجود ہونے کا معمولی سا بھی اشارہ ملتا تھا اور پھر ——؟

عمران اور جولیا — جو مشن میں کامیاب ہونے کے باوجود اسرائیلی صحراؤں سے نکلنے میں بار بار ناکام ہو رہے تھے۔

وہ لمحہ — جب عمران نے اسرائیل سے واپسی کو جہنم سے فرار ہونے کے مترادف قرار دے دیا۔

عمران اور جولیا کا ریڈ ایگل گروپ کے جلو میں انتہائی تیز اور نان اسٹاپ ایکشن ایک تیز رفتار جس کی ایک ایک سطر آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

عمران سیریز میں خالص جاسوسی انداز میں لکھی گئی ون سائیڈ سٹوری نمبر 1

مکمل ناول

مجرم کون؟

مصنف
ظہیر احمد

سر قاسم جلال — جو پاکیشیا کے سیکرٹری داخلہ تھے۔ انہیں ایک ٹارگٹ کلر نے فون کیا تھا کہ وہ انہیں اگلے چوبیس گھنٹوں میں ہلاک کر دے گا۔ کیوں

عمران — جو اس کیس میں خصوصی طور پر دلچسپی لینے پر مجبور تھا۔ کیوں ——؟

عمران — جس کے ساتھ اس کے چار ساتھی اور سر سلطان کے ساتھ سوپر فیاض اور اس کی پوری ٹیم سر قاسم جلال کی حفاظت پر مامور تھی لیکن اس کے باوجود سر قاسم جلال کو ہلاک کر دیا گیا۔ کیسے ——؟

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی خالص جاسوسوں کے انداز میں قاتل کی تلاش کے لئے سرگرداں ہو گئے لیکن ——؟

زندہ لاش — جسے جوزف آگ میں جلا رہا تھا۔

وہ لمحہ — جب جولیا نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ رانا ہاؤس پر حملہ کر دیا۔؟

سر قاسم جلال کا قاتل کون تھا اور ون سائیڈ سٹوری کیا تھی؟

جاسوسی دنیا کا ایک منفرد اور انوکھا ناول جسے آپ مدتوں فراموش نہ کر سکیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com